بعون خلاق کون و مکان فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

مغازی الصادقہ

ترجمہ اردو

مغازی الرسول

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور میں بطبع مزین مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خداوند جہان جوہر تیغ زبان و فسان دم سیف بیان و نعت و ثنای سرور انبیا و سپر نما زیان راہ خدا و مغفر سربازان طریق رضا و مودت اہل بیت رسالت موجب فوز بمرتبہ شہادت و محبت اصحاب امجاد باعث حصول ثواب جہاد سلام اللہ و رضوانہ علیہ و علیہم اجمعین اما بعد پس بندہ ہیچمدان بشارت علیخان ابن علی مردان خان ابن مرد علیخان اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات مین ناطقان زبان دان کی عرض کرتا ہی کہ کتاب مغازی سلطان حجازی صلی اللہ علیہ و آلہ مرویہ شیخ الاجل امام العدل محمد ابن عمر الواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب تواریخ ہی چنانچہ بعض علماء عظام نی ترجمہ لفظی اوسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہی اور اسیطرح اکثر مترجمات ہین جو کتب عربیہ سے مثل معانی لغویہ کے زبان فارسی یا اردو مین منتقل کیے گئے ولیکن فہم مطالب وس سے متعسر بلکہ اصل متن سے بھی مشکل تر ہی لہذا راقم بے بضاعت بفرمایش سرآمد اقران و اماثل و سرگروہ معاصر و معادل جناب منشی نول کشور صاحب دامت حشمتہ کے ترجمہ اصل کتاب سے بطریق نقل بالمعنی حسب محاورہ اہل زبان و روزمرہ اعیان ذیشان کے ضبط تحریر کیا تا بی تکلف پڑھا جاوی اور بلا دقت سمجھ مین آوے اور اسکا نام سروش غیبی سے مغازی الصادقہ الہام ہوا جسکے اعداد حروف سے تاریخ تالیف سنہ ۱۲۸۹ ہجری ہویدا ہے اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ السیر ہے جسمین سیر ہم خرما و ہم ثواب ہے یعنے اہل ذوق کو مزہ شجاعت کا ملی اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہو امید سیرت اہل بصیرت سے یہ ہے کہ بچشم الطاف و عطا نظر فرماوین اور غلط و خطا سے درگذر کرین اب شروع کرتا ہون ترجمہ اصل متن سے توفیق خداوند ذو المنن سے

کہ محمد ابن عمر واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ فلان وفلان رواۃ کثیرہ نے مجھسے نقل روایت کی کہ بعض ونکی اپنی روایت مین بعض سے زیادہ تر حافظ وضابط ترہین پس کل وہ حدیثین جو اون لوگون نے مجھسے روایت کین مین نے وہ سب لکھی ہین چنانچہ رسول خدا صلعم تاریخ بارہوین ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینہ مین تشریف لائے اور بعضون کے نزدیک دوسری تاریخ تھی مگر ہمارے نزدیک تاریخ بارہوین ثابت ومتحقق ہے اور لشکر اسلام مین اول لوا وہ تھا جسکو رسول خدا صلعم نے واسطے حمزہ بن عبد المطلب کے ماہ رمضان مین ساتوین مہینے ہجرت سے بروقت مقابلہ قافلہ قریش کے آراستہ کیا تھا بعد ازان لواء عبیدہ بن الحارث جب ماہ شوال مین آٹھوین مہینے ہجرت سے لشکر کشی طرف رابغ کے ہوئی تھی اوسی روز تیار ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہے بعد ازان ماہ ذی قعدہ مین نوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے لشکر کو بسرکردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا وبعد ازان ماہ صفر مین گیارہوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ مقام ابواء روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو نوبت حرب کی نہین پہونچی یعنی وہ لوگ مفرور ہو گئے تھے تب وہان سے واپس آئے اور اس سفر مین پندرہ روز باہر رہے بعد ازان ماہ ربیع الاول مین تیرہوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے بعزم غزوہ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے قریب واقع ہے وہان ایک قافلہ پر قصد کیا کہ اوسمین امیۃ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار پانسو بعیر اوس قافلہ کے ساتھ تھی مگر وہ لوگ بھی ہاتھ نہ آئے تب حضرت نے مراجعت فرمائی وبعد ازان اوسی ماہ ربیع الاول مین تیرہوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے غزوہ کیا بطلب کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچکر پھر آئے وبعد ازان ماہ جمادی الثانی مین سولہوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے اون قریش کے قافلون پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسی کو غزوہ ذی العشیرہ کہتے ہین چنانچہ وہان سے جب پھر آئے تو عبد اللہ بن جحش کو ماہ رجب مین سترہوین مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا بعد ازان تاریخ سترہوین رمضان المبارک روز جمعہ کو اونیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ بدر واقع ہوا بعد ازان سریہ یعنی لشکر قلیل طرف عصماء بنت مروان کے بھیجا گیا کہ عصماء کو عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اونکو عبد الوہاب نے اونہون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن شجاع نے اونسے محمد بن عمر نے اونسے عبد اللہ بن الحارث بن الفضیل نے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہ پچیسوین رمضان کو اونیسوین مہینے ہجرت سے عمیر نے عصماء کو قتل کیا تھا بعد ازان ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے ایک سریہ طرف سالم بن عمیرہ کی جسنے ابو عفک کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازان نصف شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے غزوہ قینقاع کا بعد ازان ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوہ سویق کا کیا بعد ازان ماہ محرم مین تیئیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام کدر مین غزوہ بنی سلیم کا کیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے سریہ یعنی جماعت قلیل واسطے قتل ابن الاشرف کے بھیجا گیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے بمقام نجد جسکو ذو آمر کہتے ہین غزوہ غطفان واقع ہوا بعد ازان سریہ عبد اللہ بن انیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی

ب کے روانہ ہوا عبداللہ نے کہا جس وقت سے مین لشکر لیکر مدینہ سی چلا ہون تو روز دوشنبہ تاریخ پانچوین محرم کی تھی اور
بیتیسوان مہینا ہجرت سی تھا اور اکیسوین [۲۱] تاریخ محرم روز شنبہ کو مین واپس آیا چنانچہ اٹھارہ شب باہر رہا بعد ازان
شہر جمادی الاول مین ستائیسوین [۲۷] مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ بحران کا کیا بعد ازان شہر جمادی الثانی
مین اٹھائیسوین مہینے ہجرت سے ایک لشکر بسر کردگی زید بن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا گیا کہ وہان ابو سفیان بن
حرب تھا بعد ازان شہر شوال مین بتیسوین [۳۲] مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام احد واقع ہوا بعد ازان ماہ
شوال ہی مین تینتیسوین [۳۳] مہینے ہجرت سے غزوہ نبی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازان شہر محرم مین پینتیسوین [۳۵] مہینے
ہجرت سے لشکر بسر کردگی ابو سلمہ بن عبد الاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کی بھیجا گیا بعد ازان بماہ صفر چھتیسوین [۳۶]
مہینے ہجرت سے غزوہ بیر معونہ کا ہوا کہ اوس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازان اوسی ماہ صفر مین کہ چھتیسوان
مہینا ہجرت سے تھا غزوۃ الرجیع واقع ہوا جسمین امیر لشکر مرثد تھے بعد ازان ماہ ربیع الاول مین کہ سینتیسوان
مہینا ہجرت سے تھا کہ غزوہ نبی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازان بماہ ذی قعدہ کہ پینتالیسوان [۴۵] مہینا ہجرت
سے تھا آن حضرت صلعم نے غزوہ بدر الموعد کا کیا بعد ازان ماہ ذیحجہ کہ چھیالیسوان [۴۶] مہینا ہجرت سی تھا کہ سریہ ابن
عتیک کا طرف ابی الحقیق کے بھیجا گیا پھر جسوقت سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو یہود گھبرائی ہوی خیبر مین پاس سلام
بن مشکم کے گئی اونے انکار کیا اس بات سی کہ اوسکا سردار بنے بعد اسیر بن رازم اونکی ہمراہ لڑنے کو اوٹھہ کھڑا ہوا
بعد ازان ماہ محرم مین کہ سینتالیسوان مہینا تھا حضرت صلعم نے غزوہ ذات الرقاع کا کیا بعد ازان ماہ ربیع الاول
مین سنتالیسوین مہینے ہجرت سی غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان ماہ شعبان سن پانچ مین یعنی پانچوین
سال غزوۃ المریسیع واقع ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سن پانچ مین جنگ خندق واقع ہوئی بعد ازان آخر ذیقعدہ
و اوائل ذیحجہ سن پانچ مین غزوہ نبی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازان ماہ محرم سنہ ششم مین سریہ ابن انیس کا
واسطے سفیان بن خالد بن نبیح کے بھیجا گیا بعد ازان اوسی ماہ محرم سنہ ششم مین سریہ محمد بن مسلمہ کا قرطا کی طرف بھیجا گیا
بعد ازان بماہ ربیع الاول سنہ ششم مین غزوہ آن حضرت صلعم کا بمقام غابہ مین بنی لحیان سے ہوا بعد ازان ماہ ربیع الثانی
سنہ ششم مین غزوہ نبی صلعم کا پھر مقام غابہ مین واقع ہوا و بعد ازان اوسی ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین لشکر
بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازان اوسی ماہ و سنہ یعنی ربیع الآخر سنہ ششم مین لشکر
محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سن مذکور مین ایک سریہ جسکے سردار ابو عبیدہ
بن الجراح تھے ذی القصہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سنہ مذکور مین ایک سریہ بسالاری زید بن حارثہ
کے واسطے بنی سلیم کے جموم مین روانہ کیا گیا اور جموم مابین بطن نخل و نقرہ کے واقع ہے بعد ازان ماہ
الاول سنہ ششم مین سریہ زید بن حارثہ کا عیص کی طرف بھیجا گیا و بعد ازان ماہ جمادی الثانی

پچیسوان مہینا

سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا اور طرف مدینے سے چھتیس ۳۶ میل
کے فاصلہ پر واقع ہے وبعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا حسمی کو بھیجا گیا اور حسمی
عقب پر وادی القریٰ کے واقع ہے بعد ازان ماہ رجب سنہ ششم مین پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف وادی القریٰ
کو روانہ کیا گیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ششم مین ایک سریہ جسمین عبد الرحمن بن عوف سالار تھے جانب دومۃ الجندل
کے بھیجا گیا بعد ازان اوسی ماہ شعبان سنہ ششم مین علی علیہ السلام نے غزوہ فدک کا کیا وبعد ازان ماہ رمضان
سنہ ششم مین زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ وادی القریٰ کا ہے جو وادی کی
پہلو مین واقع ہے) بعد ازان ماہ شوال سنہ ششم مین جہاد ابن رواحہ کا ساتھ اسیر بن زارم کے واقع ہوا اور بعد ازان
شوال سنہ ششم مین سریہ کرز ابن جابر کا عرنیین کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ ذی قعدہ سنہ ششم مین رسول خدا صلعم
نے عمرہ حدیبیہ کا کیا بعد ازان ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ہفتم مین غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القریٰ کی پھرے
اور وہان پہونچکر سنہ ہفتم مین قتال کیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہفتم مین لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا طرف
تربہ کے روانہ ہوا بعد ازان اوسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کی
بھیجا گیا بعد ازان اوسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا وبعد ازان ماہ رمضان
سنہ ہفتم مین سریہ غالب بن عبد اللہ جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کناری نجد کے واقع ہے) بعد ازان ماہ شوال
سنہ ہفتم مین پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جناب روانہ ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم
عمرۃ القضیہ بجا لائے بعد ازان ماہ ذیحجہ سنہ ہفتم مین آن حضرت صلعم نے ابن ابی العوجا السلمی سے جہاد کی بعد ازان
ماہ صفر سنہ ہشتم مین غزوہ غالب بن عبد اللہ کا کدید مین ہوا (اور کدید عقب قدید کے واقع ہے) بعد ازان
ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین سریہ شجاع بن وہب کا طرف بنی عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعد ازان ماہ ربیع الاول
سنہ ہشتم مین غزوہ کعب بن عمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام مین بلقا کی
ایک شب کی راہ ہے) بعد ازان اوسی سال مین غزوہ زید بن حارثہ موتہ کی جانب واقع ہوا بعد ازان ماہ
جمادی الثانی سنہ ہشتم مین غزوہ بسرکردگی عمرو بن العاص کی طرف ذات السلاسل کو واقع ہوا بعد ازان رجب
سنہ ہشتم مین غزوۃ الخبط جسمین ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہشتم مین سریہ
خضرہ جسکے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا (اور خضرہ نواح نجد مین بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہے)
بعد ازان رمضان سنہ ہشتم مین سریہ ابی قتادہ بطن اضم کی جانب گیا بعد ازان تاریخ ۱۰ دسوین رمضان سنہ ہشتم کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعد ازان پچیسوین رمضان سنہ ہشتم کو بت عزیٰ گرایا گیا اور اسکو
خالد بن الولید نے ہدم کیا وبعد ازان ماہ رمضان ہی مین بت سواع کو عمرو بن العاص نے ہدم کیا بعد ازان

ماہ رمضان ہی سنہ ہشتم مین بت مناۃ کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین خالد بن الولید نے غزوۂ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اوسی سال یعنے سنہ ہشتم مین لوگون نے حج خانہ کعبہ کیا اور **واقدی** نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات تھا اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوۂ حضرت صلعم کا غزوۂ ابواء ہے بعد ازان غزوۂ بواط بعد ازان غزوۂ عشیرہ ہی اور عبد اللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے اونکو شعبہ نے ابو اسحاق سے اونہون نے کہا مین زید بن ارقم کے پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اونسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی اونہون نے کہا اونیس ۱۹ غزوے کیے لوگون نے کہا تو کتنے غزوون مین حضرت کے ہمراہ رہا ہے اونہون نے جواب دیا سترہ ۱۷ جہاد مین شریک ہا ہون ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلا غزوہ کونسا تھا اونہون کہا غزوۂ عشیرہ اور بعضون نے **روایت** کی ہے کہ جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنے لشکر مختصر جو رسول خدا صلعم نے مدینہ سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بجمعیت تیس ۳۰ سوار انصار کے بھیجے گئے تھے چنانچہ ان لوگون نے ابو جہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے سرزمین جہینہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا ناگاہ مجدی بن عمرو الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہینہ اور انصار کے حلیف تھا یعنی اونکی مدد و کمک پر باہم عہد و ہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہے مقام بواط مین پہونچے پھر وہان مردمان بنی ضمرہ سے مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین و بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شش رہط سے یعنے چھہ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور اونپر عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور اونکے لیے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ حضرت سے وداع و رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے رنج مفارقت مین اونکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے اونکو بٹھا لیا یعنے روانگی اونکی موقوف رکھی اور بجای اونکی عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ لکھد یا اور اونکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کی پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ ہوے تو بعد دو شبون کے اوس حکمنامہ کو پڑھا ناگاہ اوسمین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکات سے تو طرف مقام نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنے ہمراہی کے لیے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر میرے پایہ کہ واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اون مین سے جو بخوشی تیری اطاعت کرین اونکو ہمراہ لے یہان تک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کی قافلون کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ نے

وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون (یعنے استرجاع باعتبار تحمل امر اہم کے کیا) اور پیچھے ملایا اپنے استرجاع کے کلمہ سمعاً وطاعۃً للہ وللرسول کو یعنے استرجاع کے ساتھ ہی کلمہ سمع وطاعت کہا کہ مین نے بگوش قبول سنا اور طاعت خدا اور رسول بجالایا بعد ازان اپنے اصحاب سی کہا کہ تم مین سے جو کوئی میری ہمراہی چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو وہ چلا جاوے اور مین تو ہر آئینہ بنا بر تعمیل حکم رسول خدا صلعم کے جانیوالا ہون یہ سنکے قوم مین سی دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور بنی زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا جانب بنی مازن بن منصور سی آخر یہ دونون طرف بحران کے گئے جو حدود بنی سلیم سے ہے پھر وہ دونون وہان مقیم رہے اور عبداللہ بن جحش مع اپنے ہمراہیون کی آگے چلے جب درمیان نخلہ پہونچے تو وہان ملاقات ہوئی یعنے مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی اور عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان سے چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اوسکا واقد بن عبداللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور عثمان بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونون اسیر ہوے مگر نوفل بن عبداللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ مین جا پہونچا اور اوسی روز چاند رجب کا دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو اوسکے یارون پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا ولیکن اون لوگون کو استطاعت طلب تلاش قوم کی نہ تھی یعنے تدارک اسکا اونکے امکان سے باہر تھا اور وہان سے اصحاب ستطاب مع اپنی غنیمت اور اپنے اسیرون کی روانہ ہوے تا آنکہ بحضور نبی اللہ صلعم فائز ہوے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اون اصحاب باوفا نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ صبح کو اوس قوم پر ظفریاب ہوے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہین جانتے ہین کہ لڑنا اور فتح پانا ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخر مین شامل ہے مصنف کتاب لکھتا ہے کہ اس باب مین ہو کر نزول آیت کا عنقریب آتا ہے اور کہا راویون نے کہ قریش نے دربارہ فداء اپنے اصحاب کے یعنے واسطے سر بہا دینے اور چھوڑ الیجانے عثمان بن عبداللہ اور حاکم بن کیسان کی حضور مین رسول خدا صلعم کے آدمی بھیجے حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونون صحابی یعنے سعد بن ابی وقاص وعتبہ بن غزوان ہمارے پاس نہ پہونچینگے ہم فدا دونون قیدیون کا نہ لیوینگے یعنے ان دونون کو نچھوڑینگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمعیل سے اونہون نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے کہ ہمنے عبداللہ بن جحش کی ساتھ مدینے سے کوچ کیا یہان تک کہ جا پہونچے بحران مین (اور بحران ایک گوشہ ہے معدن یعنے مسکن بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہان سے ابا عرنا کو روانہ کیا (یعنے آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد تھے اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر آگے پیچھے سوار تھے اور مین عتبہ کے اونٹ پر اوسکا زمیل و ردیف تھا

یعنے پیچھے بیٹھنے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہو گیا تو ہمنے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا اور اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اونکے نشان پر پیچھے پیچھے چلے مگر اونکی راہ سے ہمنے خطا کی اور وہ لوگ مدینے مین ہمسے کئی روز پیشتر داخل ہو گئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر نہوے تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے اور یہان سب گمان کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (ولقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر مین سختی بھوکھ کی بہت اوٹھائی تھی جب کہ ہم ملیحہ سے نکلے تھے اور درمیان ملیحہ اور مدینہ کے فاصلہ شش برو کا ہے (اور ایک برو بارہ میل کا ہوتا ہے) اور درمیان ملیحہ اور معدن کے ایک شب کی راہ ہے اور اسیقدر مابین معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت ہے راوی نے کہا غرض ہم لوگ ملیحہ سے باری باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا نتھا یہان تک کہ مدینہ مین پہونچے راوی نے کہا ایک سائل نے پوچھا اے ابو اسحاق ملیحہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی اونہون نے کہا تین روز کی راہ ہے اور جب ہم مین سے کوئی بھوکھا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور اوسپر پانی پی لیتا تھا یہان تک کہ جب ہم لوگ مدینہ مین پہونچے تو ہمنے چند آدمیون کو قریش مین سے دیکھا کہ وہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور رسول خدا صلعم نے انکار کیا تھا (یعنے اونکا فدا لینے سے اور فرمایا مجکو اندیشہ ہے اپنے دونون صحابی کا کہ یکایک ہم سب جا پہونچے) راوی کہتے ہین کہ آن حضرت صلعم اونسے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے اون دونون صحابی کو قتل کیا ہوگا تو مین بھی تمہارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا اون دونون کا ہر ایک کی عوض چالیس اوقیہ چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان الجحشی نے اپنے باپ سے اونہون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے اونہون نے کہا کہ عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مربّع تھا پھر جب کہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا اور باقی اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا چنانچہ اسلام مین جو خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے نکالا تا آنکہ بعد اوسکے یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ یعنے آگاہ ہو تم اس بات سے جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اوسکا خدا اور رسول کے لیے ہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن یحیے بن سہل محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے اونہون نے رافع بن خدیج سے اونہون نے ابی بردہ بن نیار سے اونہون نے بیان کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنی اوسکو تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوے یہان تک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اوسوقت وہ غنیمت مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق اونکا عطا کیا اور راوی کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنے یہ آیت یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ الخ یعنے لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حق تعالی نے اپنی کتاب مین اونسے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام مین حرام ہے جسطرح سابق سے ہے اور جو لوگ مسلمین مین سے

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہے اون لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے روکتے ہین یعنے قریش (اصل مین بجای عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہے یعنے روکتے ہین قریش رسول اللہ سے تاکہ لوگ رسول اللہ کی طرف نجاوین) یہان تک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے طرف رسول اللہ علیہ السلام کی اور بھی وہ گناہ بہت زیادہ ہے قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کی اور اونکو روکنے سے مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارہ حج وعمرہ کے اور فتنہ وگمراہی مین ڈالتے ہین اونکو عداوت دین سے وحال آنکہ حق تعالے فرماتا ہے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنے لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ سخت تر ہے قتل کرنے سے **راوی** نے کہا مراد فتنہ سے اساف ونایلہ دونون بت ہین یعنی شرک ان بتون کا ساتھ خداے عزوجل کے۔ اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر وزہری کے عروہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورۂ براۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی اور شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اوسکو حرام جانتے تھے یہان تک کہ حق تعالی نے سورۂ براۃ نازل فرمائی۔ اور دوسری روایت مین **واقدی** نے ابو بکر بن ابی سبرہ اور عبد المجید بن سہیل کی اسناد سے کریب سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا مین نے ابن عباس رض سے استفسار کیا کہ آیا رسول خدا صلعم نے دیت ابن الحضرمی کی دی تھی اونہون نے کہا ایسا نہین ہے پس ابن واقد نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ یعنے جس بات پر لوگون کا اجتماع ہے وہ یہ ہے کہ آن حضرت صلعم نے دیت اوسکی نہین دی تھی اور اسی لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبد اللہ بن جحش موسوم بامیر المومنین ہوی تھی اس بات کو مجھسے ابو معشر نے بیان کیا۔ نام اون لوگون کی جو عبد اللہ بن جحش کی لشکر مین ہمراہ اونکے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے عبد اللہ بن جحش۔ و ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ وعامر بن ربیعہ وواقد بن عبد اللہ التمیمی وعکاشہ بن محصن وخالد بن ابی البکیر وسعد بن ابی وقاص وعتبہ بن غزوان اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی ثابت ہین

بدر القتال یعنے جنگ بدر

راوی کہتے ہین جسوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھر آیا ہے تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اوس قافلے کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید کو واسطے تجسس وتفحص حال قافلہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ دونون پاس کشد الجہنی کے موضع نخبار مین جو مضافات حوراء سے ہے جا اوترے (اور نخبار عقب ذی المروہ کنارے دریا کے ہے) چنانچہ کشد نے اون دونون کو اجازت دی کہ اپنے یہان ٹھہرایا اور

اوتارا اور یہ دونون اوسکے پاس ایک گوشۂ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہان تک کہ وہان گذر قافلے کا ہوا تب طلحہ اور سعید دونون ایک ٹیلے پر چڑہ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچہ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے اور اون اونٹون کے مالک یعنے اہل قافلہ کہنے لگے اے کشد تو نے محمد کے جاسوسون مین سے کسیکو دیکھا ہے کشد نے کہا اعوذ باللہ محمد کے جاسوس تجبار مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوے اور کشد بھی نگہبانی و رہنمائی کے واسطے اونکے ہمراہ چلا یہانتک کہ دونون کو ذوالمروہ مین جا اوتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے اور رات و دن چلے جاتے تھے اس خوف سے کہ کوئی اونکی طلب و تلاش مین آتا ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید دونون مدینے مین اوس روز پہونچے کہ آنحضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب ان دونون نے حضرت کو مدینے مین نہ پایا تو مدینے سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی (اور تربان درمیان مین ملل اور سیالہ کے بر سر راہ واقع ہے اور وہ منزل و مسکن اذنیہ شاعر کا ہے) اور بعد اسکے جب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوا تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو مطلع کیا کہ اوس نے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے اوسکو مقرب کیا اور اوسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہے کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کردون کشد نے عرض کی مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی ولیکن اوسکو میرے برادرزادہ کے نام سے کر دیجیے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے ینبع کو اوسکے برادرزادی کے لیے جاگیر کر دی **راوی** کہتے ہین کہ آنحضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا جو آیا ہے اوسمین اونکا مال کثیر ہے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو تمہارے تئین غنیمت مین عطا کرے یہ سنکے ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ قرعہ ڈالنے والون مین سعد اور اوسکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنا بر خروج طرف بدر کے عمل قرعہ کا کیا تب سعد نے اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوای جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپ کے لیے گوارا کرتا مگر مین اپنے [illegible] نہین امیدوار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا اے فرزند تو مجھ کو جانے دے اور تو اپنی عورات مین انکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے کہا ہر اینہ ہم مین سے کسیکو مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہے پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد ہمراہ گئے اور بدر مین شہید ہوے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اون لوگون مین سے تھے جو حضرت سے خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف بسیار ہے اور جو کوئی جانے سے باز رہا وہ ملامت نہین کیا گیا اسلیے کہ اوسکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج قافلہ کے نکلے تھے چنانچہ اوس قوم تک نے تخلف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر اونکو اس امر کا

مظنّہ ہوتا کہ یہ قتال ہے تو وہ تخلف نکرتے اور تخلّف کرنے والون مین سے ایک اُسید بن حضیر تھے چنانچہ
جب آن حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے مین تشریف لائے ہین تو اُسید نے عرض کی حمد ہی اوس خدا کی
جسنے آپ کو مسرور کیا اور آپ کو دشمنون پر مظفر و منصور کیا قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ کو بحق
مبعوث کیا مین نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز کرکے آپ کی ہمراہی سے تخلّف نہین کیا اور نہ مجکو یہ گمان تھا
کہ آپ اعدا سے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجکو مظنّہ سوا اسکے نتھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہی تب
حضرت علیہ السلام نے اوسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہی اور غزوۂ بدر اول غزوہ تھا کہ اسمین حق تعالی نے
اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل و مغلوب کیا غرض کہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیون کی مدینے سے
طرف بدر کے روانہ ہوے جب نقب یعنے درۂ بنی دینار پر پہونچے تو بقع مین اوترے اور بقع بیوت و بستی
سُقیا کی ہے (بقع نقب یعنے درۂ بنی دینار ہے مدینے مین اور سقیا متصل ہی آبادی مدینہ سے) اور روز
خروج یکشنبہ تھا بارہوین تاریخ ماہ رمضان کی۔ اور اوسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ و ملاحظہ
مبارزون جنگ آورون کا ہوا اور جو لوگ ملاحظۂ عالی مین پیش کیے گئے اونمین عبد اللہ بن عمرو تھے اور اسامہ
ابن زید و رافع بن خدیج و براء ابن عازب و اُسید ابن حضیر و زید بن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے مگر آنحضرت
صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور انکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی ندی **واقدی** علیہ الرحمہ نے
حدیث بیان کی بواسطۂ ابوبکر اور اوسکے باپ اسمعیل کی اور عامر اور اوسکے باپ کے واسطے سی اونہون نے کہا
قبل ازانکہ ہم لوگ ملاحظہ مین رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے مین نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ
لشکر مین چھپا رہتا تھا یعنے سامنے حضرت کے نہین آتا تھا مین نے پوچھا ای برادر تجکو کیا ہوا کہ تو سامنا حضرت کا
نہین کرتا اونہون نے کہا مین ڈرتا ہون کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھکر صغیر سن سمجھینگے تو مجکو ہمراہی سی واپس کر دینگے
وحال انکہ مین ساتھ چلنا چاہتا ہون کیا عجب ہی کہ حق تعالی مجکو شہادت نصیب کرے **راوی** نے کہا پھر جب
عمیر ملاحظہ حضرت مین پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھکر فرمایا تو پھر جا تب عمیر رونے لگے پس حضرت علیہ السلام
نے اونکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ باعث کم سنی عمیر کے پرتلہ اوسکی تلوار کا مین نے خود باندہ دیا تھا و بالآخر
وہ بدر مین شہید ہوا اور اوسوقت عمر عمیر سولہ برس کی تھی اور **واقدی** نے واسطے سے ابوبکر بن عبد اللہ اور
عیاش بن عبد الرحمان اشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اوس روز اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ اونکے
کنوؤن سے پانی پیوین اور آپ نے بھی اونہین کے کنوے سی پانی پیا اور دوسری روایت مین **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اوس روز اول جس شخص نے
اونکے کنوے کا پانی پیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد اور

ہشام اور اونکے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اوس روز کے کہ حضرت نے اونکے کنوئن کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیے آب شیرین بستی بیوت سقیا سے منگایا جاتا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی ذیب نے مقبری سے اونہون نے عبداللہ بن ابی قتادہ اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ نے قریب بیوت السقیا کے نماز پڑھی اور اوس روز اہل مدینہ کے حق مین دعا خیر فرمائی کہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ وَثِمَارِهِمْ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ وَاجْعَلْ مَا بِهَا مِنَ الْوَبَاءِ بِخُمٍّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُكَ مَكَّةَ

یعنے ای میرے پروردگار بتحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے دعای برکت کی تھی وہر آینہ مین محمد بندہ تیرا اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین تجھسے دعای خیر کرتا ہون کہ تو اونکو برکت عطا کر اونکی وزن صاع مین اور وزن مُد مین اور اونکے میوون اور دانون مین اے میرے پروردگار مدینہ کو ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچہ اوسمین قسم وبا سے ہو طرف خُم کی (اور خُم جحفہ سے دو میل پر واقع ہی) اور ای میرے پروردگار درمیان دونون سنگستان مدینہ کے مین نے حرم مقرر کیا (یعنے درمیان اون دونون کی خونریزی وغیرہ حرام ہی) جسطرح ابراہیم تیرے خلیل نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا (یعنی امن) **راوی** کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغبا و بسبس بن عمرو بیوت السقیا سے حاضر حضور ہوئے آنحضرت صلعم کے اور کہتے ہین کہ اوسی روز عبداللہ بن عمرو بن حرام بھی خدمت شریف مین حاضر ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ منزل و مقام کرنا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپکا یہان جائزہ اپنے اصحاب کا مجھکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک یہ تفاؤل کی ہی کیونکہ یہ مقام ہم بنی سلمہ کا منزل ماوی ہی ہمین درمیان ہمارے اور اہل حُسیکہ کے ہوا تھا جو کچہ ہوا تھا (حُسیکۃ الذباب و ذُباب ایک پہاڑ ہے ناحیہ مدینہ مین کہ یہود اوسکو خار ریز کرتے تھے واسطے انسداد اپنے دشمنون کے یا اوسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اونکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہمنے بھی اپنے اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنی لائق جنگ تھے اونکو اجازت رزمگاہ کی دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنے قابل ہتھیار باندھنے کے نتھے اونکو وہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان ہم لوگ طرف یہود حُسیکہ کے روانہ ہوئے اور اون دنون یہود حُسیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح چاہا اونکو قتل کیا پس آج تک ساری قوم یہود ہمسے زیر و مغلوب ہین اسوجہ سے یا رسول اللہ مجکو امید ہے اور یقین ہی کہ جب ہم لوگ اور قریش طرفین سے مقابل ہونگے تو اوسوقت حق تعالی آپ کی آنکھون کو اون سے ٹھنڈا کریگا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہتے تھے کہ بعد اوس شب کے جب دن ہوا تو مین خرؔبا مین اپنے اہل کی طرف گیا تب عمرو بن الجموح اونکے باپ نے اونسے کہا کہ مین نے تمکو طلب نہین کیا یعنے مجکو تمہاری طلب نتھی اسلیے کہ تم جا چکے خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزۂ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے کہا کہ کیا نیک فال ہے واللہ مین امید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفریاب ہوگے کہ ہر آئنہ یہ وہی ہماری منزل ہے جس روز ہم طرف حُسَیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے نام حُسَیکہ کا بدل کر سُقیا نام رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سقیا کو خریدونگا یہان تک کہ سعد بن ابی وقاص نے اوسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بقول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہے فرمایا یہ بیع نفع کرے گی **راوی** کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارہوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا اور لشکر مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے مگر اونکو بھی غنیمت سے حصہ واجب دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین اور چار چار آدمی آگے پیچھے اوترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام اور مرثد یا بجاے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ و ابو کبشہ و آنسہ موالی النبیؐ یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ آبکش تھا کہ اوسکو ابن ابی داؤد المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اونکے مولا ابو الحمرا یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اوسکا نام عبس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ و مسعود بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن کعب و ابو داؤد المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و عمر و عبد الرحمان بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اونکا حارث بن اوس اور حارث بن انس ایک اونٹ پر کہ اونٹ سعد بن معاذ کا آبکش تھا اوسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ یہ سب ایک اونٹ پر جو آبکش سعد بن زید کا تھا اور زادراہ

سوا اسے ایک صاع تمر کے تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید بن یحیے نے معاذ
بن رفاعہ سے اونھون نے اپنے باپ سے اونھون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کی طرف بدر کی نکلا اور تین
تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اوترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے
ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن یزید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے
یہان تک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا اور وہ بہت تھک گیا تھا اوس وقت
میرے بھائی نے کہا اے میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہی کہ اگر تو ہمکو پھر مدینے کی طرف پھر لاوے
تو مین اوسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اوس حالت مین گذر رسول خدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے عرض کی
یا رسول اللہ ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہی تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اوسمین کلیان
کین اور فرمایا اس اونٹ کا منہ کھولو تو ہمنے اوسکا منہ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اوسکے منہ مین ڈالا
بعد ازان اوسکے سر پر اور اوسکی گردن پر اور اوسکے شانون اور کوہان پر بعد ازان اوسکے استخوان پشت پر
دم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آن حضرت علیہ السلام روانہ ہو گئے پھر ہم حضرت سے
جا ملے مقام منصرف کی نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا بالآخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلے مین پہونچے
تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اوسکی قربانی کی اور گوشت اوسکا تقسیم کیا اور بلند دیا اور
محمد بن عمر **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیی بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے
باپ سے اونھون نے کہا کہ سعد بن عبادہ راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کرانے گئے تھے اور
محمد بن عمر **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر بن اسمٰعیل نے اپنے باپ سے اونھون نے سعد بن ابی وقاص
سے اونھون نے کہا ہملوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور لوگ آپس مین
ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم
مین سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیر چلاتا تھا یہان تک کہ جانی اور آنی مین
ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جسوقت جدا ہوے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے
اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ وَعُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ وَجِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ وَعَالَةٌ فَاَغْنِهِمْ مِنْ فَضْلِكَ
یعنے ای میرے پروردگار یہ لوگ یعنے مسلمین پا پیادہ ہین انکو سوار کر دے یعنے انکو سواری عطا کر اور
یہ لوگ برہنہ ہین انکو لباس پنہا اور یہ گرسنہ ہین انکو سیر کر اور یہ محتاج ہین انکو اپنے فضل سے غنی کر **راوی**
نے کہا بالآخر اونمین سے کوئی خالی نہ پھرا مگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اوسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو
ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوے اور جو گرسنہ تھے

اونھون

اونہون نے زاد مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو نادار تھے وہ قیدیون کے سرِ بہا پانے سے مالدار ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کی بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی کا شمار کریوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عتبہ ٹھہرا کر اونکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد مردم عرض کی اور لبا ہوا کر آنحضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کر کے بطن العقیق مین گئے بعد ازان ملتمس کی راہ چلے یہانتک کہ بطحاء ابن ہبیر پر جا نکلے اور وہان زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوئے واسطے چننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اوسی درخت کے ایک مسجد بنائی یعنے پتھرون سے ایک حد مسجد کی گھیر دی پھر اوسمین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دو شنبہ کی صبح حضرت وہین تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے (اور تربان درمیان حفیرہ اور ملل کے واقع ہے) اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تربان مین تھے اوسوقت آنحضرت صلعم نے مجھسے فرمایا ای سعد اس آہو کو دیکھ سعد نے کہا پھر مین نے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اوٹھ کر سر مبارک درمیان میرے شانے اور کان کے رکھا اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰهُمَّ اَسْدُدْ رَمْيَتَهٗ یعنے یا اللہ اسکی تیر کو نشانے پر لگا دے سعد نے کہا پس اوس دعا سے میرے تیر نے گردن آہو سے خطا نکی اوسوقت حضرت نے تبسم فرمایا اور مین اوس ہرن کی طرف دوڑا اور اوسکو جیتا پایا کہ اوسمین رمق جان باقی تھی تب مین اوسکو ذبح کر کے اوٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن بجاد کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی کا جو حلیف بنی زہرہ کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا وحال آنکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ چند رواۃ کے مقداد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اوسکا نام سبحہ تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے اباء سے کہ مرثد بن ابی مرثد الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے اوسکا نام سبل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ پس گروہ قریش شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور اوپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے مین کوئی قریشی ایسا باقی نتھا اور نہ کوئی قرشیہ کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زائد از مثقال کی ہو مگر یہ کہ اون ایک نے وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہان تک کہ ایک عورت نے ایک شئی یعنے ناقہ محمولہ مال بھیجا تھا چنانچہ کہتے ہین کہ اوس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہے اور کہتے ہین کہ اوس قافلے مین

اکثر مال ابی احیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو ازآن خاص اون آل کا ہوتا اور قوم سے بطریق
قرضہ جمع کر کے نصف منافع پر دیا تھا بہرکیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اوس قافلے مین اونہین کا تھا
اور کہتے ہین کہ اوس قافلے مین بنی مخزوم کے دوسو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا اور ہزار مثقال سونا حارث
بن عامر بن نوفل کا تھا اور دو ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے ہشام بن عمارہ
بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہے کہ اوس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف کا تھا اور تجارتگاہ
اونکی طرف غزہ کے تھی جو زمین شام سے ہے اور اوس قافلے مین بہت سے عیرات یعنے کاروان شتران
عوام قریش کی تھی اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبداللہ بن جعفر و ابو عون مولی المسور کے
مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہے اونہون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنے ہمراہ قافلہ قریش
کے) تو قبیلہ جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اوسنے ہمسے خبر کی کہ محمد بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر
پیش آئی ہین اور منتظر ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان میانہ راہ سے حلف لیا ہے اور اونسے مصالحہ
کر لیا ہے مخرمہ نے کہا کہ تب ہم وہان سے ڈرتے ہوئے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب ہم شام
سے روانہ ہوئے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو
بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اذرعات سے
دو منزل پر واقع ہے) تو ہم لوگ نیچے نیچے مکے کے راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلۂ جذام سے ہمکو ملا اور اوسنے کہا
کہ محمد نے قصد تمہارا کر کے تمہاری گذرگاہ پر بجمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو معلوم نہین ہے
اوسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمد ایک مہینا مقیم رہکر یثرب کو پھر گئے تھے اگر وہ تمہارے مقابل آتے تو اوس
عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار تھے اور اب وہ ضرور تمسے پیش آوینگے کہ وہ تمہاری مراجعت کے انتظار مین
اور تمہارے دنونکو شمار کر رہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی رائے مین فکر کرو واللہ مین نہین
دیکھتا ہون کہ تمہارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہے کہ اپنے
امر کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو یہ سنکے اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور
یہ وہ شخص ہے کہ کنارے دریا کے رہا تھا اور قریش اسکو ہمراہ لیتے آئے تھے اور اوسکے پاس دو اونٹ بھی تھے
چنانچہ قافلے والون نے اجرت اوسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابو سفیان نے اوسکو حکم کیا کہ تو جا کر قریش
مکہ کو خبر کر کہ محمد ہمارے قافلے پر آئے ہین اور اوسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان
کاٹ ڈالیو اور کاٹھی اولٹی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کر ڈالیو و بعد اسے بلند الغوث الغوث
یعنے فریاد ہے فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہے ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب

واستغاثہ مین ایسا کیا کرتے تھے اور بعضے برہنہ ہوجاتے تھے اونکو عُریان نذیر یعنے برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے) اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو تبوک سی بھیجا تھا اور اوس قافلے مین قوم قریش سے تیس آدمی تھے اونمین عمرو بن العاص و مخرمہ بن نوفل تھا*

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبدالمطلب کا شکست لشکر قریش کی اور مجادلہ کرنا ابوجہل کا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبدالمطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اونکو اوس خواب نے گھبرا دیا اور اونکے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبدالمطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین اے میرے بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے کہ مین اوسکو بہت برا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمہاری قوم کو اوس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اوسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار کو دیکھا کہ وہ آیا ہے اور ابطح یعنے بطحا مین ٹھہرا ہے و بصدای بلند شور کرکے کہتا ہے اے آل غدر یعنے ای قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کیطرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اوسکے پاس جمع ہوئے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اوسکے پیچھے تھے ناگاہ اوسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اوسیطرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اوسکو بالاے کوہ ابوقبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اوسنے تین بار اوسیطرح شور سے پکارا بعد ازان اوسنے ابوقبیس سے ایک بھاری پتھر اوٹھا کر لڑھکایا کہ وہ لڑھکتے ہوے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہوگیا پس باقی نرہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی وار دُور مکہ سے یعنے کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اوس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص ذکر کرتے تھے (یعنے بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اوس صخرۂ بوقبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہوگیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا و لیکن ارادۂ الٰہی مین اوس روز اسلام لانا مجکو نصیب نتھا پس اسلام میرا تا ارادۂ باری تعالے مؤخر و ملتوی رہا **راوی** کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اوس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سنکر عاتکہ سے کہنے لگے کہ اِنَّ ھٰذِہٖ لَرُؤْیَا یہ ایک خواب رؤیاے صادقہ سے ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہے کہ یہ ایک خواب ہے خواب خیال چنانچہ یہ کہنا اونکا سہل انکاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلے اثناے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ اونکا بڑا دوستدار تھا ملاقات ہوئی اوس سے ذکر اس خواب کا کیا اور تاکید کتمان کی کردی مگر یہ بات لوگون مین فاش ہوگئی چنانچہ

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانۂ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے
ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور اونمین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ کیا خواب دیکھا ہے
مین نے کہا وہ کیونکر ہے اوسنے کہا اے اولاد عبد المطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمہارے مرد تو نبی بنکر
اوراخبار غیب بیان کرتے ہین یہان تک کہ اب تمہاری عورتین بھی نبی بنتی ہین اور خبرین غیب کی بیان
کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہے کہ اوسنے خواب مین ایسا کچھ دیکھا ہے پس جو کچھ اوسنے دیکھا ہے ہم تین روز تک
تمہارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اوسکا حق ہوگا تو قریب ہی کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے
اور کچھ وقوع مین نہ آیا تو تمپر لکھا جائیگا یعنے ثابت و مشتہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریب ہو
تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے مصفر استہ[ط] یعنے اے گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب
وملامت ہے ابوجہل نے کہا جب درمیان ہماری تمہارے دربارہ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے یہان
خدمت سقائی ہے ہمنے کہا کہ ہم کچھ پروا و اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا
ہم مین خدمت دربانی کی ہے تو ہمنے کہا کیا جاے اعتراض ہی کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تمنے کہا
کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچھ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری
کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تمنے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہی تو ہمنے کہا تھا کہ ہم کچھ باک
نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا رکھتے ہو اپنے پاس اوسقدر کہ اوس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہرگاہ ہم بھی لوگون کو
کھانا کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے
پس ہم تم مثل اون دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اوسوقت تمنے کہا ہم مین نبی ہے
اور اب تم کہتے ہو کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہے (یعنے غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے) قسم ہے
لات و عزے کی ایسا کبھی نہین ہو سکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا
نہ تھا مگر یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے کچھ خواب دیکھا ہے آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی
رہی کوئی ایسی عورت جسکو علاقہ ہو اولاد ہونے مین عبد المطلب کے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین
اور کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنے ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمہارے مردون کی
توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمہاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو اے عباس سنتا ہی اور تجکو
اس بات کی غیرت نہین آتی۔ یہ سنکے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اسلیے کہ شر نہو مگر قسم ہے
خدا کی صبح کو مین پھر اوسکے پاس جاؤنگا اگر پھر اوسنے اعادہ تمہاری توہین کا کیا تو مین تمہارا بدلہ اوس سے
لونگا۔ پھر جب صبح ہوئی بعد اوس دن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل بولا آج ایک روز ہوا

[ط] یقال فلان مصفر استہ اذا کان ضراطاً مشتق من الصفیر ... وقیل مصفر استہ ... ۱۲

یعنے پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوئے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے لگا آج تین دن
پورے ہوئے اب کوئی دن باقی نہین ہے حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ
مجھے خیال تھا کہ اوس سے میرا امر فوت ہوگیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اوسکا تدارک کرون اور مجھکو یاد تھا غیرت دلانا عورتون کا اونکی باتون
سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابوجہل کیطرف متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا مین ناگاہ وہ مجھے دیکھکر
بشتاب ہی طرف باب بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اوسپر لعنت کرے کیا عاجز ہوکر اس خوف سے ٹل گیا کہ
مین اوسکو شتم و شماتت کرونگا پس اوسی حال مین یکایک اوسنے آواز ضمضم بن عمرو کی سنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ
قریش اے آل لوی بن غالب اپنے لطیمہ یعنے مالہائے محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمد اور اوسکے تاراج کو آئے ہین فریاد ہے
فریاد کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم اونکو سلامت پاؤ گے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح استغاثہ
کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے چاک کر ڈالا تھا اور
اولٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اوسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل ہونے مکے کے مین نے
اپنے اسی ناقے پر سوتے ہوئے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون کا بستی سے بلندی کو بہتا ہے
پس مین گھبرا کر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اوٹھا اور قریش کے حق مین مجکو یہ معلوم ہوا اور میرے دل مین تاویل
آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جس شخص نے اوسدن صدائے استغاثہ
بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش کو اونکے قافلے کیطرف آمادہ روانگی
کیا تھا پھر بعد اسکے ضمضم آیا اوسنے فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول تھا کہ ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر اعجوبہ تر مین نے
کبھی نہین دیکھا اور اوسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا مگر شیطان نے کہ ہمکو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہوا یہانتک
کہ ہم لوگ بہر کیف حالت شدت و رخا مین اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزام کا یہ مقولہ ہے کہ
جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگزیر ہمارے تئین قافلے
کی مدد کی لیے لیگیا لوگون نے پوچھا اے ابو خالد یہ امر کیونکر واقع ہوا اوسنے کہا مین خود اوس سے نہایت
متعجب ہون کہ سوائے کوچ کرنے کے ہمکو اپنے امور مین کچھ چارہ نہوا اور راوی کہتے ہین کہ پھر قریش تہیۂ
سامان کوچ مین مصروف ہوئے اور ایک دوسرے سے بے پروا تھا یعنے کوئی کسی پر بند نہ تھا ہر ایک بجائے خود
تیاری سفر مین مشغول ہوا اور جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے
بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اوس خواب سے
خوش تھے اور بعضے کہنے والے کہتے تھے ہرگز یہ بات نہین ہے کہ تم ہمکو جھوٹھا جانتے ہو اور خواب عاتکہ کا غلط
سمجھتے ہو غرضکہ قریش تین روز و بقول بعض کے دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے

اور ہیے بران خرید کیے اور اونکے مقدور والون نے عاجزون کی اعانت کی اور سہیل بن عمرو درمیان مردمان قریش کھڑا ہوکر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمدؐ اور چند مردم بدین جو تمہارے ہی جوانون مین سے اونکی ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب واسطے تعرض تمہارے کاروان شتران اور بقصد تاراج لطیمہ قریش کے آئے ہین (لطیمہ یعنی تجارت یعنے مال تجارت بقول ابن ابی الزناد کے لطیمہ وہ سب مال ہے جو واسطے تجارت کے اونٹون پر لادا جاتا ہے وبقول بعضون کے لطیمہ خاص عطر کو کہتے ہین) پس جس کسیکو سواری درکار ہو تو سواری میرے پاس موجود ہے اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھسے خرچ لیوے اور اسیطرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا اور کہنے لگا قسم ہے لات وعزیٰ کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم تمپر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمدؐ اور اہل یثرب قصد تاراج تمہارے عیر کا کرین اور اوسمین تم سب کا مال ہو تو چاہیے کہ تم سب جمع ہوکر چلو اور تم مین سے ایک بھی تخلف نکرے اور جسکے پاس خرچ نہو مجھسے لے واللہ اگر محمدؐ اوس عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز اونکو خوف تمہارا نرہیگا مگر یہ کہ یہان تمپر قصد کرینگے اور اسیطرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا کہ اے گروہ قریش واللہ کوئی امر عظیم تر اس سے تمپر نازل نہوا ہوگا کہ کاروان تمہارا اور لطیمہ قریش کا یون تاراج کیا جاوے اوسمین تم سب کا بہت سا مال اور متاع گران بہا ہے واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے ایسا نہین جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہے پس جسکے پاس زاد نہو تو ہمارے پاس زاد موجود ہے کہ ہم اوسکو سواری اور زاد دینگے چنانچہ اونسے لوگون کو بیس اونٹ سواری مین دیئے اور اونکو خرچ دیا اور اونکے پیچھے اونکے اہل وعیال مین مدد ومعاونت خرچ کی مقرر کردی وبعد ازان حنظلہ وعمرو دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن کسی سے وعدہ خرچ وسواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ وسواری کا کیون نہین کرتے جیسا کہ سہیل وغیرہ تمہاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ وسواری سے کی ہے اون دونون نے کہا بخدا کہ ہمارے پاس کچھ مال نہین ہے اور جو کچھ مال ہو تو ابو سفیان کا ہے اور نوفل بن معاویہ الدیلی پاس قریش اہل دول کی گیا و دربارہ مدد خرچ وسواری واسطے خروج کرنے والون کے کلام کرنے لگا چنانچہ اس باب مین عبد اللہ بن ربیعہ سے کلام کیا اونسے کہا یہ پانسو دینار حاضر ہے اسکو خرچ کر جسطرح تیری رائے مین آوے پھر اسیطرح نوفل نے کلام کیا حویطب بن عبد العزیٰ سے چنانچہ اوس سے بھی دوسو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح وسواری مین خرچ کیے راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اجرت پر مقرر کرکے بھیجدیا بعد ازان قریش پاس ابولہب کے گئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ صنادید قریش مین سے تو ایک سردار ہے اگر تو ہمراہی

ع نش وزن بیست درم
نصف اوقیہ ۱۲ درم

گروہ سے باز رہیگا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے سند پیش کرینگے پس تو خود خروج کر خواہ اپنی عوض کسی
اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کردے یہ سنکے ابولہب نے جواب دیا قسم لات وعزی کی نہ مین خود جاؤنگا نہ بدلے
اپنے کسیکو بھیجونگا تب پاس ابولہب کے ابوجہل آیا اور کہنے لگا اے ابوعتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہین کرتے ہین
مگر از روے قہر وغضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہے اور اندیشہ ہوا ابوجہل کو
کہ شاید ابولہب مسلمان ہوجاوے پس ابولہب کلام ابوجہل سنکر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسی کو اپنی طرف سے
بھیجا اور ابولہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا
کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہے یعنے یقینی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوسنے بجای خود عاص بن ہشام
بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اوسکا قرضدار تھا لہذا ابولہب نے اوس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ
میرا تیرے لیے معاوضہ ہے چنانچہ عاص اوسکی طرف سے روانہ ہوا **راوی** کہتے ہین اور عتبہ وشیبہ
نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اون دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی
اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہے اونہون نی کہا
کیا تو نے اوس شخص کو نہین دیکھا یعنے اوسکو نہین جانتا جسکی طرف ہمنے تجکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا
عداس نے کہا ہان مین اونکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اوس سے مقاتلہ
کرین یہ سنکے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون بچاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہے مگر اون دونون نے
نمانا اور خروج کیا اور عداس بھی اون دونون کی ہمراہ گیا اور اونہین کے ساتھ بدر مین مارا گیا*

ذکر قرعۂ قریش کا واسطے خروج بدر کے وبرآنا منع وعمل برخلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہوکر پیش ہبل بت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاؤل بالازلام
کرنے لگے (مترجم کہتا ہے کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہے کہ اوسپر کچھ نقش کرکے اوس سے
بطور قرعہ واستخارہ کے تفاؤل کرتے ہین) چنانچہ امیۃ بن خلف نے یہی عمل بطلب حکم یا منع کے کیا تو
تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سب نے قیام واقامت پر اجماع واتفاق کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام اونکو
آمادۂ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاؤل کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب زمعۃ بن الاسود
مکی سے نکلکر روانہ ہوا اور ذی طوی مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچکر اوس سے تفاؤل کیا تو
تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ وغصے مین آکر دوسری بار اعادہ اوس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اوسوقت
زمعہ نے اوس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا
کہ اوسکے پاس سہیل بن عمرو کا گذر ہوا تو کہنے لگا اے ابو حکیمہ تجھے کیا ہوگیا ہے کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا اے شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ ان
تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹھی نہین ہے اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی
وہ مثل اسکی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے کہ اوسنے بھی ایسا ہی کچھ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے اوسی ارادے پر روانہ ہوئے
اور ایک روایت مین **واقدی** نے سعید سے **روایت** کی ہے کہ ابو سفیان بن حرب نے ضمضم سے
کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اونسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنے عمل فال تیرونکا نکرین
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے ابی بکر
بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اونہون بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سنا وہ کہتا تھا کہ مین نے کبھی
ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کی جانے مین کبھی
مجھے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسار ظاہر ہوا بعد ازان
وہ کہتا ہے کہ پھر ضمضم آیا اور پیش رم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاؤل تیرون کا کیا تو ہر بار وہی
نکلتا تھا جو مجکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہان تک کہ جب ہم لوگ مر الظہران تک پہونچے
تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ اونمین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا بھاگا اوسمین جان بھی
یعنے ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہان تک کہ لشکر کے خیمون مین سے ایسا
کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمین اوسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال کی بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان
مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنیکا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت و بدمینی کو یاد کرتا تھا اور یاد دلاتا تھا
مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے
(اور ثنیۃ البیضا یعنے بیضا کا ٹیلہ کہ مدینے سے آتے ہوئے فتح کو جاتے ملتا ہے) ناگاہ مین نے دیکھا
کہ عداس اوس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے دونون بیٹے ربیعہ کے یعنے عتبہ و شیبہ پاس
عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اوسکے آقازادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑ کر اون دونون کے
پاؤن رکاب مین پکڑ لیے یعنے اونکی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے باپ مان تم دونون پر فدا ہون
واللہ وہ بے شبہ رسول اللہ ہے تم دونون نہین جاتے ہو مگر ہانکے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور وہ
یہ کہتا تھا اور اوسکی دونون آنکھون سے اشک رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہے کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا
کہ پھر آؤن مگر چار ناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اوس ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اوسکے پاس
گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اوسنے وہان توقف کرکے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا مین
روتا ہون اسلیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اہل وادی یعنے سردار اہل و یار کے اپنی قتل گاہون کیطرف

نکلے ہین کہ مقابلہ کرینگے رسول اللہ سے تب عاص نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سنکے عداس شدت سے کانپنے لگا
اور اوسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین کہ مبعوث
ہوے ہین طرف کافہ خلائق کے حکیم کہتا ہے کہ پھر اوسیوقت عاص بن منبہ اسلام لایا و بعد ازان آگے چلا لیکن
شک مین تھا یہان تک کہ اوسی شک و شبہہ پر مشرکین کے ہمراہ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عداس پھر آیا اور بدر کو نہین گیا
اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اوسی روز قتل ہوا **راوی** کہتا ہے ہمارے نزدیک قول اول ثابت تر ہے
راوی نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے تو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اوترے ناگاہ اوسکے پاس
ابو جہل آیا اور سعد کو دیکھہ کر امیہ سے کہنے لگا تو نے اسکو اپنے یہان اوتارا اگر یہ اون لوگون مین سے ہے جنہون نے
محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہمسے آمادہ حرب ہین یہ سنکے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا تمہارے قافلے کی
آمد و رفت ہماری طرف سے نہین ہے (یعنے ہم بھی اوسوقت سمجھ لیوینگے) امیہ نے کہا ایسی بات ابو الحکم یعنے
ابو جہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہے تب سعد نے کہا اے امیہ تو تو یہ کہتا ہے اور مین نے واللہ محمد سے سنا ہے
وہ فرماتے تھے کہ مین امیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہے اوسنے
کہا ہان مین نے خود سنا ہے اوسوقت سے امیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ جانے والے
امیہ کے لیجانے کو آئے تو اوسنے اونکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ امیہ کے پاس عقبہ بن ابی معیط
اور ابو جہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ عود سوز او سمین بخور تھا یعنے بخوردان تھا او سمین خوشبو کی چیزین
سلگاتے تھے اور ابو جہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان امیہ کے پاس رکھدیا اور کہا لے
اسکی خوشبو سونگھہ کہ تو عورت ہے اور ابو جہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کی کہ سرمہ لگا کیونکہ تو زن ہے
اس سے زینت کر اوسوقت امیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیے ایک شتر تیز رو خرید کرو تب لوگون نے
شتران بنی قشیر سے اوسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کر دیا چنانچہ اوس اونٹ کو مسلمانون نے
روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خبیب بن لیاف کے حصے مین آیا تھا **راویون** نے کہا اور اون جانیوالون مین
قافلے مین کوئی شخص بڑا مکروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نتھا اور وہ کہتا تھا کاشکے قریش عدم
خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اوس عیر مین تلف و ضائع ہو جاوے
تو ہو جاوے لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہے کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہے اوسنے کہا
مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسیکو نہین دیکھتا ہون کہ اوسکو کوئی چارہ تخلف ہو بغیر
کسی عذر مانع کے اور قریش کی خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اوسوقت کہی ہین نہین
چاہتا ہون کہ وہ اوسکو معلوم کرین و باانیہمہ بدفالی و بدشگونی ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہے و حال آنکہ

مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اہل یثرب سے بچاتا ہے پس یہ کہکر اوسنے اپنا سارا مال درمیان اپنی اولاد کے تقسیم کردیا اور اوسکے دل مین یقین ہوگیا کہ اب مکے مین پھر آنا نہوگا بعد ازان پاس حارث بن عامر کے ضمضم آیا اور وہ حارث کا ممنون احسانات تھا پس اوسنے کہا ای ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہے کہ اوسکو بہت برا جانتا ہون کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سو گیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمہاری اس میدان مین سیل خون پستی سے بلندی کو روان ہی حارث نے کہا کوئی کبھی کسیطرف ایسا ناخوش نہین نکلا کہ اوسکو مجھسے زیادہ اسطرف کا جانا ناگوار گذرا ہو پھر ضمضم نے اوس سے کہا میری راے یہ ہے کہ تو بیٹھ رہ اور ان لوگون کی ہمراہ نجا حارث نے کہا اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ بات سنتا تو ایک قدم آگے نرکھتا پس اب اس بات کو تو مخفی رکھہ تا وہ نجانین کیونکہ جو کوئی اونکے ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف اتہام کرینگے اور مجکو اوسکا باعث جانینگے اور ضمضم نے بطن یا جیج مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا تھا راوی کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل راے و اہل شوری تھے وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعض کے پاس مشورہ کرنے کو گئے اور جو لوگ بدر کے جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اونمین سے حارث بن عامر تھا اور امیہ بن خلف اور عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن امیہ بن خلف و عاص بن منبہ یہ سب سستی کرتے تھے یہانتک کہ ابو جہل اونکو طعن و تشنیع بجبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی معیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ دربارہ خروج کے تائید کلام ابو جہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہے یعنے تکاسل و تماہل کرنا عادات نسوان سے ہے آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپسمین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسیکو اپنے پیچھے نچھوڑو یعنے مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نرہنے پاوے اور **راوی** کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کے کراہت خروج پر دلالت کرتی ہے وہ یہ تھی کہ انمین سے کسی نے کسیکو نہ سواری دی نہ کسیکی مدد خرچ کی اور نہ کسیکو اپنے ساتھ سوار کرلیگئے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف اونکا یا عدید یعنی شریک حلیف اونکے پاس آتا تھا اور اونسے سواری وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا اور نہین تو رہجا یہانتک کہ یہ قول اونکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اوسوقت قریش نے عداوت بنی بکر کو جو درمیان انکے اور اونکے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اونکی نسبت بنی بکر سے خوف و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عتبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ بار بار کہتا تھا اے معشر قریش جس شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تمنے اوسپر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اونپر مین ایمن اور مطمئن نہین ہون اسلیے کہ پیچھے نہین رہجاتے ہین مگر عورتین اور بچے اور مرد نادار پس تم لوگ اپنی اپنی راے سے فکر کرو اوسوقت ابلیس از روے تلبیس سراقہ بن جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کی پاس آیا

اور کہنے لگا اے گروہ قریش تم لوگ میرا شرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو پس ہر آئینہ مین تمہارا حامی وضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمہارے یہان کوئی برائی لاوین یہ سنکے عتبہ خوش و مطمئن ہوا اور ابو جہل نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہے کہ یہ شخص یعنے سراقہ سردار کنانہ کا ہے اور وہ اون لوگون کی نسبت جنکو ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہے تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہین مین چلتا ہون اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کی تھی اوس بات مین تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک بن ابی نمر سے اور اوسنے عطاء بن یزید اللیثی سے سنکر بیان کیا ہے کہ ہر آئنہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو ازجملہ بنی معیص بن عامر بن لوئی کے تھا تلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اوس لڑکے کے سر پر گیسو تھے یعنے کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع ضجنان مین گذرا اوسکا پاس عامر بن یزید بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اوس سے پوچھا اے لڑکے تو کون اور کسکا اور کس قبیلے سے ہے اوسنے بتلایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہوکر بولا اے بنی بکر کیا تمہارا کسیکا خون اوپر قریش کی ہی اونہون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہے کہ اسکو عوض اپنے آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہوجاوے یہ سنکے بنی بکر مین ایک شخص اوس لڑکے کے پیچھے دوڑا اور بدلے اوس خون کی جو قریش پر تھا اوس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ کلام کیا عامر نے کہا البتہ ہمارے یہان کا خون درمیان تمہاری باقی تھا سو ہم عوض لی چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کیونکہ اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہی کہ جو خون ہمارے یہان کا سابق تمہارے یہان ہوا وہ تم برابر سمجھو اور جو تمہارے یہان کا تھا وہ ہم برابر سمجھین سو ایسا ہوچکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلہ ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہ بھی ہوچکا اور اگر چاہو کہ جو کچھ پیشتر ہمنے کہا اب تم ہمسے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تمنے کیا اب ہم تمسے درگذر کرین تو ایسا کرو بہر کیف خون اس جوان نے قریش پر تخفیف و سبک واری کی یعنے عوض معاوضہ ہوگیا کہ بالآخر قریش نے اوسکے خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہے البتہ ہمارا آدمی اونکی آدمی کی عوض مارا گیا پس اوسکے طلب خون سے باز رہے پس اوسی عرصے مین اوس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ مر الظہران مین تھا ناگاہ اوسنے عامر بن یزید کو دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اوسکو دیکھا تو اپنے دل مین کہنے لگا کہ اب عوض اپنا کیون نلون بعد عین کے یعنے بعد معاینہ کرتے کے چنانچہ مکرز نے اوسکا ناقہ بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی لپیٹے تھا تو مکرز نے اوسکی تلوار کھینچ لی اور اوسکو قتل کیا بعد ازان وقت شب مکے آیا اور تلوار عامر کی جس سے اوسکو قتل کیا تھا کعبے کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی دیکھکر پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اوسکو قتل کیا ہے اور قبل از قتل عامر کے بھی مکرز کی باتین اس بارہ مین سنی جاتی تھین

که وه اس فکر مین ہی چنانچه بنو بکر نے مارے جانے سے عامر اپنے سردار کے بہت جزع و فزع کی اور باہم آمادہ ہوے
اس بات پر که اعیان قریش سے دو یا تین سردارون کو بدلے عامر کے قتل کرین چنانچه چند آدمی اونکے اسی امر پر
آمادہ ہوکر آئے تھے اور اسی فکر مین رہتے تھے که ناگاہ اسی اثنا مین قریش کو خروج طرف بدر پیش آیا پس خوف
اون لوگون کا نسبت زنان و فرزندان کے جنکو مکے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر غالب ہوا پھر جب که
سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کچھ کہا (مترجم کہتا ہے بلکه جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوے
اور قریش نے بشتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانے والیان دف بجانے والیان ہمراہ لین که منجملہ اون گانیون کے
سارہ بھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی اور کنیز امیہ بن خلف کی تھی که سب جس نہر و چشمہ پر
مقام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھین اور قریش وہان کھانے کے اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اونکی ہمراہ حبشی غلام تھے که وہ پیش پیش
لشکر نیزہ بازی و پٹہ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نو سو پچاس مرد مقاتل و مبارز سے نکلے تھے اور سو گھوڑے
اونکی ہمراہ تھے که اتراتے اور نموداری کرتے جاتے تھے جیسا که حق سبحانہ تعالے نے مذمت بطر و ریاء کی قرآن
مین فرمائی ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ
یعنے مثل اون لوگون کے تم نہو جو اپنے گھرون سے اتراتے اور نموداری کرتے نکلے تھے اور ابو جہل کہتا تھا
کیا محمد اور اونکے اصحاب کو یہ گمان ہے که جسطرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہمپر بھی ظفریاب ہونگے عنقریب
اونکو معلوم ہوجائیگا که ہم اپنے قافلے کی حمایت کرکے بچاتے ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اونکے
پاس گھوڑے تھے چنانچہ اونمین سے بنی مخزوم کی ساتھ تیس گھوڑے تھے اور اوس لشکر مین سات سو اونٹ
سواری کے تھے اور جتنے اسپ سوار تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور سب وہ سو تھے اور سوا اونکے پیادون مین بھی
اکثر زرہ پوش تھے راوی کہتے ہین که ابو سفیان قافلہ لیکر روانہ ہوا جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف شدید
اونپر غالب ہوا تب لوگون نے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا (یعنے اسلیے که اہل مکہ کو خبر کرے پھر جب وہ رات آئی
جسکی صبح کو بدر پہونچینگے تو عیر یعنے اونٹون نے طرف چشمہ بدر کی رخ کیا اور آخر شب تھی که عقب بدر سے اہل عیر
آ نکلے تھے اور ارادہ رکھتے تھے که اگر کوئی متعرض نہوا تو صبح کو بدر پہونچین گے پس عیر یعنے اونٹون نے اہل عیر کو
قرار و آرام لینے نہ دیا کیونکہ وہ چھوٹے ہوے چشمہ بدر پر دوڑے چلے جاتے تھے آخر اون اونٹون کو عقال کیا یعنے
چھاندیا اور بعضون کو دوہری عقال سے باندہ دیا که وہ حنین کی راہ پر چلے جاتے تھے تا که چشمہ بدر پر وارد ہون
وحال آنکه اون اونٹون کو پانی کی خواہش نتھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان کہتے تھے
که جب سے ہم نکلے ہین ایسی نوبت عجیب کبھی نہین پہونچی یعنے ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ دیکھا تھا که اوس رات کو ہمپر
ایسی تاریکی طاری ہوئی که ہمکو کچھ دکھائی نہین دیتا تھا اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء یہ دونون پاس

مجدیؔ کے بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمہ بدر پر نازل ہوے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا
پھر اون دونون نے اپنی شربون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اوسوقت ان دونون نے دو چھوکریون
کی باتین سنین اور وہ دونون چھوکریان جواری قبیلہ جہینہ سے تھین اور اونمین سے ایک کا نام برزہ تھا
اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درہمون کے جو اوسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری
اوس سے وعدہ کرلی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو روحا مین اوترا ہے یہان پہونچیگا یعنے بروقت
آنے اوس قافلے کے مین قرضہ ادا کرونگی اور مجدی بن عمر اوس لڑکی کی بات سنکر بولا تو سچ کہتی ہے پھر جب
بسبس او رعدی نے یہ باتین سنین تو وہان سے روانہ ہوے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہوے
اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کر کے کیفیت بدر گزارش کی اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے
کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اونہون نے اپنے باپ دادا سے اور عبد اللہ
ایک منجملہ باکیین کے تھے یعنے رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ موسی نبی علیہ السلام
ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحا کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو درمیان عرق الظبیہ کی
واقع ہے نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ روحا سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہے اور مدینہ روحا کو
جاتے ہوے بائین طرف پڑتا ہے) غرض کہ ابو سفیان اوس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور وہان
قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ کمینگاہ سے خوف زدہ ہو کر مجدی سے دریافت کرنے گیا کہ تو معلوم اپنے
کسیکو جانتا ہے جو وہ جاسوسی کو آیا ہو اور بخدا کہ مکہ مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جسکے پاس سے ایک نش مال
یا زیادہ اوس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہے) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپاویگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھسے صلح نکریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہیگی یعنے ایسا کبھی نہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کسیکو ایسا یہان
نہین دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون بلکہ یہان سے درمیان تیری اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہے اور اگر یہان سے
یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھسے کوئی مخفی نرہتا اور ایسا نہین ہے کہ مین تجھسے اوسکو پوشیدہ رکھتا مگر
ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ بجاے اونٹ بٹھانے بسبس و عدی
کے کیا کہ اون دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور شربہ پانی سے بھر کر پیا تھا بعد ازان یہان سے
پھر گئے پس ابو سفیان مناخ پر یعنے جس جگہ اون دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اون دونون کے اونٹون
کی مینگنیان اوٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اونمین سے خستہ خرما نکلا تو ابو سفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا
یہی چارہ ہے یہ لوگ محمد و اصحاب محمد کے جاسوس تھے مجکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بہت قریب ہین پھر وہان سے

اپنے قافلے کاروان کو پھیر کر رستہ کنار دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتہ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلی جاتی تھے
اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اوترتے تھے اور وہان کھانا کھاتے کھلاتے تھے اور اونٹون کو
نحر و ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنے چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون
پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجکو رویاے عاتکہ
یاد نہین ہے ہر آئنہ مین تو اوس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجکو بھی یاد ہے اس حال مین ابوجہل
اونکے پاس جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو اونہون نے کہا ہم خواب عاتکہ کا ذکر کرتے ہین ابوجہل
نے کہا کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سی کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اونکے مرد پیغمبر بنی
بنائے جاوین یہانتک کہ اونکی عورتین بھی پیغمبر بنی بنائی جاتی ہین یعنے اب اونکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین
اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتہ کرینگے
جو کچہ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئنہ ہمارے اونکی صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہی پھر اون دونون یعنے عتبہ و شیبہ
مین سی ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم پھر چلین تب ابوجہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے
پھر لوٹ جاؤگے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور اونسے قطع کروگے وحال آنکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکھون سے
دیکھتے ہو کہ عنقریب ہی اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمد اور اونکی اصحاب ہمسے مقابلہ کرینگے اور
غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہوگا آگاہ ہو بخدا کہ میرے ساتہ میری قوم سی ایک سو اسّی آدمی ہین جو خاص میرے
گھر والی ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب وہ بھی
کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب اون دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو
مفت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنی بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابوجہل شامت زدہ ہی اور قرابت محمد سے
اسکو وہ علاقہ نہین ہے جو ہمکو اونسے تعلق ہے وباوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اونکی ہمراہ ہے پس تو ہماری ساتہ
لوٹ چل اور اسکی باتون کو چھوڑ یہ سنکے شیبہ نے کہا اے ابوالولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے
تو واللہ ہمپر گالیان پڑینگی آخر وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ سب شام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ
جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سویا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب
دیکھا ہے اور مین اوس حالت مین کچہ سوتا کچہ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر
سوار آیا ہے اور اوسکے ساتہ ایک شتر بھی ہی اور وہ میری قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران
ربیعہ مارے گئی اور زمعۃ الاسود و امیہ بن خلف و ابوالبختری و ابوالحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف
قریش سی کہ اونکی بھی نام لیے یہ سب قتل ہوئے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنی بھائی سی چھوڑ ابھاگا

ابوجہل

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف خود نکلے ہو بعد ازان مین نے اوس سوار کو دیکھا کہ اوسنے اپنے اوس شتر کے جو اوسکے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اوسکو لشکر مین چھوڑ دیا پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جسمین کچھ خون اوسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابو جہل سے کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابو جہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول و مغلوب ہے ہم ہین یا محمد اور اصحاب اونکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے خواب مین شیطان تجھسے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تو نے دیکھا ہے خلاف اوسکے کل تو دیکھ لیگا کہ اکابر اصحاب محمد قتل کیے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علٰحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین تیری کیا رای ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور موافق قول عداس کی ہے واللہ ہمسے عداس نے جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمدؐ کاذب ہونگے تو ہر آئنہ عرب بہت ہین بجای ہمارے اونکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے پر البتہ اونکے نزدیک بہترین عرب ہونگے اسلیے کہ ہم اونکے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے ولیکن ایسا ہوسکتا ہے کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے کہ ابو جہل آیا اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو اونہون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو خیال نہین کرتا کہ خواب عاتکہ اور رویاے جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابو جہل نے کہا واللہ تم اپنی قوم کو رسوا اور اونسے قطع کرتے ہو اونہون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی قوم کو بھی ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابو سفیان اپنے کاروان کو وہان سے بچا کر نکال لیگیا اور اونکے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امرئ القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے آیا تھا اور ساتھ تھا اوسکو ابو سفیان نے طرف قریش کے جو مکے سے کمک کیلیے چلے تھے روانہ کیا تا اون لوگون کو پھیر لیجاوے اور اونسے کہدیوے کہ کاروان تمہارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب کے قابو مین نہ ڈالو یعنے اپنی جانون کو اونکے ہاتھون مین نہ دو کیونکہ سواے اسکے تمہاری حاجت نتھی بلکہ تم واسطے حمایت و حراست اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حق تعالی نے اوسکو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانے سے انکار کرین تو چاہیے کہ ایک خصلت یعنے اس ایک بات سے تو انکار نکرین کہ گانیون کو اپنے ساتھ سے پھیر دیوین اسلیے کہ جنگ مین گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جاکر قریش کو پیغام پہونچایا اور اونکو فہمایش کی مگر اونہون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ البتہ گانیون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر اون کنیزان کو جحفہ سے پھرا دیا اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدہ مین ابو سفیان کو مل گیا (اور ہدہ سات میل پر ہے عقبہ عسفان سے

اور اونتالیس میل ہے مکہ سے) پھر اوسنے ابو سفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اوسنے کہا واقوماہ
یعنے افسوس ہی حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہے کہ پھر جانا اوسکو ناگوار ہوگا پس ہر آئینہ اونہی لوگون کی سرکشی
اور خود سرکشی کی کہ یہ سراسر منقصت و شامت ہی کیونکہ اگر اصحاب محمد اس گروہ کو پا جاوینگے تو سکے تک ہمارا
پیچھا کرینگے اور راوی کہتے ہین کہ وہ گانیوالی جو لشکر ابو جہل کی ہمراہ آئین تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو
بن ہشام اور کنیز امیہ بن خلف تھی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابو جہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز
نہ پھر جاوینگے جب تک داخل بدر نہونگے اور اون دنون بدر مین موسمہای جاہلیت سی موسم یعنے مجمع تھا
کہ عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابو جہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب سنین
یعنے ہمارے ارادے اور اولو العزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو
ذبح کرین اور لوگون کو کھانے کھلاوین اور شرابین پیین اور گانیون کا گانا سنین تاکہ عرب یہ حشمت و
شوکت ہماری دیکھکر ہمیشہ ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرینگے اور ایسا ہوا کہ جسوقت قریش مکہ سے
روانہ ہوے تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان بن حرب کے روانہ کیا تا اوسکو اونکے
کوچ و روانگی اور جمعیت لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف رستہ ہوگیا ابو سفیان سے اسلیے کہ ابو سفیان
دریا کی ترائی گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سی جحفہ مین آکر ملگیا اور وہان کلام ابو جہل کا
سنا وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اونکو یعنے ابو سفیان وغیرہ کو تیری
کچھ پروا نہین ہی پس جو شخص بدلہ پانا عنقریب دیکھکر بلا عوض لینے کے پھر جاویگا البتہ وہ کمزور و ناتوان ہی
آخر فرات نے ابو سفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہو لیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہوکر پا پیادہ
بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آجکے دن سے زیادہ کوئی امر نحوست مین نے نہین دیکھا بے شبہ فال حنظلیہ کی نحوس
و نامبارک ہی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن جعفر نے ام بکر بنت المسور
سی اوسنے اپنے باپ سی اونہون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا
اوسنے کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمہارے کاروان کو بچا لیا اور تمہارا مال بامن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن
نوفل تمہارے سردار کو سلامت رکھا حالانکہ تم اسیواسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اوسکے مال کی حفاظت کرو
سو خدا نے اوسکو محفوظ رکھا اب سوا اسکے نہین ہی کہ محمد ایک شخص ہے تم مین سے اور وہ تمہارا خواہر زادہ
ہی اگر وہ نبی ہے تو تم لوگ اوسکے سبب بڑی سعید و نیکوکار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہی تو اوسکے قتل کے لیے
متولی ہونا تمہارے قافلے کا بہتر ہے اس سے کہ تم اپنے خواہرزادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہے کہ تم پھر جاؤ
اور الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تمکو کیا ضرورت ہے کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اس شخص کی کہنے سے خروج کرتے ہو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہے اور بہت جلد اونکو فساد مین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نی اوسکی اطاعت کی اور اوسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اونمین مطاع و معزز تھا اور وہ سب اوسکو مؤتمن و معتمد جانتے تھے تب اون لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکر یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اوسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہے پھر جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے یا اگر مر جاوے تو اوسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلین گے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر جب ان لوگون کو پھرتے ہوے بمقام ابوا صبح ہوئی اوسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نتھا راوی لکھتا ہے کہ یہ سب بنی زہرہ ۱۰۰ سو آدمی تھے یا ۱۰۰ سو سے کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہے کہ کم از ۱۰۰ سو تھے، اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نی بالواسطہ روایت کی ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اونہون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیہ لفت یعنے لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا تو بنو عدی دریا کے کنارے مکہ کیطرف پھر چلے ناگاہ ابوسفیان اونکو مل گیا اوسنے کہا اے بنو عدی تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو یہ کیا ماجرا ہے اونہون نے کہا تونے ہی قریش سے کہلا بھیجا کہ مکے کو پھر جاؤ پس جسکو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جسکو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ چلا گیا چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا، اور بعضون نے کہا ہے کہ ابوسفیان نے بنی عدی سے بمقام مرّ الظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور **واقدی** نے کہا کہ بنو زہرہ جحفہ سے پھر گئے تھے مگر بنو عدی راستے ہی سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مرّ الظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم تاریخ چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ روانہ ہوے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تھامہ یعنے پستی و ترائی کی طرف سے آیا اوس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچہ حال ابوسفیان بن حرب کا معلوم ہے اوسنے کہا مجھے ابوسفیان کا حال کچہ معلوم نہین ہے تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہو کر سلام کرو اوسنے کہا کیا تمہارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہے اونہون نے کہا ہان اوسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہے لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اوسنے کہا اگر تو صادق ہے تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہے اوسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بولا او بڈھے تو نے اس اونٹنی سے مجامعت کی ہے تو وہ تجھسے حاملہ ہے چنانچہ آنحضرت صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا کہ اوس سے منہ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوے اور شب چارشنبہ نیمہ شہر رمضان کو روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی (یعنے نماز شب) **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا

مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن عبدالعزیز نے ابان بن صالح سے اونہون سعید بن المسیب سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے وتر مین رکوع سے سر اوٹھایا تو عند القنوت کافرون پر لعن کی کہ اللّٰھُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ اَبَا جَھْلٍ فِرْعَوْنَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اللّٰھُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ زَمْعَۃَ بْنَ الْاَسْوَدِ اللّٰھُمَّ وَاسْخِنْ عَیْنَ اَبِیْ زَمْعَۃَ بْنِ مَعَۃَ اللّٰھُمَّ وَاَعْمِ بَصَرَ اَبِیْ زَمْعَۃَ اللّٰھُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ سُھَیْلَ اللّٰھُمَّ انْجِ سَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے اے میرے پروردگار تو ابوجہل کو نچھوڑ کہ وہ فرعون اس امت کا ہے اے پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نچھوڑ اے پروردگار تو ابوزمعہ کی آنکھون کو رولا زمعہ کے مارے جاوے سے اے پروردگار ابوزمعہ کی آنکھین اندھی کر اے پروردگار مخلصی نہ دے سہیل کو اور اے پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست عقیدت کو یعنے بیعقلون اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے اوسدن تو دعا نکی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا ولیکن جب وہ بعد وقعہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ کیا کہ مدینے کو جاوے مگر قید کیا گیا اوسوقت حضرت علیہ السلام نے اوسکے حق مین دعا فرمائی اور سعد بن المسیب راوی نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا کہ یہ روحا سجاسج ہے یعنے یہ وادی روحا تمام وادیون عرب سے افضل ہی اور راوی کہتے ہین کہ خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت صلعم نے بدر کیطرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جا ملے اور خبیب اوسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب مین سراپا مقنع یعنے چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اوسکو زیر خود سے یعنے خود کی جھالر مین سے پہچانا اور طرف سعد بن معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہی اونہون نے عرض کی ہان یارسول اللہ یہ وہی ہی تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اوس سے اور قیس بن الحرث سے کہ لوگ اوسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے ہو اون دونون نے کہا تم ہمارے خواہرزادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہی وہ ہرگز ہمارے ساتھ نچلے تب خبیب نے کہا بتحقیق کہ میری قوم مجھکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفاکش اور بڑا دشمن کش ہون پس مین آپ کے ساتھ ہوکر واسطے حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہوسکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر تب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور ہوا تو عرض کی کہ اب مین اللہ رب العالمین کا

اسلام

اسلام لایا یعنے خالصاً للہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بے شبہہ رسول اللہ ہو پس آن حضرت علیہ السلام مسرور ہوے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اوسنے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری و مردانگی کی اور قیس بن الحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آن حضرت علیہ السلام نے بدر سے مراجعت فرمائی اوسوقت قیس بھی اسلام لایا بعدازان حاضر اُحد ہوکر شہید ہوا اور **راوی** کہتے ہین کہ جب آن حضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوے تو ایک دو دن روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نکیا بعدازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا دی کہ اے گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہے تم بھی افطار کرو*

ذکر آمد لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم با اصحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے **روایت** کی ہے کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوچکے اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کی پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوے اور کلام پسندیدہ کیا بعدازان عمر رضی اللہ عنہ اوٹھے اونہون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یارسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ بڑے معزز ہین چنانچہ جیسے انکی عزت اور انکا غلبہ ہے کبھی ذلیل و مغلوب نہین ہوے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لاے اور واللہ انکے معزز لوگ کبھی اسلام نلاوینگے اور ضرور آپ سے مقاتلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے سامان مین مستعد ہوجیے اور اپنی تیاری کیجیے بعدازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہوکر عرض کی یارسول اللہ آپ واسطے امتثال امر خدا کی تشریف لیچلیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہین گے جو بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہی تھین اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنے موسے علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا مربی یعنے ہارون جاوے پھر تم دونون ملکر مقاتلہ کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ مقاتلہ کرنیوالے ہین اور قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے ہم چلے جاوینگے (اور برک الغماد نام مقام ہے عقب مکہ پر پانچ منزل ہے اور وہ درمیان ساحل یعنے اوس ترائی کے ہے جو دریا سے ملی ہے اور یہ مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہے) یہ کلام مقداد سنکے حضرت نے فرمایا تو خیر پر ہے اور اونکے لیے دعاے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیرا بعدازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے مشورہ دو اور اس گروہ سے مراد انصار تھے اور حضرت علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سواے درمیان مدینے کی

بیرون مدینہ نصرت کرنے کو نجاوینگے اسلیے کہ اونھون نے حضرت سے شرط کرلی تھی کہ جسمین نبیچ سے یا جن سے
ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست وحمایت کرتے ہین اوسیطرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اوسکا حال یہ تھا
کہ وہ لوگ ہمیشہ حصن مدینہ سے لڑتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اسیلیے حضرت نے اونکی طرف خطاب کرکے
فرمایا کہ مجکو مشورہ دو اوسوقت سعد بن معاذ اوٹھکہ کھڑے ہوے اور عرض کی کہ مین انصار کیجانب سے جواب
دیتا ہون کہ یارسول اللہ گویا کہ آپ کے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہے فرمایا سچ ہے تب معاذ نے
کہا اگر آپ ایسے امر کے لیے خروج کرین کہ شاید اوسمین وحی آپ کو نہ آئے یعنے اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج
کرین تب بھی ہم ہمراہ آپ کے حاضر ہین اسواسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہمنے آپ کی
تصدیق کی اور ہمنے گواہی دی ہے اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہے اور ہمنے آپ کو
قول وقرار دیا ہے اور سمع وطاعت پر عہد کیا ہے یعنے فرمان آپکا بگوش جان سنینگے اور بسر وچشم
بجالاوینگے پس آپ چلیے جہان آپکا ارادہ ہو قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر پیش آوے
یہ بحر یعنے دریاے سمندر اور آپ اوسمین درآوین تو ہم بھی اوسمین آپ کے ساتھ گھس جاوین اور ہم مین سے
کوئی باقی نرہجاویگا پس آپ جس سے چاہیے مواصلت کیجیے اور جس سے چاہیے مباینت کیجیے یعنے جسکو
الاتفاق ناآشنائی ۱۲ — قطع وجدائی ۱۲
چاہیے نزدیک کیجیے جسکو چاہیے دور کیجیے اور ہمارے مال مین سے جسقدر اور جو چاہیے لیجیے اور جو کچھ آپ
لیوینگے وہ ہمارے نزدیک اوس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری
جان ہے مین اس سفر پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اس جنگ کا معلوم ہے اور ہمکو اوسکا خوف بھی نہین ہے اگر
کل کے روز دشمن ہمسے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے ثابت قدم ہین
کیا بعید ہے کہ حق تعالے ہمسے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلاوے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہون اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمیر بن قتادہ سے اونھون نے محمود بن لبید سے
کہ سعد نے کہا یارسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینہ مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین کہ ہم آپ کی چاہ کرنے والے
اونسے زیادہ نہون گے اور آپ کی اطاعت کرنے والے اونسے زیادہ نہونگے یعنے وہ لوگ ہمسے زیادہ آپکے
محب اور مطیع ہین اور جہاد مین اونکو بڑی رغبت ہے اور نیت اونکی خالص ہے (یعنے جہاد اونکی بطمع غنیمت
نہین ہے) پس اگر اونکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے
نرہجاتے ولیکن اونکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہے سواب ہم آپ کے لیے ایک شامیانہ
یہان ایستادہ کردیتے ہین اور آپ کی سواریان یعنے اسپ وناقہ بھی اسی جگہ تیار ومہیا کردیتے ہین بعد ازان
ہملوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ تعالے نے ہمکو دشمنون پر غالب فیروزمند کیا تو یہ عین

ہماری تمنا ہے جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر مبادا امر دگرگون ہوا تو آپ ان سواریون پر فوراً سوار ہو کر اون لوگون سے
جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنے وہ آپ کی اطاعت و اعانت مین ہمسے زیادہ جد و کوشش کرینگے) حضرت نے
یہ کلام سعد سنکے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور فرمایا اے سعد حق تعالے چاہیگا تو ہمین بہتری کریگا (یعنے جو کچہ تم
کہتے ہو ضرورت اوسکی نہوگی) **راوی** کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوے تو رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ برکات خدا کی تحت اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آئینہ حق تعالی نے دونون گروہون مین سے ایک کا مجھسے
وعدہ کیا ہے (یعنے یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تاراج کاروان ابوسفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتل گاہ قوم کو دیکھتا ہون
اور سعد نے کہا حضرت نے ہمکو اوس روز اونکی قتل گاہون کو دکھلایا کہ یہ مقتل فلان کا ہے اور یہ قتل گاہ فلان
کی ہے اور سوا اسکے ہر ایک کی قتل گاہ کو بتا دیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بالضرور قتال ہوگی
اور عیر یعنے کاروان ابوسفیان کا چھوٹ جاویگا و بسبب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبکو امید فتح حاصل تھی اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابو اسمعیل بن عبد اللہ بن عطیہ بن عبد اللہ بن انیس نے
اپنے باپ سے سنکر کہ اوسی روز سے یعنے جس روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری نشانہاے
لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینے سے چلے تھے تو کوئی
علم منعقد یعنے تیار نتھا پھر حضرت نے روحا سے کوچ کیا اور مضیق تنگ راستہ یعنے درہ کوہ سے چلے اور درمیان
ہندی تنگ و تیدی ۱۲
خیبر تین کے پہونچے اور ما بین دونون موضع خبیرہ کے نماز پڑھی و بعد ازان داہنی طرف روانہ ہوے پھر بائین
طرف وادی کا راستہ لیا جب ضیق المعترضہ پر پہونچے تو وہان سے ثنیۃ المعترضہ مین داخل ہوے یہانتک کہ مقام
تیا پر پہونچے اور وہان سفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور قتادہ بن النعمان الظفری
ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبد اللہ بن کعب المازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے چنانچہ جب سفیان الضمری
مقام تیا پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہے تب ضمری نے کہا بلکہ تم کہو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتا تو
ہم تجکو بتاوین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہے یعنے کیا یہی شرط ہے کہ مین بتاؤن تو تم بتاؤگے
فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر
معلوم ہوئی ہے کہ وہ لوگ فلان روز و فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوے ہین پس جسنے مجھے خبر دی ہے اگر
وہ سچا ہے تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا کہ ہمسے خبر
محمد اور اونکے اصحاب کی بیان کر اوسنے کہا مین نے خبر پائی ہے کہ یہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین
اگر مخبر سچا ہے تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت علیہ السلام
نے فرمایا ہم اس چشمہ سا سے آئے ہین اور ہاتہ سے اشارہ طرف عراق کے کیا تو ضمری اس اشارہ سے باشندہ عراق سمجھا

بعدازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوے اور دونون فریق مین سے کوئی یعنے فرقۂ مسلمین و فرقۂ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نتھا اسلیے کہ اونکے درمیان مین بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آن حضرت صلعم نے مقام دبہ مین نماز پڑھی بعدازان سیر مین جاکر نماز پڑھی پھر ذات اجدال مین نماز پڑھی بعدازان خیف عین العلا مین پھر خبیرتین مین نماز پڑھی بعدازان وہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہے لوگون نے کہا مسلح و مخرئ نام ہے فرمایا ان دونون پر کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت خبیرتین کے قریب سے پھر گئے اور روانہ ہوے یہان تک کہ مقام خیرف کو طے کیا اور اوسکو بائین طرف چھوڑتے ہوے معترضہ مین پہونچے وہان پر بسبس و عدی بن ابی الزغبار خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور یہ دونون جو کہ بنا بر استخبار بھیجے گئے تھے تو دونون نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آن حضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشار شب جمعہ کو مقام کیا اور تاریخ سترھوین رمضان کی تھی چنانچہ آن حضرت صلعم نے وہان سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمۂ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف ظریب کے جاؤ امید ہے کہ نزدیک اس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہے وہان خبر پاؤ گے اور قلیب چاہ ہے زیر ظریب اور ظریب پہاڑی ہے پس یہ لوگ جانب ظریب کے گئے چنانچہ اون لوگون نے اوس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم نے بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا اونکے ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے ملاقات کی تو اکثر اونمین سے بھاگ گئے اور اون بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پہچانا گیا عجیر تھا کہ پہلے اوسی نے قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور آکر پکارا اے ال غالب یہ ابن کبشہ یعنی محمد صلعم اور اصحاب اونکے آگئے ہین اور تمہارے سقون کو گرفتار کرلیا ہے یہ خبر سنکر تمام لشکر گھبرا گیا اور ہل چل پڑ گئی حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے مین گوشت شتر کا کباب بریان کر رہے تھے ناگاہ ہمنے یہ خبر سنی تو کھانا ہمسے چھوٹ رہا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد مین کسیکو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہو جیسا مین اپنے آنے مین پشیمان ہون و ہر آئنہ کاروان ہمارا تو بچگیا اور ہم اس قوم کی طرف انکے ملک مین انہین پر سرکشی کرتے ہوے آئے ہین پھر اوسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت و پیروی کرتا ہے وہ بے عقل ہے اے ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہے کہ یہ قوم ہمپر شب خون مارینگے مین نے کہا البتہ مین بھی اس سے امین نہین ہون اوسنے کہا اے ابو خالد پھر تیری کیا راے ہے مین نے کہا ہم لوگ تمام شب حراست و بیداری کرین اہمین تمہاری جو راے ہو عتبہ نے کہا یہ راے بہت خوب ہے حکیم نے کہا پس ہمنے رات بھر

تا صبح نگہبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہے کہ وہ قتال کرنا محمد اور اونکے اصحاب سے بچاتا ہے یہ بات نہایت تعجب کی ہو کیا تم لوگون کو یہ گمان ہے کہ محمد اور اونکے اصحاب تمہارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بخدا کہ مین اپنی قوم کو علیحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابوجہل ایکطرف ہوگیا اور اوسوقت ترشح بارش کی ہورہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہے اور عقل اسکی زائل ہے وحال آنکہ اصحاب محمد نے تمہارے سقون تک کو گرفتار کر لیے ہین غرض اوس شب کو جو کہ یسار غلام عبید بن سعید بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج و ابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوے تھے تو یہ سب پیش نبی صلعم حاضر کیے گئے اور حضرت اوسوقت مصروف نماز تھے چنانچہ اون غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش کے اونہون نے ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اونکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ سچ ظاہر کرین کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اونکو مارنے لگے پھر جب اون غلامون کو ایذا مار کی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ کاروان ان ٹیلون کے تلے ہے آخر جب اون غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زد و کوب سے ہاتھ روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اون غلامون نے تمسے سچ کہا تو تم اونکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام ہمسے بیان کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین در حقیقت قریش اپنی کاروان کے بچانے کو آئے ہین کہ اوسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اون سقون کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا قریش کہان ہین اونہون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین فرمایا وہ لوگ کتنے ہونگے اونہون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اونہون نے کہا ہم شمار اونکا نہین جانتے فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اونہون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین ایک روز نو اونٹ تب آپنے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر آنحضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ مکے سے کون کون چلا ہے اونہون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اونمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو یہ سنکر آنحضرت صلعم لوگون کی جانب متوجہ ہوے اور فرمایا ھٰذہ مَکَّۃُ اَلْقَتْ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا یعنے مکے نے اپنے کلیجے کے ٹکڑون کو سامنے ڈال دیا ہے اس سے کنایہ ہے کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان پھر حضرت نے اون غلامون سے پوچھا کہ کوئی ان قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہے وہ بولے ہان ابی بن شریق بنی زہرہ کو پھیر لیگیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق اونکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات جانتے ہین اوسکو دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر اون غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہے وہ بولے ہان بنو عدی بن کعب بھی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دربارۂ منزل و مقام یہانکے تمہارا کیا مشورہ ہے اوسوقت حباب بن المنذر نے عرض کی یارسول اللہ آپ فرمائیے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہے کہ خدا نے آپکو یہان اوترنیکا حکم کیا ہے تو ہمکو سزاوار نہین ہے کہ ہم یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ رائے سے ہے تو جنگ خدع و مکید ہے یعنے لڑائی مین چال کرنا اور دھوکا دینا ہے اسصورت مین یہ مقام اوترنے کا نہین ہے بلکہ آپ ہم سب کو قریب چشمۂ قوم کے لیچلیے کہ مین وہان سے اور وہان کے کنوؤن سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہے مین اوسکو پہچانتا ہون کہ اوسکا پانی بہت شیرین ہے اور اوسمین بہت پانی ہے کہ وہ کم نہین ہوتا بس وہان ہم ایک حوض بناکر بھر لینگے اور اوسمین شربی اور کٹوڑے چھوڑ دینگے پھر اوسمین سے پانی پیئین گا اور لڑینگے اور اوس کنوے کے سوا اور جو کنوے ہین اونہین بند کردینگے اور **واقدی** نے بواسطہ راویون کے بیان کیا کہ اوسوقت یعنے وقت مکالمہ حباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے اور کہا رائے وہی ہے جسکا مشورہ حباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حباب تیرا مشورہ موافق رائے کے ہے پس حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور جو جو کچھ حباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور **واقدی** نے بواسطہ عبید بن یحیے وغیرہ کے **روایت** کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اوسمقام سے کوچ کیا تو حق تعالے نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہم لوگون کو چلنا اوسپر بہت آسان ہوا اور قریش کیطرف تمام کیچڑ ہوگئی کہ اونکو چلنا دشوار ہوگیا اور درمیان فریقین کے ٹیلہ ریگ کا حائل تھا **راوی** کہتے ہین کہ اور اوس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ سب خوب سوئے اور بارش نے اونکو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اوس شب کو ہمپر ایسی نیند غالب ہوئی کہ مین ہر چند اپنے تئین سخت و مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اوٹھنے کی نرکھتا تھا اور یہی حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا مین نے اپنے تئین دیکھا یعنے اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے کچھ خبر نہوتی یہانتک کہ مین گر پڑتا اور اسیطرح رفاعہ بن رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی تو مجکو احتلام ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری سقون کے اسطرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ دونون گرد لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور بیان کیا یارسول اللہ قوم مشرکین بہت مضطر اور خوف زدہ ہین اگر اونکے گھوڑے بولتے ہین تو اونکے منہ پر مارتے ہین کہ اونکے بولنے پر تاخت

مسلمین سے اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اسکے آسمان اونپر شدت کی بارش برسا رہا ہے وبعد ازان جب صبح ہوئی تو منبہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کے ہین مجھے معلوم ہوا کہ محمد ہمارے یہان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کرکے لایا ہے **شعر** لَمْ يَتْرُكِ الْجُوعُ لَنَا مَبِيتًا + لَا بُدَّ اَنْ نَمُوتَ اَوْ نُمِيتَ یعنے گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے ندیا ضرور ہے کہ ہم مرجاوین یا مارین یعنے سوائے جنگ کے چارہ نہین ہی ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول منبہ بن الحجاج یعنے لَمْ يَتْرُكِ الْجُوعُ لَنَا الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اونسے کہا قسم ہی زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اوس شب کو دس اونٹ نحر کیے تھے اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کوہان وکلیجی اور پسندے بریان کرتے تھے اور شب خوف سے خوف زدہ تھے پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اوسوقت مین نے منبہ سے سنا کہ بعد پھیلنے روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہے اور مین نے اوس سے یہ کہتے ہوئے سنا لَمْ يَتْرُكِ الْخَوْفُ لَنَا مَبِيتًا + لَا بُدَّ اَنْ نَمُوتَ اَوْ نُمِيتَ یعنے ہمکو خوف نے نچھوڑا کہ ہم شب گذاری کرین ضرور ہے کہ ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے مقابلہ کرین تو تم اپنے ان جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سی خوب مقاتلہ کرو کیونکہ اگر ہم اونکو یہان سی مکہ مین بجا لیجاوینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہوکر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے ✤ ✤

ذکر نزول لشکر اسلام قریب بچاہ بدر وترتیب صفوف وآمد لشکر قریش

اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اونہون محمود بن لبید سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوے تو حضرت کی لیے ایک عریشہ سائبان شاخہائے خرما سے تیار کیا گیا اور اوسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوے اور اندر اوس عریشہ کے جناب رسالت مآب مقیم ہوے اور حضرت کے پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ یحیے بن عبد اللہ بن ابی قتادہ کے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اونہون نے کہا کہ قبل آنے قریش سے رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اوسوقت قریش آپہنچے اور رسول خدا صفوف اصحاب آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اوسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اوسمین آبخورے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اوس سے سیراب ہون اور رسول خدا صلعم نے علم لشکر مصعب بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اوس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جس جگہ رسول خدا نے برپا ہونا علم کا چاہا تھا اور بتایا تھا وہان لیجا کر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوے ملاحظہ صفوف کر رہے تھے

پس حضرت نے رخ صفوف کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عدوۃ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اوترے تھے (نہر یا وادی کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اوترے تھے وہ عدوہ وادی جانب شام تھا اور جدہر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اوسوقت اصحاب مین سے ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ اگر نزول آپکا اسمقام پر بموجب وحی الٰہی کے ہے تو آپ اوسکو بجا لائیے ورنہ میری رائے یہ ہے کہ آپ بالائے وادی صعود کیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے آتی ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی نصرت کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا اب تو مین اپنی صفون کو مرتب کر چکا اور علم لشکر قائم کر چکا اب اسکو مین نہ بدلونگا بعد ازان حضرت نے اپنے پروردگار سے دعائے نصرت کی اوسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوئے اور یہ آیت لائے اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ یعنے جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اوسنے تمھاری فریاد سن لی کہ ضرور مین تمھاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے راوی نے کہا مراد مردفین سے بعد بعض کے بعض ہے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عُروہ بن الزبیر سے روایت کی اونھون نے کہا کہ اوس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب و تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا حضرت نے چوبدستی اوسکے پیٹ مین لگا کر اوسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے سواد صف سے ملجا اسود نے کہا آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض قصاص دیجیے حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے اوسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اوسپر بوسہ دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تو نے کیا باعث اسکا کیا تھا اوسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے قتل کا اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپ سے معانقہ کرون اور راوی کہتے ہین كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يُسَوِّي الصُّفُوْفَ وَكَاَنَّمَا يُقَوِّمُ بِهَا الْقِدَاحَ یعنے اوس روز رسول خدا صلعم نے صفون کو جو بندی سے برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے نیزے گڑے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا کہ اوس سے تیر راست کرین اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی اود سے روایت کی اوسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے مین فرماتے تھے بینا اَنَا اَمِيْحُ فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ (امیح بمعنی استقی یعنے پانی بھرتا تھا و متح بمعنی ڈول نکالنا) یعنے ہنگام در پیش جنگ بدر کے مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ مین نے ویسی شدت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی بھی سوائے پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی بھی سوائے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صرصر اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون سے ہمراہ
رسول خدا صلعم حاضر ہوئے اور صرصر ثانی میکائیل علیہ السلام باجماعت ہزار ملائک داہنے رسول خدا صلعم اور ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے نازل تھے اور صرصر ثالثہ اسرافیل علیہ السلام باجمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت کے آئے اور مین بھی
بائین طرف موجود تھا پھر جسوقت حق تعالی نے مشرکین کو شکست دی رسول خدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے پر سوار کیا
تو وہ میری سواری مین اڑ گیا اور جب وہ دفعتہً چل نکلا تو مین اوسکی گردن پر آپڑا اوسوقت مین نے اپنے پروردگار سے
دعا کی تو اوسنے مجھے گرنے سے روک لیا تا آنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام تھا مین تو صاحب غنم تھا
یعنے بکریان چرانے والا تھا پھر مین جب سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہان تک کہ میرا ہاتھ نیان تک یعنے
تا بغل خون مین رنگین ہوگیا **راوی** کہتے ہین کہ اوس روز میر میمنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور افسر سواران
مشرکین کا زمعہ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہے کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام افسر تھا اور انکے
لشکر میمنہ پر ہبیرۃ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگردہ لشکر میسرہ زمعہ بن الاسود تھا اور بعض نے کہا میمنہ پر
حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے دوسرے طرق سے **روایت**
کی ہے کہ روز بدر لشکر نبی صلعم مین نہ میمنہ والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرہ لشکر
مشرکین کا تھا کہ ہمنے اوسمین بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ نے عمر بن حسین سے اونہون نے کہا کہ روز بدر علم
لشکر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لواء جماعت
خزرج حباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اوس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی تین
نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا (نام قبیلہ) نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار
طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ
بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اونکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے
اور اوس خطبے مین ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اوس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حق تعالی نے
آمادہ کیا ہے اور مین تمکو منع کرتا ہون اوس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہے و ہر آئنہ شان خدائے
عزوجل بہت عظیم ہے وہ تمکو حکم بحق کرتا ہے اور تمسے راست بازی چاہتا ہے اور اہل خیر کو جزائے خیر علے قدر مراتب
اونکی اپنے پاس سے عطا کرتا ہے اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اوسی ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اوسیمین وہ باہم یکدیگر
تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا مگر اوس شخص سے
جو اوسکو خالصاً لوجہ اللہ یعنے واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور ہر آئنہ مقامات خوف و خطر مین صبر وہ شی ہے

کہ اوسکے سبب خدا دفع رنج کرتا ہے اور سبب اوسکے غمون دنیا سے نجات دیتا ہے اور اوسی سے تم نجات آخرت حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ تمہارے درمیان نبی خدا کا موجود ہے کہ ڈراتا ہے تمکو غضب خدا سے اور حکم کرتا ہے تمکو رضاے خدا کا پس لازم ہے کہ تم شرم و حیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ حق تعالے تمہارے ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تمپر غضب نازل کرے یعنے تم شرم و لحاظ رکھو اوس کام سے جسکے سبب تمپر غضب نازل ہو چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنے غضب خدا بہت بڑا ہی تمہارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر۔ اے قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حق تعالے تمکو جس کام کا حکم کرتا ہی اپنی کتاب مین اور جو نشانیان دکھلاتا ہی تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہی تمکو بعد ذلت کی پس چاہیے کہ اوس سے متمسک رہو یعنے اوسکو مضبوط تھامے رہو تو اوسکے سبب پروردگار تمہارا تمسے راضی رہیگا اور ان مقامون مین تم اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق اوسکی رحمت و مغفرت کی ہو جسکا تمسے خدا نے وعدہ فرمایا ہے وہر آئنہ وعدہ خدا برحق ہے اور قول اوسکا واقع ہے اور عذاب اوسکا سخت ہی اور سوا اسکے نہین ہی کہ ہم تم سب سامنے خدای حی القیوم کے حاضر ہین اور اوسیطرف ہماری پشت پناہ ہی اور ساتھ اوسکے اعتصام ہی یعنے ہم اوسکے دست بداماں ہین اور اوسی پر ہم توکل رکھتے ہین اور اوسیکیطرف پھر ہماری بازگشت ہی پس خدا یتعالے ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمرو بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوی دیکھا اور پہلی جو شخص نظر آیا وہ زمعہ بن الاسود تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور پیچھے اوسکے اوسکا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے دینے لگا اور اس سے ارادہ اوسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے فر و شکوہ کی نمود کرے اوسوقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی ایک گروہ کا دونون گروہون مین سے یعنے غنیمت عیر یا فتح یا تا لشکر مشرکین پر وحال آنکہ وعدہ تیرا خلاف نہین ہوتا ہے اے میرے پروردگار یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوے تجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین تیرے رسول کی اے میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے اور اے میرے پروردگار تو اونکو کل صبح کو شکست دی اور ہلاک کر اور اوسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہے تو صاحب شتر سرخ مین ہے اگر قوم مشرکین اوسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب گذر لشکر قریش کا طرف ایما بن رحضہ کی ہوا تو اوسنے اپنے بیٹے کو دس جزائر یعنے کھانے کے اونٹ دیگر بطریق ہدیہ جانب

قریش کو روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمہاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون کہ ہم لوگ
تمہاری کو مک کیواسطے مستعد ہین اور ہم اپنے اس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے
صلہ رحم کیا یعنے قرابت کو قائم رکھا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہے زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا
آدمیون سے ہے تو ہمکو اونسے کچھ ضعف و عجز نہین ہے یعنے ہم اونکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمدؐ کے
خدا سے ہے تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف
بن ایما بن رحضہ سے **روایت** کی ہے کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو صلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی
بات محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ موکل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوے ہماری طرف
گذرے تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اونکے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے
پیچھے سے میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا اونہون نے اونٹون کو ذبح کر کے سب قبیلون مین
تقسیم کر دیا بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اوس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ
اوس سے پوچھا ای ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس آئی مین مجبور تھا
تب میرے باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہے کونسا امر تجکو مانع ہے کہ تو لوگون کو پھیر لیجاوے اور اپنے حلیفون کے
خون کا تحمل کر یعنے تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اونکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے دیدے
اور بدلہ اوس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لیے گئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ
ان لوگون کو محمدؐ اور اونکے اصحاب سے سوای اس بات کی اور کچھ دعوی و طلب نہین ہے اور ای ابو الولید واللہ یہ لڑائی
تم لوگ محمدؐ اور اونکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی الزناد
کے ابی الزناد سے **روایت** کی اونسے کہا ہمنے کسیکو ایسا نہین سنا کہ سوای عتبہ بن ربیعہ کے کوئی بغیر صرف زر سردار
قوم بنا ہو یعنے عتبہ محض بہ حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمدؐ بن جبیر بن مطعم سے **روایت** کی اونہون نے کہا جب قوم
بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اوسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس قریش کے بھیجا یعنے
برای اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاؤ اسلیے کہ مرتکب ہونا اس امر کا
یعنے جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہے اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور اسیطرح جنگ کرنا
ہمارا تمہارے غیر سے مجھے خوشتر ہے اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سنکر حکیم بن حزام نے کہا کہ اس شخص ذی انصاف
پیش کیا ہے چاہیے کہ اوسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کے پھر اوسپر نصرت و ظفر نپاؤگے یعنے پھر ایسا موقع
اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ نہ آویگی تب ابوجہل بولا واللہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو انپر قابو و دسترس دیا تو اب ہم

ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد معاینہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور راوی کہتے ہین
کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوے اور اون لوگون مین حکیم بن حزام بھی تھا
تب مسلمین نے قصد اونکے تخلیہ یعنے ارادہ اونکے دفاع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑو اونکو یعنے اونسے
مزاحم و متعرض نہو آخر وہ لوگ اوس چشمہ پر آئی اور اوسمین پانی پیا اور جس جس نے اوسمین سے پانی پیا وہ مارا گیا
سوای حکیم بن حزام کے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے
روایت کی ہے اونہون نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسلیے کہ ارادہ باریتعالی
مین اوسکے واسطے بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایک اوسوقت جب رسول خدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے
سامنے مردم چند قریش کے برآمد ہوے تھے اور وہ لوگ بقصد آن حضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت نے
سورہ یس پڑھکر مشت خاک اونکے سرون پر پھینکی پس اون مین سوای حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز بدر
جب مشرک وارد حوض مسلمین ہوے پس جو جو اوس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سوای حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو
اطمینان فی الجملہ حاصل ہوئی تو اونہون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا اندازہ وشمار لشکر
اسلام کا کرے چنانچہ اوسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی اوترا اور بلندی پر چڑھا اسلیے کہ
شاید مسلمانون کی کوئی مدد یعنے مردم دیدبان و جاے بلند دیدبانی یا کمینگاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور بیان کیا
کہ مسلمانون کی یہان نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچہ زیادہ تین سو آدمی ہونگی اور اونکے ساتہ ستر شتر اور دو گھوڑی
ہین بعد ازان اوسنے کہا ای گروہ قریش سختیان انکی موت کی اوٹھانے والیان ہین اور شتران یثرب موت
آنیوالی کے اوٹھانے والے ہین یعنے انکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارون کے
سوای کوئی جای امان و پناہ نہین رکھتے کیا تم انکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہین اور زبانین مانند زبان مار
کے لبون پر پھراتی ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹ چاٹتے ہین و اللہ مین ایسا نہین دیکھتا کہ کوئی انمین مارا جاوے
جب تک وہ کسیکو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد وشمار کے تم مین سے قتل کر لیوین گے یعنے جتنے وہ ہین
اوتنے ہی تم مین سے مارینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست بخیر نہین ہے پس چاہیے کہ اس بارہ مین تم باہم
مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے
اونہون نے بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اون لوگون نے ابو اسامۃ الجشمی کو
براے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اوسنے کہا وہان نہ مین نے جلد دیکھا نہ عدد نہ حلقہ نہ کراع یعنے نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت نہ جمعیت نہ گھوڑی
ہین و لیکن و اللہ مین نے اوس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کیطرف ارادہ پھر جانیکا نہین رکھتے ہین اور مین نے دیکھا

اوس قوم کو کہ وہ سب طالب موت ہین یعنے مرنے پر تیار ہین اور وہ اپنی تلوارون کے سوای اور کوئی جاے امن و امان
نہین جانتے ہین وبعدازان ابواسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اونکی کوئی کمینگاہ ہو یا اونکے دیدبان ہون کہ جاے
دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اوترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ وہان نہ
کمین ہے نہ دیدبان ہین اب جو تمہاری راے ہو مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
محمد بن عبداللہ نے زہری سے اونہون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے
پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ
کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد تو بزرگ قریش اور اونکا سردار ہے اور اونہین تو مطاع ہے کہ وہ سب تیرا کہنا
مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تو نے روز عکاظہ کیا تھا
(عکاظہ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اوس روز عتبہ سردار مردم تھا)
پس عتبہ نے کہا اے ابو خالد وہ کون امر ہے حکیم نے کہا تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو نخلہ
مین مارے گئے اور بدلہ اوس مال کا جو محمد کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لیگئے ہین تو اپنے ذمہ کر لے اور اپنے
پاس سے دیدے کیونکہ قریش سوای اس خون بہا اور عوض اوس لوٹ کے اور کچھ محمد سے دعوے وطلب نہین رکھتے ہین
تب عتبہ نے کہا مین نے اس بات کو قبول کیا اور تجکو اس بات کا گواہ کرتا ہون بعدازان عتبہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر
درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا اے قوم میرا کہنا مانو کہ محمد اور اصحاب محمد سے مقابلہ نکرو اور اس امر کو میرے سر
باندھو یعنے خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمے رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی و بدنامی میرے نام لگاؤ
کیونکہ اون لوگون مین بعضے وہ لوگ ہین جنکی قرابت ہمسے بہت قریب ہے اور علاوہ ہر شخص تم مین سے جو اپنے باپ
بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ موروث کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری رہیگی اور تم ان لوگون کے
قتل پر قادر نہوگے یہان تک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اوسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے وعلاوہ مین امین نہین ہون
اس بات سے کہ تمکو شکست و ہزیمت ہو اور تمکو اونسے دعوی وطلب نہین ہے بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو
اور بدلہ اوس کاروان کا جسکو اونہون نے تاراج کیا ہے یعنے نخلہ مین اور مین ذمہ اسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب
مجھپر ہے اے قوم اگر محمد کاذب ہین تو ذوبان عرب اونکو کافی ہونگے (ذوبان یعنے صعالیک عرب یعنے
عوام و غارتگران) اور اگر وہ بادشاہ ہے تو تم لوگ اپنے خواہرزادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہوگے
اور اگر وہ نبی ہے تو تم اوسکے سبب بہترین مردم ہوگے اے قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری راے کو
بیوقوفی نسمجھو پھر جب ابوجہل نے کلام عتبہ کا سنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سنکر پھر جاوینگے
تو وہ سردار قوم کا ہو جاویگا اسلیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہے اور وجاہت و نمودداری مین

سب سے بہتر ہے پس عتبہ نے کہا اے قوم مین تمکو قسم دیتا ہون خدا کی در بارہ ان لوگون کے جنکے چہرے
شمع کی مانند روشن ہین تو اونکو تم مقابل کرتے ہو اونکے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنے ان شمع رخون کو
کیون سامنے افعی شکلون کے کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہو کر
کہنے لگا کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اسلیے دیتا ہے کہ اوسکا بیٹا محمدؐ کے ساتھ ہے اور محمدؐ اوسکا ابن عم ہے
وہ نہین چاہتا کہ اوسکا بیٹا اور اوسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ واللہ تیرا جادو پھر گیا
اور جب دونون حلقے رکاب کے ملگئے یعنے دونون لشکر مقابل ہو گئے تو نامرد ہو گیا اور اب تو ہمارے درمیان سے
باز رہا جاتا ہے اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہے ایسا نہین ہو سکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان
ہمارے اور محمدؐ کے کچھ حکم فیصل کرے یہ سنکے عتبہ غضبناک و خشمگین ہو کر بولا اے مصفر استہ یعنے اے
گوز مارنے والے عنقریب تجکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد اور کون بڑا اصلح ہے اور قریب ہے
کہ قریش نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری رای تھی کہ مین نے امر کیا اور تو امّ عمرو کو لاولدی کی خوشخبری دے
بعد ازان ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنے عتبہ چاہتا ہے کہ
لوگون کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہے کہ سامنے اور عنقریب ہے اور یہ عتبہ
لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہے اور اوسنے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنے اوسکے خون بہا کا تحمل خود کیا ہے
اور اوسکو گمان ہے کہ تو اپنے بھائی کا خون بہا لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت
لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہو چکا ہے اوٹھ کھڑا ہو اور لوگون کے سامنے
اپنی شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کے خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ واعمراہُ اور ان حرکات سے ارادہ اوسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اوسکا حلیف تھا آخر وہ رائے لوگون کی جسپر اونکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد
ہو گئی یعنے بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہان سے نہ پھرونگا جب تک کہ اصحاب محمدؐ مین سے کسیکو قتل کرون
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کر دے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین در آیا
تاکہ اونکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی
آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہو گئی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے
روایت کی ہے اوسنے کہا جب ابوجہل نے لوگون کی رائے کو برہم کر دیا اور درمیان اونکے پہلے جو باعث
جنگ ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا پس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلے پر آیا تو اول جو اوس سے لڑنے کو
لشکر اسلام سے نکلے وہ مہجع موے عمر کے تھے چنانچہ عامر نے اونکو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھی جنکو حبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر بن الحمام
تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مین نے کسیون مین کسی سے
نہین سنا کہ وہ سوا ے حبان بن عرقہ کو کہتا ہو یعنے انصار مین سے جو اول قتیل ہے اوسکا قاتل سوا ے
حبان کے دوسرا نتھا اور **راوی** کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنی اپنی مجلس مین
عمیر بن وہب سے فرماتے تھے کہ اے عمیر تو ہی ہے کہ روز بدر اندازہ و شمار ہملوگون کا مشرکین کیجانب سے
کرتا تھا کہ بالا ے وادی چڑھتا تھا اور اوسکی نشیب مین اوترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا
کہ وہ گرد لشکر پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہے اور نہ دیدبان ہین
اوسنے کہا ہان واللہ یہ سچ ہے یا امیر المومنین اور مین شرمندہ و پشیمان ہوتا ہون اسلیے کہ واللہ مین وہی ہون
جو اوس روز اون لوگون مین سے باعث جنگ ہوا لیکن حق تعالے نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی
اور جو کچہ مجھہ مین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہے اس سے جو مین نے کیا یعنے خبر دینا مشرکین کو احوال مسلمین سے
یہ سنکے حضرت عمر رض نے فرمایا تو نے سچ کہا اور **راوی** کہتے ہین کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور
یہ کہا کہ سوا ے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہے یعنی میری را ے سے پس تو اوسکے
پاس جا اور میرا پیام پہونچا کہ ہر آینہ عتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہے اور اوس کا روان کا بھی
ضامن ہوتا ہے جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہے کہ مین ابو جہل کے پاس گیا تو اوسوقت اوسکے
سامنے اوسکی زرہ رکھی ہوئی تھی اور اوسمین وہ خوشبوئین ملتا تھا مین نے اوس سے کہا کہ عتبہ نے مجکو تیری
پاس بھیجا ہے تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عتبہ کو سوا ے تیری کوئی نہین ملا جو وہ اوسکو میرے پاس
بھیجتا تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اوسکے سوا ے کوئی اور شخص مجکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا
ولیکن مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابو الولید سردار قوم کا ہے پس ابو جہل یہ سنکے
دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہے کہ وہ سردار قوم ہے مین نے کہا مین اوسکو رئیس قوم کہتا ہون
یا کہ سارے قریش اوسکو رئیس کہتے ہین تب ابو جہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے پیش قوم
برہنہ ہوکر فریاد کرے اور خود کہنے لگا اے قوم عتبہ بھوکھا ہے اسکو ستو پلاؤ یعنے شدت گرسنگی مین وہ
ایسی ایسی باتین کہتا ہے یہ سنکے سارے مشرکین کہنے لگے کہ عتبہ بھوکھا ہے اوسکو ستو پلاؤ پس یہ باتین
جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابو جہل خوش ہوتا تھا یعنے اوسکی تفضیح و توہین سے مسرور ہوتا تھا حکیم
کہتا ہے تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اوس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابو جہل سے کہا تھا
تو مین نے اوسکو ابو جہل سے بہتر پایا کہ اوسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہے اور جس بات کا عتبہ طالب ہے

بہتر ہے حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اوسکو کلمات قریش سے غیظ و غضب مین پایا
اسلیے کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمایش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور اون لوگون نے
باز رہنے سے انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصے مین تھا اور اپنے ناقے سے اوترکر اپنی زرہ پہنی اور لوگون نے
اوسکے لیے ایک خود باندازہ سر اوسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نملا جو اوسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ
وہ بزرگ سر تھا پھر جب ایسا خود نملا تو اوسنے سر پیچہ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے
بیٹے ولید کے آگے آگے چلا ناگاہ ابوجہل مادہ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جسوقت عتبہ کا سامنا ہوا
تو عتبہ نے اپنی تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ ابوجہل کو قتل کریگا مگر اوسنے گھوڑا ابوجہل کے کوچون پر تلوار
ماری کہ وہ گھوڑی تڑپکر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابوجہل سے کہا
پیدل ہو کہ آج سوار رہنے کا دن نہین ہے اور ساری قوم تیری پیادہ ہے پس ابوجہل اوتر پڑا اور عتبہ نے کہا
عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہے بعد ازان عتبہ نے مبارزطلبی کی اور یہان رسول خدا
صلعم اپنی عریشہ مین تھے اور اصحاب اپنی صفون مین قائم تھے پس اوسوقت حضرت باعث غلبہ نیند کے لیٹ گئے تھے
اور حکم کیا تھا کہ جب تک مین تمکو اذن جہاد ندون تم لوگ قتال نکیجیو اور اگر مشرکین تمہارے قریب آوین تو انکو
تیر مار کر دفع کرنا مگر تلوار نکھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جسوقت مشرکین مقابل ہوے اور عتبہ طالب
مبارز ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آگئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین اور
جگایا رسول خدا صلعم کو اور اوسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی خواب مین
قلیل دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی اونکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوے اور اپنے
دونون ہاتھ اوٹھائے ہوے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اوسکی دعای فتح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے
پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہو جاوینگے تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ
اوسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حق تعالے آپ کو فتح دیگا اور ضرور آپکا منہ روشن کریگا اور اوسوقت
ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون وحالانکہ رسول خدا صلعم امر الٰہی کو بہت
جانتے ہین اور اعظم تر ہین اس بات سے کہ اونکو مشورہ دیا جاوے یعنے وہ مشورہ مردم سے مستغنی ہین اور
وہ مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حق تعالے بزرگ تر و برتر ہے اس بات سے کہ آپ اوسکو وعدہ یاد دلاوین
حضرت نے جواب دیا اے ابن رواحہ کیا مین حق تعالے سے اوسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ
نہین ہے غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اوس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابوالولید جلدی نکر جا
کہ تو جبتک امر ہے اور دن کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہے اور خفاف بن ایما نے بیان کیا کہ مین نے اصحاب

نبی صلعم کو دیکھا کہ روز بدر وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم راجع یعنے ملے ہوے تھے پھر مین نے اونکو دیکھا کہ وہ تلوار نہین نکالتے تھے بلکہ اونکے ہاتھون مین کمانین کھنچی ہوئی بعضے بعضے تیر چلا رہے تھے اور اپنی صفون مین قریب قریب اسطرح ملے ہوے تھے کہ درمیان اون صفون کے کچہ شگاف نتھا اور دوسرون نے اوسدم تلوار میان سے لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اوسنے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ تم تلوار نکھینچیو جب تک کہ مشرکین ہمپر آپڑین اور ہمکو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کی قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے عہد کیا ہے کہ مین جاکر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اوسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اوسکے مارا جاؤنگا یعنے یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اوسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کرکے حوض کی قریب آیا تب اوسکی روکنے کو حضرت حمزہ بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اوسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکا ایک پانو کٹ گیا مگر وہ اوچھل کر حوض مین جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پاؤن سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اوس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی اوسکے پیچھے لگی ہوے برجستہ جا پہونچے اور اوسی حوض کے اندر اوسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہین گے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہونے لگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سب کے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی و حمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ و شیبہ او ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اونکے مقابلے کو انصار مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ و معوذ و عوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا اونمین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہے کہ وہ تینون پسران عفرا تھے پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کی نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین کی درمیان انصار کے واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو حکم کیا کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اونکے حق مین دعای خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے کسی منادی نے پکار کر کہا اے محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم مین سے ہمارے ہمسرون کو بھیجو یعنے قبائل قریش مین سے جو تمہارے ساتھ ہین اونکو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے بنو ہاشم اوٹھو اور قتال کرو اور خیال کرو کہ ہرگاہ گروہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو چاہیے کہ تم اوس حق پر قتال کرو جسکو نبی تمہارا تمہارے پاس لایا ہے یہ سنکے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن

ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اوٹھکر کھڑے ہوئے اور بجانب میدان
متوجہ ہوئے اور ان لوگون کے سرون پر بیضے تھے یعنے خود ہائے تھالروار کہ وہ اُنکو نہین پہچان سکتے تو
تب عتبہ نے کہا کہ تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانین اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہوئے تو ہم تمسے مقاتلہ کرینگے
یہ سنکے حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہے
اور بولا کہ مین بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمہارے ساتہ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابیطالب
اور عبیدہ بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسران بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سنکر
نقل کیا کہ ہمنے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سنا تھا جو کہ اوسنے کہا انا اسد الحلفا یعنے حلفاء الاجمہ یعنی
مردم فریادی بعد ازان عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا اوٹھ اے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور اودھر
علی اوٹھے اور حضرت کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم یکچند تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا
بعد ازان اودھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونون نے بایکدیگر وار تلوار کا کیا آخر حضرت حمزہ نے
عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اوسکے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اوٹھے اور وہ اوس عہد مین
درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دار تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری کہ پر گوشت
کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کرکے اوسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب ملکر عبیدہ کو زخمی اوٹھا لائے
اور صف کے ایک کنارے اوتار دیا اونکی پنڈلی کا گودا خون کے ساتہ بہا جاتا تھا اوسوقت عبیدہ نے کہا
یا رسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہے تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابو طالب زندہ ہوتے
تو وہ خوب وبہتر جانتے کہ ہم اونکے قول کے زیادہ تر مستحق ہین جسوقت اونہون نے یہ شعار پڑھے تھے
كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ نُخْلِي مُحَمَّدًا + وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُونَهُ وَنُنَاضِلُ + وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ
وَنَذْهَلَ عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ یعنے تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمدؐ کو تنہا چھوڑ دیوینگے
وحال آنکہ ابھی ہمنے نہ نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعۂ ثالث مین نسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہے
نخلی پر یعنے اور تم جھوٹے ہو قسم ہے بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دیوینگے محمد کو یہان تک کہ ہم مارے جاوینگے
گرد اوسکے اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انہین دونون کے حق مین نازل ہوئی
هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ یعنے یہ دونون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ ومعارضہ
کرتے ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت
صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارز طلبی
کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے کو اوٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اونکو روک لیا

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کے قتل پر اون لوگون
کی امانت کی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہے کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے
تین برس بڑا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد اور زہری کے عبداللہ بن ثعلبہ بن
صعیر سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر جب ابوجہل دعای فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اللّٰھم
اقطعنا للرحم واتانا بما لا نعلم فاحنہ الغداۃ اے پروردگار جسنے ہم مین قطع رحم یعنے قرابت شکنی
کی ہے اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اوسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حق تعالی نے
اس باب مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
یعنے اگر تم حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تمکو آچکا اور اگر باز رہوگے تم اپنے شر سے توبہ تمہارے حق مین
بہتر ہوگا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولے ابن عباس سے **روایت**
کی ہے کہ شعبہ نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادہ جنگ ہوے اوس وقت
حضرت صلعم پر اندکے بیہوشی طاری ہوئی یعنے وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی ہے پھر جب
وہ حالت مرتفع ہوئی تو حضرت نے مومنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو
آئے ہوے ہین اور میکائیل با لشکر دگر میسرہ پر نازل ہین اور سرافیل ساتہ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے
وارد ہین اور اوس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی بنکر مشرکین کو اغوا سے جنگ کرتا تھا اور
اونکو ورغلاتا تھا کہ اون لوگون مین کوئی تم پر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اوس دشمن خدا یعنے ابلیس نے جنود ملائکہ
معاینہ کیا تو اپنے پچھلے پانوٴن ہٹا اور کہنے لگا مین تمسے بری و بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون تم
نہین دیکھہ سکتے ہو پس جسوقت اوسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سنا تو اوسکو سراقہ سمجھکر اوس سے لپٹ گئے
اور اوسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے لیے پناہ نہین دیکھتا تھا
یہان تک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتہ اوٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار تو نے اپنا وعدہ
جو مجھسے کیا ہے پورا کر (یعنے وعدہ مہلت تا قیامت) اور ابوجہل اپنے اصحاب کی آگے آیا اور اونکو جنگ پر
ابھارنے لگا اور اونسے کہنے لگا کہ تم دھوکھے مین نہ آو اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا
اور بھاگ گیا کیونکہ سواے اسکے نہین ہے کہ وہ محمد اور اوسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اوسکو
معلوم ہوگا کہ جب ہم پھرتے ہوے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھو ہم اوسکی قوم کے ساتہ کیا کرتے ہین
اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو اسلیے کہ اونہون نے طیش
و تیہے مین آکر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہے خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہان تک کہ محمد اور اونکے

اصحاب کو رستیون مین باندہ لاوینگے پس اوسوقت مین کسیکو تم مین ہرگز نباذن یعنے رخصت ندونگا
کہ وہ اونمین سے کسیکو قتل کرے ولیکن اونکو قید وبند مین گرفتار رکھو تاکہ ہم اونکو زجر کرین اور یاد دلاوین
اون باتون کو جو اونہون نے کہا ہے کہ اونہون نے تمہارا دین چھوڑا اور جسکو تمہارے باپ دادا پوجتے تھے
اوس سے منحرف ہوگئے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کی حضرت عائشہ
ام المومنین رضی اللہ عنہا سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار
مہاجرین کا یا بنی عبدالرحمٰن مقرر کیا تھا (یعنے جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ مہاجرین
مین سے ہے) اور شعار خزرج کا یا بنی عبداللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبد اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے زید بن علی سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر شعار رسول خدا کا یا منصور امت تھا اور
راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اونکے باپون نے اونکو
قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے اپنے پدر کے ہمراہ بدر مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات مین تھے
یعنے ہنوز اسلام اونکا کامل نتھا ازانجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہہ بن المغیرہ
اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف وعاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب یہ لوگ
بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھکر کہنے لگے کہ انکے دین نے انکو مغرور کر دیا ہے اور یہ لوگ
اب مارے جاوینگے چنانچہ اسمقدمہ مین حق تعالی فرماتا ہے کہ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ
مَرَضٌ غَرَّ ھٰؤُلَآءِ دِیْنُھُمْ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے
دلون مین مرض ہے یعنے شرک و شک ہے وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو انکے دین نے مغرور و بے پروا کر دیا ہے
وحال آنکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہے تو حق تعالے غالب صاحب حکمت ہے بعد ازان حق تعالی نے
حال کفار کا بدترین مذمت سے ذکر کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ
اَلَّذِیْنَ عٰھَدْتَّ مِنْھُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَھُمْ فِیْ کُلِّ مَرَّۃٍ وَّھُمْ لَا یَتَّقُوْنَ الی خر فق له
فَشَرِّدْ بِہِمْ مَّنْ خَلْفَھُمْ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ یعنے قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین پس وہ
ایمان نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اونہون نے عہد شکنی کی بار بار اور ڈرتے
نہین ہین اگر تو اونکو ہنگام جنگ پاجاوے تو بھگا دے اونکے پیچھے والون کو شاید کہ وہ عبرت پذیر ہون
اور **راوی** نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہے کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے ہین وہ سب قتل
کیے جاوین وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اونکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہے

راوی نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہے یعنے اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان ہین
تو چاہیے کہ تو اونسے یہ اقرار محض اونکا قبول کرے وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ
اللّٰهُ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ
مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ
اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنے اور اگر وہ اس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتی ہون
تو حق تعالے تیری جانب سے اونکو کفایت کرتا ہی کہ وہ ایسا خدا ہی جسنے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مومنین سے
اور مسلمین کے دلون کو باہم مولف و متفق کر دیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اسطرح تالیف قلوب اونکی
تو نکر سکتا ولیکن حق تعالے نے مسلمانون اونکے ایسی الفت ڈالدی ہے کہ وہ غالب حکمت والا ہے راوی
نے تفسیر مین اس آیۃ کے کہا ہی یعنے الفت ڈالی ہے اونکے دلون مین قبول اسلام پر اور واقدی علیہ الرحمہ
نے بواسطہ عبد الرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمرو بن عبد اللہ کے محمد بن کعب القرظی سے روایت
کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر حق تعالے نے مومنین کو ایسی قوت و توانائی عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت
کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب رہین اور روز بدر حق سبحانہ تعالے نے دو ہزار فرشتون سے اونکی تائید کی
پھر جب کہ حق سبحانہ تعالے نے بعلم ظہوری معلوم کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہے تو اونسے تخفیف کی یعنے مقابلہ
دہ چند سے کم کر کے دو چند پر مقرر رکھا پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اون لوگون کی
جو دعوی اسلام بشک کرتے تھے اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اون ساتون آدمیون کے جنکو بعد آنے
اسلام کے شک تھا اور اونکو اونکے باپ نے روک رکھا اور آخر کو وہ اوس روز مشرکین ساتھ مارے گئے
کہ اونمین ایک ولید بن عتبہ بن ربیعہ تھا کہ ذکر ان لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین مذکور ہوا اور حق مین اون مسلمانون کے
جو مکے مین رہ گئے تھے اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کی حق مین خدائے عز و جل نے
یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا
كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا الآیات
یعنے جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین نافرمانی کرنے سے تو فرشتے جب اونکی روحین قبض کرتے ہین
اوسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے
کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہے کہ تم اوسمین چلے جاتے اور راوی نے کہا جب مہاجرین نے
اون مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرۃ الجندعی نے
کہا کہ مکے مین میرے رہ جانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا پیش رفت نجائیگا اور ہر چند وہ مریض تھا

اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لیچلو کیا عجب ہی کہ مجھے صحت ہوجاوے لوگون نے کہا کس طرف
تو جایا چاہتا ہے اوسنے کہا تنعیم کی طرف تب وہ اوسکو تنعیم مین لیگئے اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا
فاصلہ ہے مدینے کے راستے پر اوسوقت جندب یہ کہتا تھا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ خَرَجْتُ اِلَیْكَ مُهَاجِرًا یعنے
اے پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑ کر نکلا ہون پس حق تعالی نے اوسکے باب مین یہ آیہ نازل کیا
وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ
عَلَى اللّٰهِ الآیۃ یعنے جو شخص اپنے گھر سے بارادہ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و رسول کی نکلتا ہی
وبعد ازان اوسکو موت آجاتی ہے تو اجر و ثواب اوسکا پیش خدا ثابت ہوجاتا ہے پھر جب کہ اون مسلمانون نے
جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سُنی (یعنے پیام مہاجرین اور ہجرت جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوے)
تو اونمین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اوسوقت ابوسفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ
لیکر اون مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اونکو گرفتار کرکے پھیر لیگیا اور اونکو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین
مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اونکے حق مین حق تعالے نے یہ آیہ نازل کیا
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ
كَعَذَابِ اللّٰهِ تا آخر آیۃ اور دو آیتین بعد والی یعنے لوگون مین بعضے ایسے ہین جو کہتے ہین کہ ہم
خدا کے ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اوسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہے تو وہ فتنہ مردم کو گویا عذاب
خدا کا سمجھتا ہے چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اونکو وہ نوشتہ پہونچا
اور جو کچھ اونکے حق مین نازل ہوا تھا اونکو معلوم ہوا تب اون لوگون نے کہا اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیْنَا
اِنْ لَّا نَعْدِلَ بِكَ اَحَدًا یعنے اے پروردگار ہمارے ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر واجب کرتے ہین اس بات کی
کہ اگر تو یہان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنے شرک نکرینگے آخر وہ لوگ باہر نکلے
اور یہ نکلنا اونکا دوسری بار تھا چنانچہ ابوسفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اونکی تلاش مین نکلا مگر یہ لوگ اونکے
پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابوسفیان وغیرہ مکے مین واپس آئے اور نہایت
سختی کرنے لگے اون مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لیگئے تھے اور اونکو مار کی ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے
ترک اسلام پر اور اوسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمد کے
پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہے مگر یہ کہ ابن قمطہ غلام نصرانی محمد کو جو کچھ تعلیم کرتا ہے مین اوسکو بحکم محمد
لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدلکر لکھدیتا تھا پس حق تعالی نے اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ
نَعْلَمُ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ

یعنے ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اوسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہے وحال آنکہ زبان اوس شخص کی
جسکی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہے اور یہ قرآن عربی خالص ہے اور جن
مسلمانون کو ابو سفیان اور اوسکے ہمراہی گرفتار کرلے گئے تھے اور وہ مبتلاے مصیبت ہوے تھے اونکے
حق مین حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ پہلے
اس آیت سے وعید ہے واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنے کفر اونکا بالاجبار
ہے ولیکن قلب اونکا جازم ثابت ہے ایمان پر یعنے پس وہ مستثنے ہین کفار سے غرض کہ ابن ابی سرح
اون لوگون مین سے ہے جنکو شرح صدر ہے کفر سے یعنے وہ دل کشادہ ہین واسطے کفر کے بعد ازان
حق تعالے نے حق مین اون لوگون کے جو ابو سفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے حاضر ہوے جنہون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ
لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا الی آخر الآیہ یعنے
یہ وہ لوگ ہین جنہون نے صبر کیا ایذا اون پر بعد فتنہ ابو سفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے
اون لوگون کے جنہون نے وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے
محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابو اسحق بن محمد نے
اسحاق بن عبد اللہ سے اونہون نے عمر بن الحکم سے اونہون نے کہا اوس روز نوفل بن خویلد بن العدویہ
نے پکار کر کہا اے گروہ قریش بتحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین ہے یعنے اب وہ تمہارا دوست نہین ہے
اوسکی قوم کو تم خوب پہچانتے ہو اور اون لوگون کا تمسے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اوس
قوم سے خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ و شیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی
کی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے **روایت** کی ہے کہ اونہون نے
کہا ہر آئنہ ہم لوگ اوس روز پکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور واے واویلا اوسکی
سنتے تھے اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہان تک کہ وہ بھاگا یعنے جنود ملائکہ
دیکھکر گریزان ہوا اور سمندر مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ يَا رَبِّ
مَا وَعَدْتَنِيْ یعنے اے پروردگار وفا کر جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہے
و بعد ازان جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو ملامت و سرزنش کرتے تھے کہ تو نے
روز بدر ایسا ایسا کیا تھا اوسنے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے شیخ عراک سے **روایت**

کی ہے اور عراک صیاد ماہی گیر تھا قبیلہ حی سے اوس روز وہ کنار دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب دریا کی
طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی مین مشغول تھا تو وہ کہتا ہے کہ مین نے ایک شور و واویلا و واحسرتا کا سنا کہ تمام
دشت وادی صداے فغان سے پر تھا اوسوقت متحیر ہوکر مین ادھر اودھر دیکھنے لگا تو ناگاہ مجھی سراقہ
بن جعشم نظر آیا مین اوسکے قریب گیا اور مین نے اوس سے پوچھا کہ میرے باپ مان تجھپر فدا ہون یہ تیرا
کیا حال ہے اوسنے مجھی کچھ جواب ندیا بعد ازان مین نے اوسکو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ پھیلا کر
کہنے لگا اے پروردگار جو تونے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہے اوسکو وفا کر تب مین نے یہ حال دیکھکر
اپنے دل مین خیال کیا کہ قسم ہے خانہ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہوگیا اور یہ حال ہے وقت غروب آفتاب کا روز بدر
ہنگام شکست مشرکین کے اور اوس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ و زرد اونکے
سرون پر بندھے ہوے شملے اوسکے شانون پر لٹکتے تھے اور اونکے گھوڑون کی پیشانیون پر پشمینے کی چوٹیان
چھوٹی تھین اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے محمود بن لبید سے **روایت** کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے بتحقیق کہ ملائکہ نشانیان یعنے وردیان باندھے آئے ہین چاہیے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنی مغفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث
نقل کی موسے بن محمد نے اپنے والد سے اونہون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چار شخص
نشانیان باندھے ہوے معرکہ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہ وہ روز بدر
پر شتر مرغ اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سربند پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد ٹپکہ
سر پر باندھے تھے اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوے تھے اور اونکے
سرون پر عمامے زرد رنگ بندھے تھے اسلیے اوس روز زبیر نے زرد سرپیچہ باندھا تھا اور ابو دجانہ کا
سربند سرخ رنگ تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے موسے سہیل سے **روایت** کی ہے اونہون نے
کہا مین نے سہیل بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو
ابلق گھوڑون پر سوار نشانیان باندھے ہوے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کر رہے ہین اور
ابو اسید الساعدی بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اس عرصہ مین اگر مین تمھارے ساتھ بدر مین
ہوتا اور میری آنکھین بھی بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل مین وہ درہ جسمین سے مین نے ملائکہ کو
نکلتے دیکھا تھا دکھا دیتا اور مین مجکو کچھ شک و شبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے
کہ اوسنے کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اوسوقت ہم دونون مشرک تھے اور بدر کے
دونون ٹیلون مین سے جو تودۂ ریگ کا جانب شام واقع ہے ہم دونون اوسیکے کنارے پر تھے اور قریب جنگ کا

دیکھ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اوسکی لوٹ مین لوٹنے والون کے شریک ہوکر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہمنے ایک لکۂ ابر دیکھا کہ وہ ہمسے بہت قریب آیا پھر اوسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنے ہنہنانا اور کھڑکھڑانا سُنا اور یہ بھی مین نے سُنا جیسے کوئی کہتا ہی اقدم حیزوم یعنے اے حیزوم آگے بڑھ (حیزوم اسپ و نام اسپ) چنانچہ حال میری ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سے پردہ اوسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مر گیا اور مین بھی قریب بہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہوگیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اوسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے گیا اور مین بھی اوس جگہ سے چلا آیا پھر اوس ابر مین کچھ شور نتھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث **بیان** کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس کے اونہون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کہنے والا تھا کہ اقدم یا حیزوم یعنے آگے بڑھ اے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کے ساری فرشتون کو نہین پہچانتا ہون اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے **روایت** کی اونہون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا ہم دونون چشمہ بدر پر تھے پھر ہمنے جب قلت اصحاب محمد اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود یہ صلاح کی کہ جسوقت دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمد مین ملجاوینگے آخر ہم لوگ حضرت کے بائین والی جماعت کی طرف چلے اور ہم کہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی عرصہ مین کہ ہم یہ کہتے ہوے میسرہ لشکر پر چلے جاتی تھی ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہمنے آنکھ اوٹھا کر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سُنی اور ایک کو سُنا کہ وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑھ اور اوسی ہمنے یہ کہتے ہوے سُنا رُوَیدًا تتام اُخراکم یعنے ٹھہرے چلو کہ تمہارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوے بعد ازان مثل اوسکے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اوسوقت جو ہمنے طرف رسول خدا صلعم اور اصحاب کے نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دوچند نظر آئے اور ہنگام مشاہدہ نزول ابر و استماع صدائے مہیب کے میرے چچا کا بیٹا تو صدمہ خوف سے مر گیا اور مین بے حس و حرکت ہوگیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا اور **راوی** کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سواے روز بدر کے شیطان کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا کہ وہ ذلیل و حقیر تر و پشیمان و پر خشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اوسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندون سے معاینہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر کیا دیکھا تھا فرمایا کیا اوسنے نہین دیکھا تھا کہ جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور **راویون** نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ جبرئیل آندھی لیے ہوے آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین دحیہ کلبی دکھائی دیتے ہین پس مین منصور و فیروزمند ہوا صبا یعنی پچھوا سے اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور یعنی پروا ہوا سے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے

روایت کی کہ اونہون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک اونکی داہنی
ہی اور ایک بائین اور دونون قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور
چوتھا آیا آگے حضرت کی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے **روایت** کی ہی او نہون نے
کہا روز بدر مین نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ حضرت کیطرف قتال کر رہے ہین ایک داہنی سے دوسرا بائین سی اور
مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اسکو دیکھتے تھی کبھی وسکو دیکھتے تھی اور فتح وظفر آلہی سی مسرور ہوتی تھی اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے صُہیب سی **روایت** کی کہ اونہون نے کہا روز بدر مین نے بہت سی ہاتہ کٹے پڑے دیکھے
اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھی کہ اون زخمون نے خون نہین دیا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے
ابی بُردہ بن نیار سے **روایت** کی ہے اونہون نی کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبرو جناب رسول خدا
صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ انمین دو سرون کو تو مین نے کاٹا ہی مگر تیسرا سر سو مین نی ایک شخص ابیض یعنی
سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اوسنے اس سر والی کو قتل کیا اور سر اوسکا آگی پھینکدیا تو مین اوسکو اوٹھا لایا
یہ سُنکے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباسؓ کہتی تھے کہ سوای روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین
نہین قتال کی ہی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے **روایت** کی او نہون نے
کہا کہ روز بدر فرشتے اون لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن
کرین چنانچہ مین اونکی پاس گیا تو مین نے سُنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہ رہی تھے اگر گروہ مشرکین ہم پر حملہ کرین گے
تو ہمارے سامنی ثابت وقائم نہ رہ سکین گی کیونکہ وہ کچہ مال نہین ہین اور اونکی کچہ حقیقت نہین ہی اور یہ بموجب ارشاد
حق تعالی کے ہے اِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا الی اخر الآیۃ
یعنے جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ ہر آئنہ مین تمہارے ساتہ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور
تسلی دو اور **واقدی** نے موسے بن محمد سے **روایت** کی ہی کہ سائب بن ابی حُبیش الاسدی بعہد حضرت
عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیون مین سے مجکو کسی نے اسیر نہین کیا لوگون نے کہا پھر کسنے تجکو اسیر کیا تھا
اوسنے کہا جب قریش بھاگے تو مین بھی اونکی ساتہ بھاگا اوسوقت ایک شخص گورہ رنگ دراز قد ابلق گھوڑی پر سوار
ہوا سے اوترا یعنے مابین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندہ دیا بعد ازان عبدالرحمان بن عوف میرے
پاس آیا اوسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبدالرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہی مگر کوئی نہ بولا کہ مین نے
اسکو قید کیا ہے یہان تک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لیگئے اور آنحضرت علیہ السلام نی مجھسے فرمایا اے ابن حُبیش
تجھے کسنے قید کیا ہے مین نے کہا مین اوسے نہین جانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہی اوسکا
وہ حال بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سی ایک فرشتہ

بزرگ نے اسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا ای پسر عوف تو نے اس قیدی کو لیجا آخر عبد الرحمان مجکو لیگیا اور وہ کلمہ حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہان تک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے **روایت** کی ہے اوسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک کالا کمل آسمان سا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اوس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہے مقام رَوَیثہ کا) ناگاہ وہ وادی پُر از نملہ ہوگیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اوسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی شئی ہی جو واسطے تائید محمدؐ کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اونکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک روز مکے مین واسطے دفاع ایذاے رسول خدا کی ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آجکے دن جو کوئی محمدؐ سے باید اپیش آوے گا مین اوسکو قتل کرونگا پس حضرت نے اس بات کی شکر گذاری اور احسان مندی مین روز بدر اوس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کر کے کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہے کہ تو ہاتہ اپنا دے (یعنے براے اسیری) اوسنے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا ہے یعنے اس کلام سی میرے ساتہ تیری کیا غرض ہے کیونکہ اگر محمدؐ نے میرے قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین نی اوسسے دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتہ دینا میرا پس قسم ہے لات وعزیٰ کی مکے کی عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتہ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھسے باز نرہیگا تو گذر مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اوسکو تیر مارا اور کہا اَللّٰھُمَّ سَھۡمُکَ اے پروردگار یہ تیرا تیر ہے اور ابو البختری تیرا بندہ ہے یعنے قبضۂ قدرت مین ہے پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچادے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہے جہان کی صدمہ وزخم سے آدمی مرجاتا ہی) او رحال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اوسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنے وہ اوسکو پہچانتا نتھا اور مجذر نے اس مضمون کا شعر کہا ہی جس سی قتل کرنا اوسکا ثابت ہوتا ہی اور اسیطرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا تھا کہ اوسکو اسیر کرلو قتل نکرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا (یعنے قریش اوسکو باکراہ واجبار لائی تھی) چنانچہ خُبیب بن یساف سے اوسکا مقابلہ ہوگیا اور یہ اوسکو پہچانتے نتھے پس لاعلمی مین اوسکو قتل کیا پھر جسوقت آنحضرت صلعم کو اسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا اگر پہلے سے مین اوسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نکیا جاتا تو مین اوسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل وعیال مین چلا جاتا اور اسیطرح آنحضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اوسکو قتل کیا ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

ذکر سرگرمی معرکہ قتال وظہور فتح وظفر نزول ملائک از پیش ملک المتعال

اور راوی کہتے ہین جسوقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتہ اوٹھائی ہوے
حق سبحانہ تعالے سے نصرت اور وعدہ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھپر غالب آوینگے
تو شرک پھیل جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حق تعالے ضرور
آپ کی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالے نے ہزار فرشتے پیہم کفار پر نازل کیے
اوسوقت حضرت علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے ابوبکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ زرد باندھے ہوے
اپنے گھوڑے کی باگ اوٹھائے ہوے مابین آسمان و زمین یعنے ہوا سے نظر آئے ہین اور جب زمین پر اوترے
تو تھوڑی دیر مجھسے غائب رہے پھر حاضر آئے ہین اسطرح کہ اونکے سامنے کے دانت یعنے چہرہ اونکا گرد آلودہ ہے اور کہتے ہین
کہ فتح و نصرت خدا کی جیسے تو نے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہے اور راوی کہتے ہین کہ جناب
رسالتمآب صلعم منجانب پروردگار مامور ہوے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا پڑھی شَاهَتِ
الْوُجُوْهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنے سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے منہ
بگڑ جاوین یعنے انکا کالا منہ ہوا ے پروردگار انکے دلون مین ہیبت ڈال اور انکے پاؤن کو ڈگادے کہ بھاگ جاوین
بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شے کو مڑکر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام اونکو خاطر خواہ قتل کرتے تھے
یا اسیر کر لیتے تھے اور اون مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منہ اور آنکھین اوس کی
کنکریون سے پر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنے اوسکی آنکھین کسیطرف کھلتی نہ تھین
اور اونکو ملائکہ و مومنین قتل کر رہے تھے اوسروز عدی بن ابی الزغبا نے یہ شعر کہا اور پڑھا **شعر**
اَنَا عَدِیٌّ وَالسَّحَلُ + اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحْلِ یعنے مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہے کہ مین اوسکو
پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی راوی کہتا ہے مراد سحل سے زرہ ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا
کہ درمیان جماعت کے عدی کونسا ہے تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسول اللہ مین عدی ہون فرمایا
ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا ہے اوسنے کہا مین وہ عدی نہین ہون جسنے شعر کہا ہے بعد ازان عدی بن الزغبا
نے کہا یا رسول اللہ وہ عدی مین ہون فرمایا تو نے کیا شعر کہا ہے اوسنے کہا وَالسَّحَلُ اَمْشِیْ بِهَا مَشْیَ الْفَحْلِ
حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا چیز ہے اوسنے عرض کی زرہ ہے (یعنے ہمارے یہان درع کو سحل کہتے ہین)
بعد ازان حضرت نے اوسکی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہے عدی جو عدی بن الزغبا ہے اور راوی
کہتے ہین کہ عقبہ بن ابی معیط جب مکے مین تھا اور آنحضرت صلعم بسبیل ہجرت مدینے مین تشریف لائے تھے
تو عقبہ نے یہ اشعار مکے مین کہے تھے **قطعہ**

عَمَّا قَلِیلٍ تَرَانِی رَاکِبَ الفَرَسِ + أُعَلُّ رُمْحِی فِیکُم ثُمَّ أُنْهِلُهُ وَالسَّیْفُ یَأخُذُ مِنْکُم کُلَّ مُلْتَبِسٍ
یعنے اے سوار ناقہ قصواؑ کے اب ہمنے بھی مکّی سے ہجرت کی ہے عنقریب ہی کہ تو مجکو گھوڑے پر سوار دیکھے گا کہ
مین اپنے نیزے کو تمہارے خون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنے بار بار نیزے مارونگا اور ہماری تلوار سارا
ساز و رخت تمہارا سلب کریگی یعنے چھین لیگی **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا ان اشعار کو میرے سامنے ابن ابی الزناد
نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول خدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اَللّٰهُمَّ کُبَّهُ لِمَنْخِرِهِ وَاصْرَعْهُ یعنے اے
پروردگار اوسکو سرنگون اوندھے منہ گرا اور ہلاک کر **راوی** نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے شوخی کی
اور اوسکو گرا دیا چنانچہ عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اوسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر کیا حضرت نے
عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کو حکم کیا تو اونہون نے اوسکی مشکین باندہ کر قتل کیا + + + + + + + +

ذکر قتل امیہ و ابو جہل و غیرہ سرداران لشکر قریش و اسیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و حصول غنیمت عظیم

مروی ہے **عبد الرحمان بن عوف** سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین زرہون کو جمع کرنے لگا اوسوقت
امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اوس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا
اور بعد اسلام میرا نام عبد الرحمان ہوا اس وقت ملاقات کی اوسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اوسکو کچہ جواب ندیا
تب اوسنے کہا مین تجکو عبد الرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مسیلمہ یمامہ مین بنام رحمان پکارا جاتا تھا لہذا مین
تجکو اوس نام سے نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبد الالہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اوسکو دیکھا تھا
تو وہ گویا کہ جمل اورق ہے یعنے شتر خاکستر گون اور اوسکے ہمراہ علی اوسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو
مین نے اوسکو کچہ جواب ندیا تب اوسنے مجھے پکارا ای عبد الالہ تو مین نے جواب دیا اوسنے کہا اگر تمکو حاجت دودہ
پینے کی یعنے احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میری ساتھ
چلو پھر مین اون دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اوسوقت امیہ نے کسیقدر اپنی تئین امن مین دیکھا تو امیہ مجھسے
پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمہارے درمیان دیکھا تھا کہ اوسکے سینہ و سر پر بطور نشان سر بند پر شتر مرغ
بندھا تھا وہ کون شخص ہی مین نے کہا وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہے جسنے میری ساتھ بڑی
بڑی سختیان کی ہین پھر اوسنے پوچھا وہ شخص حداح قصیر یعنے بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سر بچہ سرخ باندھے تھا
کون ہے مین نے کہا یہ ایک مرد ہے انصار مین سے اسکا نام سمال بن خرشہ ہے امیہ نے کہا اس ہی بھی مین نے
بہت ایذا پائی یا عبد الالہ آجکے روز ہم تمہارے لیے جزر ہوگئے یعنے شتران کشتنی و خوردنی ہوگئے عبد الرحمان نے کہا
اسی اثنا مین کہ وہ میرے آگے آگے قدم اوٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اوسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ
نگاہ بلال کی اوسپر پڑی اور وہ اوسوقت اپنا آٹا گوندہ رہے تھے پھر اونہون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتہ کا

آتا نہ زور زور ملک چھوڑا اسنے لگا اور پکارتے جاتے تھے اے گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہے اگر بچ گیا
تو مین نہ بچونگا یہ سنکے لوگ امیہ کیطرف دوڑ پڑے جسطرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچے کیطرف دوڑتی ہے
یہان تک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اوسکے بچانے کو اوسپر لوٹ گیا مگر حباب بن المنذر نے بڑھکر اپنی تلوار نیچے سے
ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ قطع بینی سے آگاہ ہوا تو کہا اِیۡہٖ عَنۡکَ یعنے ہمارے اور اونکے درمیان
سے تو جدا ہو جا عبد الرحمان نے کہا اوسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا اَوۡ عَنۡ ذٰلِکَ لَا اَنۡفُ جَادِعٍ
یعنے کیا وہ اس بات سے ناک کہانے والا ہے بعد ازان خُبیب بن یساف اوسکی طرف بڑھا اور اوسکو قتل کیا
اور امیہ نے بھی خُبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتہ اونکا شانے سے جدا ہو گیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے
اپنے دست مبارک سے اونکا ہاتہ شانے سے ملایا کہ وہ وصل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہو گیا بعد ازان خُبیب بن
یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز اوس زوجہ نے نشان اوس ضربہ کا
دیکھکر بولی لَا یَشۡلُلُ اللّٰہُ یَدَ رَجُلٍ فَعَلَ ھٰذَا یعنے خدا شل نکرے ہاتہ اوس شخص کے جسنے یہ کام کیا یعنی خدا اوس سے
یعنے اوسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہین کہ کیا شل نکرے خدا ہاتہ اوس شخص کے جسنے یہ کام کیا خُبیب نے
کہا مین نے بھی اوسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اوسکی پسلی تک اوتر آئی درحالآنکہ وہ زرہ پہنے ہوئے تھا
اور مین کہتا تھا لے اسکو کہ مین ابن یساف ہون اور مین نے اوسکے ہتھیار لیے اور اوسکی زرہ کٹی ہوئی بھی
لی بعد ازان علی بن امیہ میرے مقابلے پر آیا تو اوسکا سامنا حباب نے کیا کہ اوسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اوسنے
ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اوسکی کبھی کوئی شور نہین سنا گیا تھا پھر عمار بر سر وقت پہونچے اونہون نے ضربت شمشیر
سے کام اوسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اوسکے آئے تھے پھر دونون نے باہم چاش
کی اور بالکید یگر وار کیے آخر عمار نے اوسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہے کہ عمار نے اوسکو بعد قطع پاؤن کے
قتل کیا اور دربارۂ قتل امیہ کے ہمنے سواے اسکے اور روایت بھی سنی ہے **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کی
رفاعہ بن رافع سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے امیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ
قریش مین بڑا شان دار تھا اور میرے ہاتہ مین برچھا تھا اور اوسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم
نیزہ بازی کی یہان تک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ بالکید یگر خوب تیغ زنی
ہوئی تاآنکہ تلوارین بھی ٹوٹ گئین بعد ازان مین نے اوسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اوس جگہ سے زرہ پھٹی تھی
تب مین نے نوک تلوار کی اوسکی بغل مین بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ تھی
اور راوی نے کہا ہمنے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سنی ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
محمد بن قدامہ بن موسی نے اپنے باپ سے اونہون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے **بیان** کیا کہ صفوان

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتہ تونے قطع کیا قدامہ نے کہا ایسا نہین ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ نہوتا تب صفوان نے کہا اے قدام پھر روز بدر کسنے میرے باپ کا ہاتہ قطع کیا اوسنے کہا مین نے چند جوانان انصاری کو دیکھا کہ وہ امیہ کیطرف بڑھے اونمین معمر بن حبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اوسیکو مین نے تلوار اوٹھاتے اور مارتے دیکھا صفوان نے کہا وہ ابو قرد ہے یعنے بندر کا باپ اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو حارث بن حاطب نے سُنا وہ اوسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن خبیب تھی پھر بیان کیا کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہے کریمہ نے کہا وہ کیا بات ہے حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہو کر کہا اے صفوان تو معمر بن خبیب کی مذمت کرتا ہے اور اوسکو بد کہتا ہے وحال آنکہ وہ اہل بدر سے ہے واللہ مین سال بھر تیری عزت و توقیر نکرونگی صفوان نے کہا اے مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نکہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بیساختہ کہا تھا میرے دل مین کچہ اسکا خیال نتھا اور دوسری **روایت** مین **واقدی** نے بواسطہ محمد بن قدامہ اور قدامہ نے عائشہ بنت قدامہ سے **روایت** کی ہے کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے مادر صفوان سے کہا یہ وہ ہی شخص ہے جسنے روز بدر علی بن اُمیہ کا پانو قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک و کفر کے مارا گیا حق تعالے نے علی بن امیہ کو حباب بن المنذر کے ہاتہ سے خوار و ذلیل کیا اور حباب کو حق تعالےٰ نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ حباب جسوقت سے مکہ سے نکلا اسلام پر تھا اسنے اوسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور **راوی** کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید بن العاص مجکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنے دامن دار تا بپا پہنے تھا اوسمین سے سوائے اوسکی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اوسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی کہ آزار سے اوسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اوس لڑکی کو گود مین اوٹھائے ہوے لوگون سے پکار کر کہتا تھا انا ابو ذات الکرش انا ابو ذات الکرش یعنے مین باپ ہون اطفال خُرد سال کا زبیر کہتے تھے اور اوسوقت میرے ہاتہ مین برچھی تھی مین نے اوسکی آنکھہ مین ماری تو انی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے اوسکے رخسارہ پر پانو رکھکر برچھی کھینچ کر کھینچی کہ حلقہ آنکھہ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لے لی اور وہ مثل نیزہ نشان کے پیش پیش رسول خدا صلعم اوٹھایا جاتا تھا اور اسیطرح آگے آگے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہو گئے تو عاصم بن ابی عوف بن صبیرۃ السہمی مانند گُرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا اے گروہ قریش تمپر لازم ہے کہ قاطع رحم و قرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لانیوالے کو یعنے

محمد کو باقی نچھوڑو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نبچین گے اوسوقت ابو دجانہ اوسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین خوب تلوار چلی آخر ابو دجانہ نے اوسکو قتل کیا اور ابو دجانہ وہان ٹھہر کر رخت وسلاح مقتول کا اوتارنے لگے اس عرصہ مین کہ وہ رخت اوسکا کھینچ رہے تھے گذر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اوس طرف ہوا تو اونہون نے سلب رخت سے اونکو منع کیا اور کہا اوسکا اسباب چھوڑ دے جب تک کہ دشمنون کو ہم دفع کرین اور مین اس بات کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہے اور اوسیوقت معبد بن وہب نے بڑھکر ابو دجانہ کو ایسی ضربت تلوار کی ماری کہ وہ بیٹھ گئے جسطرح اونٹ بیٹھ جاتا ہے بعد ازان پھر کھڑے ہوے اور آگے بڑھے اور چند ضربات شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اونکی کچھ اوسکو کارگر نہوئی یہان تک کہ معبد ایک غار مین جو اوسکے سامنے تھا اور اوسکو دیکھا نتھا گر پڑا اور اوسکے اوپر ابو دجانہ بھی کود پڑے پھر اوسکو ذبح کرنے کے طور پر ذبح کیا اور اوسکا اسباب اوتار لیا اور راوی کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک مقتول کا دیکھا تو اونہون نے کہا نسبت ابو الحکم یعنے ابو جہل کے ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا نچھوڑو کہ پسران ربیعہ جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوے وحال آنکہ اونکی قوم نے اونکی کچھ حمایت نہ کی پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہو کر ابو جہل کو حلقہ مین کر لیا جسطرح قاطر درمیان گلۂ شتران کے پھر سبنے باہم مشورہ کیا کہ زرہ ابو جہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے پہناوین چنانچہ زرہ ابو جہل کی عبد اللہ بن المنذر بن ابی رفاعہ کو پہنائی آخر علی علیہ السلام نے اوسپر حملہ کر کے قتل کیا اور وہ اوسکو ابو جہل سمجھے تھے اور وقت قتل کے فرمایا لے اس ضربت کو کہ مین اولاد عبد المطلب ہون پھر بعد قتل اوس جگہ سے پھر آئے بعد ازان بنی مخزوم نے وہ زرہ ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو پہنائی اوسکو حمزہ بن عبد المطلب نے ابو جہل جانکر حملہ کیا آخر اوسکو قتل کیا اور کہا لے اس ضربت کو مین پسر عبد المطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو اوسپر علی علیہ السلام نے حملہ کر کے قتل کیا اور ابو جہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ خالد بن الاعلم کو پہناوین مگر اوسنے اوسدن اوسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ حلقۂ مردم مین جسطرح درمیان گلۂ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابو جہل کے ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا نچھوڑو اوسوقت مین نے جانا کہ ابو جہل یہان ہے تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یا تو آج مین اوسکے پاس مرونگا یا اوسیکو مارونگا پس مین قصد اوسکا کر کے چلا یہان تک کہ اوسکی نمود نے یا اوسکی ناآزمودہ کاری نے مجکو اوسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اوسکا پانو کٹ کر جدا جا پڑا جسطرح خستہ خرما زیر سنگ سے جھٹک اور اوچھل جاتا ہے بعد ازان اوسیکا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور مین اوس ہاتھ کو کہ پیچھے سے پوست مین

لگا تھا اوس معرکہ مین کھنچتا پھرا پھر جب مجکو اوس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانٔو اوس ہاتہ پر رکھکر کھینچا تا آنکہ مین نے اوسکو الگ کر دیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اوسکو دیکھا کہ وہ جاے امن و پناہ اپنے لیے ڈھونڈھتا تھا اگر اوسوقت میرا ہاتہ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اوس روز مین اوسکو بھی قتل کرتا **راوی** نے کہا کہ معاذ نے زمان عثمانؓ مین وفات پائی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبداللہ سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا مجھسے عبدالرحمٰن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہے کہ اوسمین کچہ رخنہ بھی ہے یعنے تھوڑی سی مڑی ہے اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پونچھوا بھیجا کہ تیرے باپ کو کسنے قتل کیا تھا اوسنے کہا میرے باپ کو اوس شخص نے قتل کیا ہے جسکا ہاتہ مین نے قطع کیا ہے تب حضرت صلعم معاذ کو تلوار ابوجہل کی مرحمت فرمائی کہ اونکا ہاتہ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور **واقدی** نے ثابت بن قیس سے **روایت** کی کہ اونہون نے نافع بن مطعم سے سُنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچہ شک نتھا کہ تلوار ابوالحکم کی معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اونہون نے روز بدر اوسکو قتل کیا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ ابو اسحاق کے یونس بن یوسف سے **روایت** کی اونہون نے کہا مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز و رخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے اوسکی زرہ اور تلوار لی و بعد ازان اوس تلوار کو مین نے بیچا اور **واقدی** نے کہا کہ دربارۂ قتل ابی جہل اور سلب رخت اوسکے اور طرح بھی روایت سنی ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کی عبدالرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صف مین حاضر تھے ناگاہ مین نے دو نوجوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اوسکی تلوار کا لٹکا تھا پھر اونمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا اے چچا ان قریش مین ابوجہل کون ہے مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اوسکے ساتہ کیا کریگا اوسنے کہا مین نے سنا ہے کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہے تو مین نے حلف کیا ہے کہ اگر مین اوسکو دیکھون تو قتل کرون یا اوسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اوسکو طرف ابوجہل کے اشارہ کیا بعد ازان اوس دوسرے لڑکے نے بھی مثل اوسی پہلے کے خطاب کیا تو اوسکو بھی مین نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اون دونون سے پوچھا تم دونون کون ہو اونہون نے کہا ہم دونون حارث کے پسر ہین پھر مین نے اون دونون کو دیکھا کہ وہ طرفۃ العین ابوجہل کی تاک سے غافل نتھے یہان تک کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اوسکی طرف گئے اور قتل کیا پر اوسنے بھی اون دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اون دونون پر اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا روز بدر مین نے اپنے داہنے

بائین اون دونون نوجوانون کو دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین کوئی میری ہمراہ ہوتا تو وہ خوب تائید کرتا پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ اونمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ان قریش مین ابوجہل کون ہے مین نے کہا وہ ہے جسے تو سامنے دیکھتا ہے یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے شیر جھپٹتا ہے پھر اوسکے پاس اوسکا بھائی بھی جاملا اور مین اونمین تلوارون کی داریں دیکھ رہا تھا بعد ازان مین نے رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ وہان پہونچکر لاشون مین پھر رہے ہین اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ ہین اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے سنکر کہ دربارہ کم سنی دونون پسران عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر اونمین جو چھوٹا تھا وہ پینتیس ۳۵ برس کا تھا پس یہ جوان تسمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور **واقدی** نے کہا کہ قول اول ہمارے نزدیک ثابت تر ہے یعنے صغر سنی **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے رُبیّع بنت معوذ سے **روایت** کی ہے اونے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسماء بنت مخربہ مادر ابی جہل کے گئی اور اوسکا بیٹا عبد اللہ بن ابی ربیعہ یمن سے اوسکے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میری ہاتھ سوائے عطیہ کے جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایکبار ہم عطر مول لے رہی تھی پھر جب اوسنے میری شیشی مین عطر ڈالا تو اوسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق یعنے قیمت مال لکھادو مین نے کہا بہتر ہے تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنے میرے نام سے لکھ لے جب اسما نے نام معوذ کا سنا تو کہنے لگی اے سر مونڈی تو بیٹی ہے اوس شخص کی جو قاتل ہے اپنے آقا اور سردار یعنے ابی جہل کا مین نے کہا نہین بلکہ مین بیٹی اوس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کا تب اسما نے کہا واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ نہ بیچون گی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھسے مول نہ لونگی کہ بخدا یہ عطر تیرا نہ طیب ہے نہ عُرف یعنے خوب خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعد ازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی اے فرزند مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین سونگھا جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن اے فرزند مجکو اوسکے کلام سے غصہ آگیا اور **راویون** نے کہا ہے جب اوزار حرب اوتارے گئے یعنے جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول اللہ صلعم نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جائے ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اوسکو پایا اوسوقت تک اوسمین رمق جان باقی تھی جب مین نے اپنا پانون اوسکی گردن پر رکھکر شکر خدا کیا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْزَاکَ یعنے حمد ہے اوس خدا کا جسنے تجھے ذلیل و خوار کیا اوسنے جواب دیا نہین خراب کیا خدا نے مگر عبد ابن ام عبد کو یعنے اوس غلام کو جو بیٹا ہے مادر غلام کا تو چڑھا ہوا ہے ایسے مقام بلند پر ایسی سختی سے اے بکریون کے چرانے والے بیان کر کہ آخر فتح کسکی ہوئی مین نے کہا فتح اللہ و رسول کی ہے پھر ابن مسعود

نے کہا کہ جانب قفا اوسکے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا اے ابو جہل مین تیرا قاتل ہون اوسنے کہا تو بھلا وہ غلام نہین ہے جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو کہ جو کچھ مصیبت تیرے قتل کرنے سی میری ذات پر واقع ہوئی زیادہ اوس سے نہین ہے کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر متسلط ہو غرض کہ عبد اللہ نے اوسکو ایک ایسی ضربت ماری کہ سر اوسکا آگے آپڑا پھر اوسکو اوٹھا لیا اور اوسکے تن پر جو نظر کی تو اوسکے پہلو پر نشان کوڑے کے دیکھے پھر اوسکی زرہ و خود اور اوسکا ہتھیار اوتار لیا اور پیشگاہ رسول خدا صلعم کے لاکر حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہو جیسے حضرت نے فرمایا کیا تو سچ کہتا ہے اے عبد اللہ قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے البتہ قتل ہونا اوسکا مجکو خوشتر آیا ہے پانی سے شتران سرخ کے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اوس نشان کا کیا جو اوسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابو جہل کو زخم خراش ہو چکا تھا اسطرح کہ مین نے اوسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اوسکا چھل گیا تھا تم اوس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابو جہل ہے تو وہ نشان اوسمین پاؤگے اور بعضون نے کہا ہے کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابو سلمہ بن عبد الاسدی المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا اوسکے دل مین دعوی عبد اللہ پر نسبت قتل ابی جہل کے شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کیا تو نے ابو جہل کو قتل کیا ہے ابن مسعود نے کہا ہان اللہ نے اوسکو قتل کیا (یعنے میرے ہاتہ سے) پھر ابو سلمہ نے کہا تو ہی اوسکے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود بولے ہان مین نے ہی اوسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابو جہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے کہا بخدا مین نے ہی اوسکو قتل کیا اور اوسکا رخت و ساز تن سے اوتار لیا ابو سلمہ نے پوچھا بھلا اوسمین کوئی علامت بھی تھی کہا ہان ایک داغ سیاہ اوسکے داہنی ران مین اندر طرف تھا تب ابو سلمہ نے بیان ابن مسعود کا راست جانا پھر ابو سلمہ نے کہا تو نے ابو جہل کو برہنہ کیا و حال آنکہ اوسکے سوای کوئی قرشی برہنہ نہین کیا گیا ابن مسعود نے جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابو جہل سے زیادہ تر کوئی دشمن خدا و رسول نہ تھا اور مین کوئی عذر تیرا پذیرا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اوسکی حمایت کرتا ہے پس ابو سلمہ چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اوس سے سنا کہ وہ در بارۂ ابی جہل کے اپنے کلام سی استغفار بخدا کرتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے اور کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِیْ فَتَمِّمْ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ اے پروردگار تو نے جو مجھسے وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھپر تمام کر راوی نے کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی سیم کوفتہ یعنے چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو عبد اللہ بن مسعود نے اوس روز غنیمت مین پائی تھی

ہمارے پاس ہے الغرض اجتماع اقوال ہمارے اصحاب کا یہ ہے کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفرا نے ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبداللہ بن مسعود نے اوسکا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اوسکی قتل مین شریک تھے اور راویون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوسے فرماتے تھے خداوندا دونون فرزندان عفرا پر رحم کر کہ اون دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کی شرکت کی ہے لوگون نے عرض کی یارسول اللہ اوسکے قتل مین اون دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو ابن مسعود نے اوسکو زخمی قتل کیا پس یہ بھی اوسکے قتل مین شریک ہوا اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث **بیان** کی معمر نے زہری سے اونہون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اے پروردگار توکافی ہو میری جانب سے نوفل بن خویلد کو یعنے اوس سے انتقام کر اور اوس روز نوفل آگے نکلکر شور کرتا تھا یعنے اپنی جماعت کو پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اسلیے کہ اوسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل مین جسوقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوے تو وہ باواز بلند شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش یہ آجکا دن روز بلندی اور نیکنامی کا ہے اور جب اوسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے تمہاری کیا غرض ہے کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودھ پینے کی حاجت نہین ہے یعنے کیا تمکو مجھسے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہے یہ سنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کرلیا اور اوسکو اپنے آگے آگے لیچلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اوسوقت اوسنے علی کو اپنی سمت آتے دیکھکر پوچھنے لگا اے برادر انصار یہ کون شخص ہے قسم ہے لات وعزّے کی مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد پر میری جانب چلا آتا ہے جبار نے کہا یہ علی بن ابی طالب ہے تب نوفل نے کہا مین نے مثل آج کے کوئی ایسا مرد تیز وچالاک اوسکی قوم بھر مین نہین دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اوسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اوسکی سپر مین در آئی پھر اوسکو سپر سے کھینچکر اوسکے دونون پائون پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اوسکی کمر سے لپٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنے کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے اوسکے دونون پائون کاٹے بعد ازان اوسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن خویلد کا معلوم ہے علی علیہ السلام نے جواب دیا یارسول اللہ مین نے اوسکو قتل کیا یہ سنکے آنحضرت صلعم نے تکبیر کی اور فرمایا وہ خدا ایسا ہے جسنے میری دعا کو اوسکے بارہ مین قبول فرمائی اور اوس روز عاص بن سعید آگے بڑھکر لوگون کو واسطے قتال کے اغوا کرتا تھا اوسوقت درمیان اوسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اوسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سعید اوسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجکو اپنی طرف کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہے کہ مین نے تیرے باپ کو مارا ہے وحال آنکہ مین قتل مشرک سے عذر خواہی نہین کرتا ہون وبلکہ مین نے عاص بن ہشام

بن المغیرہ کو اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے سعید نے جواب دیا اگر تو ہی اوسکو قتل کرتا تو قتل کرنا تیرا
البتہ باطل پر تھا یعنے اسلیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم
ہین از روے عقل کے اور برتر ہین امانت مین کوئی شخص تلاش انکی برائی کی نکریگا مگر یہ کہ خدا اوسکو اوندھے منہ
گرا دیگا یعنے ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ اور مشرکین مقابلے
مین باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اونکی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے اونمین سے بقصد جنگ چلا
اوسوقت مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خثیمہ یہ دونون ایک تودہ ریگ پر باہم
جنگ کرتے تھے یہان تک کہ اوس مشرک نے سعد بن خثیمہ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین
ڈھکا ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اوترا اور مجھے اوسنے پہچانا مگر مین نے
اوسکو نہین پہچانا کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھسے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین
اوسکی طرف مڑا اور وہ آگے بڑھکر مجھپر آیا و چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تاکہ وہ بلندی سے
میری طرف اوتر آوے کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آپڑے اور مجکو قابو مین کرلیوے تب وہ بولا
اے ابن ابی طالب تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنے مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا)
اور قدم ایک جا جم گئے تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آکر اوسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اوسکا
سپر پر روکا پس تلوار اوسکی سپر مین گڑ گئی مین نے فرصت پاکر اوسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری
تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اوسکی زرہ کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اوسکا کام تمام کریگی کہ
ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی تو مین نے اپنا سر نیچا کرلیا دفعتہً وہ تلوار اوسپر آپڑی کہ کاسہ سر
اوسکا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا لے اس ضرب کو مین ابن عبد المطلب ہون اوسوقت
مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن
محصن سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا روز بدر میری تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجکو
ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی صاف و صیقل کی ہوئی کہ اوسی سے مین برابر
جنگ کرتا رہا یہان تک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ وہ تلوار تا مرگ اوسکے پاس رہی اور **واقدی**
نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے **روایت** کی کہ اونہون نے چند اشخاص بنی
عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتی
رہ گئی کہ اونکے پاس اور کوئی ہتھیار نتھا تب رسول خدا صلعم نے ایک شاخ شاخہاے سبز سے کہ آپکے
ہاتھ مین تھی اوسکو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ لکڑی بہترین تلوار ہوگئی اور ہمیشہ اوسکے پاس رہی

یہان تک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبید کے شہید ہوے اور راوی نے کہا کہ اوسی عرصے مین حارث بن سراقہ لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہی پانی خون ملا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل حارث کی اونکی مادر و خواہر نے سُنی تو اونکی والدہ نے کہا واللہ جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوینگے مین حارث کے غم مین نہ رُوونگی اسلیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی اگر میرا بیٹا جنت مین ہے تو مین اوسکے لیے نہ رُوونگی اور اگر وہ دوزخ مین ہے تو رُوونگی وَلَعمرُ اللهِ فاعو لنه اور قسم ہے خدا کی کہ پھر مین اوسکو چلا چلا کے رُوونگی یا بعنی تحویل یعنے مین نے اس غم کو اپنے دل پر بار کر رکھا ہے یعنی موقوف رکھا ہے آخر جب رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صدمہ حارث کا جو میرے دل پر ہے آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ اوسکے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ایسا نکرونگی تا وقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات پوچھ نہ لونگی کہ اگر حارث جنت مین ہے تو اوسپر بکا نکرون گی اور اگر جہنم مین گیا تو اوسکے ماتم مین گریہ و زاری بشور و شیون کرون گی یہ سنکے حضرت نے فرمایا هَبِلْتِ یعنے تو بے فرزند ہو یا تو اپنے فرزند کے غم مین رو ئی کیا جنت ایک ہی ہے بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے البتہ حارث فردوس برین مین ہے اوسنے کہا تو پھر مین اب کبھی اوسکے لیے بکا نکرون گی اور رسول خدا صلعم نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اوسمین دست اطہر دھویا اور اوسمین دہن اقدس سے کُلّی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر حارث کو مرحمت کیا تب اوسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا کہ اوسنے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اون دونون نے یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کی حضور سے رخصت ہو کر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے مین کوئی عورت زیادہ ان دونون عورتون سے خنک چشم و دلشاد نتھی اور راوی کہتے ہین کہ ہُبیرہ بن ابی وہب نے جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے منہ گرا اوسکو کسی نے پے کیا کہ وہ قدرت اوٹھنے کی نرکھتا تھا اوسوقت اوسکے پاس ابو اسامہ الجُشمی حلیف اوسکا آیا اوسنے اوسکی زرہ تن سے جدا کر کے اوسکو اوٹھا لیگیا اور بعضون نے کہا ہے کہ ہُبیرہ کو ابو داؤد مازنی نے تلوار سے مارا کہ اوسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ مُنہ کے بل گرا کہ پھر زمین سے جنبش نکر سکا اور ابو داؤد وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہُبیرہ کا دونون پسران زہیر جُشمی یعنے ابو اسامہ اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون جُشمی اوسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونون نے لوگون کو اوسکے پاس سے بزور تلوار ہٹایا اور اوسکو قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اوسکو ابو اسامہ اوٹھالے بھاگا اور بچا لیگیا اور لوگون کو اوس سے دفع کرتا جاتا تھا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اون دونون کتّون نے جو حلیف تھے اوسکی حمایت کی مثل ابو اسامہ کے

گویا وہ رقل تھا یعنے نخلہ دراز اور **بعضون** نے کہا ہی کہ جس شخص نے اوسکو تلوار ماری تھی وہ مجذر ابن ذیاد تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسے بن یعقوب نے اپنے عم سے اونہون نے کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سنا اونسے کہا مین نے مروان بن الحکم سے سنا کہ اوسنے حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اس حال سے انکار کرتا تھا آخر اونسے اس بات مین اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقاتلہ کیا اوسوقت مین نے ایک صدا سنی کہ کوئی چیز آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہے اوسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشت بھر کر اون لوگون پر پھینکی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صُعَیر سے **روایت** کی ہے اونسے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین پس اس آواز سے سخت ہیبت ہمپر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست پاکر بھاگے ہین تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہے کہ دن تمام ہوا وحال آنکہ ابھی دن اوسیقدر ہے جو تھا حکیم کہتا ہے غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کہ اسیطرح رات ہو جاوے تا قوم ہماری طلب وتلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اوسوقت حکیم کو عبد اللہ اور عبد الرحمان پسران عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبد الرحمان نے اپنے بھائی سے کہا آو ہم اوتر پڑین اور ابو خالد کو سوار کردین وحال آنکہ عبید اللہ لنگڑا تھا تب عبید اللہ نے کہا تو دیکھتا ہے کہ میرے پانون نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبد الرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی اسوقت ضرور ہے کہ اگر ہم مرجاوینگے تو ہمارے پیچھے ہمارے عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہے تو وہ ہم سب کو سواری دیگا آخر عبد الرحمان اور اوسکا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اوتر پڑے اور حکیم کو سوار کردیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مکہ مرّ الظہران مین پہونچے تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اوسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے نجاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسیکا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا نہ پہونچا ہو یہ سنکے وہ دونون بھی کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا ولیکن ہمنے تجکو اور اپنی قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمہارے ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمہارے ساتھ مین کچہ اختیار نتھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف سے **روایت** کی کہ اونسے اپنے والد سے سنکر بیان کیا کہ قریش کے ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب وہ شکست پاکر بھاگے تو اونہون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور مسلمین اونکا پیچھا کیے تھے اور جو کچہ

وہ ڈالے جاتے تھے یہ لوگ اوسے اوٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے کہا مین بھی اوس روز تین زرہ
پڑی ہوئی اپنے اہل مین اوٹھا لایا اور بعد اس واقعہ کے وہ ہمارے یہان رہین چنانچہ ایک شخص قریش نے
اون زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھکر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث بن ہشام کی ہے اور
واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے **روایت** کی ہے اوسنے کہا
مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سُنا وہ کہتے تھے مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جو اوس روز بھاگنے والون مین
تھا یہ کہ مین اوس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد عورتون کو چھوڑ کر
بھاگ گئے اور **راوی** کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ مشرکین کے بدر مین
حاضر ہوا اور مین اصحاب محمدؐ کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے اور جو آدمی اور گھوڑے
ہمارے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر باانیہمہ وہ سب جب بھاگے تو مین بھی اونکے ہمراہ بھاگا اور مین
دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ مین نے مثل اسکے کبھی نہین دیکھا
کہ لوگ عورتون کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین اوسوقت ایک اور شخص جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ
بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آملا مین نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہے
اوسنے کہا نہین قسم اللہ کی یہ میرے ہمراہ نہین ہے تاآنکہ اوس شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا
اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غیقہ مقام سُقیا سے جانب یسار واقع ہے اور درمیان
غیقہ اور مقام فُرع کے ایک شب کی راہ ہے اور وہان سے مدینہ آٹھ بُرد ہے اور ایک برد بارہ میل کا
ہوتا ہے) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے
کوئی بطلب و تلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے رستہ بدل دیا اور راہ سے کج ہو کر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین
ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اوسنے مجھسے پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہے مین نے کہا کچھ نہین سوائے اسکے
کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوئے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے پاس کوئی سواری بھی ہے تب اوسنے
مجکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زاد راہ بھی دیدی تاآنکہ مین جحفہ مین پہونچکر راستے پر ہو لیا اور مکے مین پہونچا
اور مین نے حَیُسمان بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہے تاکہ
مکے مین قریش سے خبر ہلاکی و تباہی قوم کی بیان کرے اگر اوسوقت مین چاہتا تو اوس سے پہلے مکے مین پہونچتا
مگر مین نے اوس سے رستہ اپنا کاٹ لیا تاآنکہ وہ مجھسے پہلے دن کو پہونچ گیا تھا پھر جسوقت مین مکے مین
پہونچا اور قریش کو خبر اونکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ خزاعی کو لعن کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ
یہ شخص خبر اچھی نہین لایا ہے بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جب کہ جنگ خندق بھی ہو چکی ہے تو مین نے

خیال کیا کہ اگر مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمد کیا کہتے ہین اور میرے دل مین اسلام مرتکز ہو چکا تھا
آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار کیا اونہون نے کہا وہ دیکھو مسجد کی سایہ مین
اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اوس مجمع مین آیا اور اونمین سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا تھا
چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا یا قباث بن اشیم روز بدر تو ہی کہتا تھا مَارَاَیْتُ مِثْلَ هٰذَا الْاَمْرِ
فَرَّ مِنْهُ اِلَّا النِّسَاءُ یعنے مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سوای عورتون کی یعنے
عورتون کو چھوڑ کر مین نے کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ تو رسول اللہ ہے
کیونکہ یہ بات مین نے کبھی کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین
یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہوتے تو حق تعالی آپ کو اس کلام پر مطلع نکرتا آپ مجھپر
توجہ فرمایئے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا اور راوی
کہتے ہین کہ جسوقت مسلمانون نے اور مشرکون نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنے جب فریقین ہی بمقابلہ
پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اوسکے لیے کذا و کذا یعنے ایسا ایسا امر ہے اور
جو کوئی اسیر کریگا کسیکو اوسکے واسطے یہ یہ اجر ہے پھر جسوقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوے
تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہو گئے ایک فرقہ تو گرد خیمۂ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اوس خیمہ مین
ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت و تاراج پر جا پڑے اور ایک فرقہ در پے طلب دشمن تعاقب کرتے
چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ حضار خیمہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونہون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو تعاقب و طلب دشمن سے اس بات نی نہین روکا
کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے منع کیا اور باز رکھا کہ
اگر ہم آپ کے مقام کو خالی چھوڑ دیوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپ پر آ پڑے اور حال یہ ہے
کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگہبانی کو رہ گئے وہ وجوہ الناس یعنے رو دار و ممتاز ہین مہاجرین و انصار مین سے
کہ انمین سے ایک بھی آپ کی خدمت سے جدا نہوا اور ما وراے انکے کثرت مردم کی بہت ہے اگر مال غنیمت سارا
آپ ان سب کو دیدیوین گے تو آپکے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نرہیگا اور حال یہ ہے
کہ اسیر و قتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہے (اور مترجم کہتا ہے کہ اخیر کلام معاذ سے مراد یہ ہے کہ ہر گاہ
سر بہا اسیرون کا اور رخت و ساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہے وہ ہی لوگ پاوینگے جو حکم مین مَن قَتَلَ قَتِيلًا
وَمَن اَسَرَ اَسِيرًا کے ہین یعنے جنہون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے
اون اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ بچیگا) چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا

پس حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ
یعنے دربارہ مال غنیمت کے لوگ تجہسے سوال کرتے ہین تو اونسے کہدے کہ غنیمت مال خدا و رسول کا ہے آخر الامر
جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے اونکو کچھ وصول نہوا تو بعد اوسکے حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا
وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ یعنے تم لوگ آگاہ ہو
اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اوسکا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا
صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبادۃ بن الصامت
سے **روایت** کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے سارا انفال مال واسطے خدا اور رسول کے سپرد کردیا یہانتک
کہ اوس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے بھی خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا
غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ سو رسول خدا صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا
اوس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے **روایت**
کی ہے اونسے کہا لوگون نے دربارہ غنیمت بدر کے باخود ہا اختلاف کیا یعنے آپسمین جھگڑا ڈالا تب رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے پاس ہے لیجاوے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اوسمین سے
کسیکے پاس کچھ باقی نرہا مگر یہ کہ سب جمع ہوگیا اوسوقت اہل شجاعت یعنے لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص
ہمین لوگ پاوینگے اور سواے ہمارے اورون کو جو اہل ضعف ہین یعنے جنکو یاراے جنگ نتھا نملیگا بعد ازان
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ
سواران قوم جنہون نے لوگون کی حمایت کی کیا اونکو آپ حصہ برابر اون لوگون کے دینگے جو ضعیف و عاجز
قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم مین روئے تم لوگ فیروزمند و ظفریاب نہین ہوتے
مگر اپنے انہین ضعفا کی دعا سے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے
اونہون نے کہا مین نے موسے بن سعد بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے دربارہ
اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ قتیلے کے اور درباب انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا اونہون نے کہا
اوس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسیکو قتل کیا ہو اوسکا رخت و ساز اوس
قاتل کے لیے ہے اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اوسیکا بندی ہے یعنے اوس قیدی کا سر بہا اوسی شخص کے واسطے
پس ہر قاتل کو اوسکے قتیل کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا وہ سب
درمیان مردم اوسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبد الحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت و ساز ابی جہل کا کسکو ملا
اونہون نے کہا ہمارے نزدیک اسمین اختلاف ہے چنانچہ بعض نے کہا کہ اوسکا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح نے لیا

اور بعض

اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب مین نے عبد الحمید سے کہا تجھے اس بات کی کس نے خبر دی یعنے تو نے کس سے سنا اونہون نے کہا جسنے مجھسے بیان کیا کہ وہ اسباب حضرت نے معاذ بن عمرو کو دیا تھا اسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہے اور جس شخص نے پایا ابن مسعود کا نقل کیا تو اس روایت کو مجھسے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا اور راویون نے کہا ہے کہ زرہ ولید بن عتبہ کی اور خود وکلاہ اوسکا یہ سب علی علیہ السلام نے لیا اور سلاح عتبہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ نے پایا اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو ملی یہان تک کہ اونکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے محمد بن سہل بن حثمہ سے روایت کی اونہون نے کہا رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ جملہ قیدی اور تمام رخت وساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہے سب اونہین کو پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دربارۂ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور اسباب مقتولون کا مخصوص اون قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنہون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ غنیمت لشکر سے ہاتھ لگا تھا وہ سب درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہے کہ جو کچھ جنکے لیے حضرت علیہ السلام مقرر و تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اونکو سپرد کیا اور اوسی عرصہ مین جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم برابر تقسیم کیا گیا اور جب مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اوسپر جو شخص مہتمم مقرر ہوا تھا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور واقدی نے دوسری روایت مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم نے مال غنائم جو بمقام سیر تقسیم کیا تھا (اور سیر ایک گھاٹی ہے کوچہ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم نے مہتمم مال غنیمت کا حباب بن الارث کو کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جب مال غنیمت جمع ہوا اوسمین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ مع اسباب اوسکا اور کتنون کو دو دو اونٹ اور کسیکو صرف قسم فرش اور مال غنیمت کے تین سو ستر ہ بخش ہوسکے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے سوار اونکے چار حصے لگے یعنے دوہرا حصہ اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اونکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کیے کہ وہ سب مستحق حصۂ بدر تھے اونمین سے تین شخص مہاجر تھے جنمین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین ایک تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم اونکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار تھین اور اونہون نے وفات پائی جسدن کہ زید بن حارثہ مدینہ مین خبر فتح لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبید اللہ تیسرے سعید

بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ان دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان کے بھیجا تھا سو یہ دونون موضع حورار تک پہونچے تھے (حورار عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہے اور درمیان حورار اور ذی المروہ کے دو شب کی راہ ہے اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ بُرد کا یا کچھ کم ہوگا اور ایک بُردہ بارہ میل کا ہوتا ہے) اور انصار مین سے ایک ابولبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم اونکو مدینے مین اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے اونکو حضرت نے اہل قبار اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ اونکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑے گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہو گئے تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہین اور مروی ہی کہ رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا حالانکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جسوقت قتال بدر سے فراغ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اوسکو اسمین رغبت بہت تھی اور یہ اسطرح ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے مین لوگون سے بیعت جہاد لی ہی تو سعد بن عبادہ محلہ انصار مین جاکر اونکو خروج پر تاکید کرتی تھی اور وہین کسی مقام مین اونکو سانپ نے کاٹا تھا سو وجہ سے وہ حاضری سے باز رہی تھی سو اونکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کی لیے بھی حصہ لگایا گیا اسلیے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے دفعۃً بیمار ہو گئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مر گئے اور اونہون نے خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین وصیت بھی کی تھی (یعنے درباره حصہ اپنے واسطے اہل و عیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ سب چار آدمی ہین کہ انکے بارہ مین اجتماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہی جیسا اون آٹھون پر اتفاق ہی اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید پدر یعقوب سے **روایت** کی ہی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے جو دہ قتیلون کا بھی سہم جو بدر مین شہید ہوے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھسے عبداللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے کہ جسوقت رسول خدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہمنے اپنے والد کا سہم بھی پایا کہ اوسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے آئے تھے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن مکنف سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا مین نے سائب بن ابی لبابہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبدالمنذر کا بھی حصہ عنایت کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن بن عدی لے آئے تھے اور تعداد اون اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوے ایک سو پچاس اونٹ تھے اور نیز آدم یعنے اویم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اوسدن مسلمانون کو ہاتھ لگا اور اوس اسباب غنیمت مین جو اوس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پیچیدہ تھی سرخ رنگ وہ گم ہو گئی تھی تو بعض نے مسلمین مین سے یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اوس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنے وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسول خدا صلعم نے لیا ہو پس اس بات پر حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ الی آخرہ یعنے نبی کے لیے یہ بات سزاوار نہین ہے کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اوسوقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

یارسول اللہ فلان شخص نے وہ نگینہ چورالیا ہے تب حضرت نے اوس آدمی سے پوچھا اوسنے انکار کیا
کہ مین نے ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یارسول اللہ فلانی جگہ کھود ی جاوے پس حضرت
علیہ السلام نے حکم کیا تو وہان کھوداگیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اوسوقت ایک شخص نے کہا یارسول اللہ
فلان شخص کے حق مین استغفار کیجیے اور اوس کہنے والے نے دومرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت
علیہ السلام نے فرمایا دَعُوْنَا مِنْ اَبِیْ خَمْ یعنے فرمایا مجکو باز رکھو ابی خم سے یعنی اس شخص کے ذکر سے مجھے
معاف کرو اور لشکر اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور
بعضے کہتے ہین وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور
میرے گھوڑے کا بھی حصہ عطا کیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اوس روز گھوڑے کا دوہرا حصہ لگایا
اور ایک حصہ اوسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابو جعفر محمد بن سہل سے **روایت**
کی ہے اونہون کہا کہ روز بدر ابو بردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا آخر
وہ اونہین کے سہم مین آیا اور اوس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتہ لگین اور بہت سے ہتھیار اور
سواریان ہاتہ آئین اور اوسہین ناقہ ابو جہل کا بھی تھا کہ اوسکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور اکثر
اوسی پر سوار ہوکر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اوسکو ہدی کعبہ کردیا و بعد ازان اون دنون مشرکین نے
اوس ناقہ کو بعوض سو ناقون کی درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اوسکو نامزد ہدی کعبہ نکردیا ہوتا تو البتہ
مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رض سے اور دوسرے طرق مین سعید بن المسیب سے **روایت** کی ہے کہ ان دونون نے کہا
کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس تلوار سے
حضرت نے روز بدر جہاد کی اوسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اونہون نے وہ تلوار اور ایک زرہ جسکا
نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے صالح بن کیسان
سے **روایت** کی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے ہاتہ مین نہ تھی
اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتہ آئی اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے ابو اسید الساعدی سے **روایت** کی ہے کہ جب روبروے ابی اسید کے ذکر ارقم بن ابی ارقم کا
آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اوس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہے جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا آخر باعث اسکا
کیا ہے اونہون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین نے جو کچہ لوٹ مین پایا ہے وہ سب پھیر دوین
یعنے حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی داخل کردی اور اوسکا نام مرزبان تھا

اور اوسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر بھی کبھی ملے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اوسکو مانگا
اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہین کرتے تھے چنانچہ وہ تلوار اوسکو دیدی اور پھر ایسا ہوا
کہ میرا بیٹا یفعہ گھر سے باہر نکلا تو اوسکو غول بیابانی نے اوٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لادکر اوٹھا لیگیا اور درمیان
اس ذکر کے ایک شخص نے ابو اسید سے پوچھا کیا اوس زمانے مین غیلان بھی تھے اونہون نے کہا ہان اوس وقت
تو تھی مگر اب ہلاک ہوگئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اوسکو دیکھکر خوش ہوا اور اوسسے
روکر استغاثہ کیا اونہون نے پوچھا تو کون ہی غول بولا اسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہے اور وہ غول اوس سے
بازی کرتا تھا اور لڑکا اوسکو جھوٹھا کہتا تھا پس ارقم نے اوسپر کچھ التفات نکی اور پھر ایسا ہوا کہ میرے گھر سے
گھوڑا میرا رسی توڑاکر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اونہون نے اوسکو پکڑا اور اوسپر سوار ہوکر آتے تھے جب
قریب مدینہ پہونچے تو گھوڑا اونسے چھوڑاکر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذر خواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھسے
چھوڑاکر بھاگ گیا پھر مین اوسکے پکڑنے پر قادر ہوا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے
روایت کی ہی کہ روز بدر مین نے تلوار عاص ابن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھی عطا کی
اور میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور **راوی** کہتے ہین کہ جو چند
غلام مملوک بدر مین حاضر ہوے تھے اونکو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام تھے
ایک غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبد الرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا صلعم
نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مہتمم مقرر کیا تھا سو اون تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اسقدر مال پایا
کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا نپاتے اور **واقدی** نے بواسطہ روات کے سعد بن عامر سے
روایت کی ہے اونہون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اوسکی رگ عرق النسا کٹ گئی
پھر مین نے اوسکا پیچھا کیا اوسکے نشان خون پر یہان تک کہ مین نے اوسکو پایا اوس حال مین کہ مالک بن دخشم نے
اوسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اوسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہے کہ مین نے اسکو تیر مارا ہے
اور مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہے کہ مین نے اسکو گرفتار کیا ہے مگر رسول خدا صلعم نے اوسکو ان دونون سے
خود لے لیا آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے سہیل نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اوسکے بھاگ جانیکا
شور کیا اور اوسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود
آن حضرت صلعم نے اوسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور **واقدی** نے بواسطہ روات کے عاصم سے **روایت**
کی ہے اونہون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیار نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اوسکا نام معید بن وہب تھا
اور وہ بنی سعد بن لیث سے تھا اور اوس عرصے مین عمر رضی اللہ نے ابی بردہ سے ملاقات کی اور اونکو دبارہ

قتل قیدی کی تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جسکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اوسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور یہ ماجرا قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر معبد بن وہب اوسی حالت مین کہ وہ ابی بُردہ کے پاس قید تھا حضرت عمر رضی اللہ سے مخاطب ہو کر بولا اے عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہم پر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہے لات و عزیٰ کی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا جو مسلم فرمان بردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا کلام کرتا ہے وحال آنکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہے یہ کہکے اوسکو ابی بُردہ سے لے لیا اور اوسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا کہ خود ابو بردہ نے اوسکو قتل کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے **روایت** کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اوسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نکرو نہین تو سارے اسیرون کو جو تمہارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور **واقدی** نے بواسطہ روات کے یحییٰ بن ابی کثیر سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کی اسیر کو بزور چھین نہ لیوے اسلیے کہ اوسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا (یعنے بلکہ مارا جانا اون قیدیون کا گوارا تھا) چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا اے ابو عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت شاق گذرا عرض کی ہان یا رسول اللہ البتہ یہ مجکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا الہذا مین نے چاہا کہ خدا یتعالے ان مشرکون کو ذلیل و خوار کرے کہ ہم انکو قتل کر کے خون بہاوین اور اوس روز نضر بن الحارث کو مقداد نے اسیر کیا تھا پھر جسوقت رسول خدا صلعم بدر سے نکل کر مقام اثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کیے گئے اوسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف نظر کی اور دیر تک اوسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اوسکے پہلو مین کھڑا تھا یہ کہنے لگا کہ واللہ محمد مجکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اونکی آنکھون مین مجکو اپنی موت نظر آتی ہے اوس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہے مگر تجھپر رُعب غالب ہے تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا اے مصعب منجملہ ان لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھسے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہے تو اپنے صاحب یعنے محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچہ کسیکے ساتہ کرین اوسیطرح میرے ساتہ بھی کرین اور اگر تو میرے حق مین یہ کلام کریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کرینگے مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش کرون تو وہ ہے کہ درباب کتاب اللہ و دربارہ نبی اللہ ایسا ایسا یعنے بد و ناسزا کہتا تھا اوسنے کہا اے مصعب تو ایسا کچہ کر کہ میری قوم مین سے جو امر کسیکے لیے کیا جاے وہی میرے واسطے کیا جاے کہ اگر وہ سب قتل کیے جاوین تو مین بھی قتل کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت ستاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسنے کہا آگاہ ہو اے مصعب اگر اسطرح تجکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نکیا جاتا مصعب نے کہا

واللہ ہرچند مین تجکو سچا نہین جانتا ولیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی مین شامل تیرے نہین ہون کہ تیری حمایت کرون کیونکہ اسلام نے قطع کردیا عہود و قرابت جاہلیت یا معاہدہ فیمابین کو بعد تمہارے خروج و نقض عہود کی تب مقداد سے کہا یہ میرا قیدی ہے آن حضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کرو اور فرمایا اللّٰهُمَّ اَغْنِ الْمِقْدَادَ مِنْ فَضْلِكَ یعنے خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابی طالب علیہ السلام نے نضر بن حارث کو درحالیکہ وہ اسیر تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن ابی طالب سے ہو کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ اسکے دندان پیشین کھنچوا ڈالیے تا زبان اسکی جو باہر نکلی رہیگی تو اسکو پھر قدرت باقی نرہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ توہین بیان کرسکے حضرت نے فرمایا کہ مین اوسکے تئین اس قسم کی عقوبت یعنے قطع اعضا نکرونگا تا نہو کہ حق تعالے میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون وعلاوہ کیا عجب ہے کہ وہ کھڑا ہوگا اوس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آن حضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو سہیل کھڑا ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اوسکو سن رہا تھا پس جسوقت یہ خبر یعنے کیفیت کلام سہیل حضرت عمرؓ نے سنی تو کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ بے شک تو رسول خدا ہے مراد حضرت عمرؓ کی اس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لَعَلَّهٗ يَقُوْمُ مَقَامًا لَا نَكْرَهُهٗ یعنے وہ کھڑا ہوگا اوس مقام پر جو ناگوار نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا مکہ مین پڑھتا ہوا خطبۂ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی علیہ السلام دربیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیلؑ روز جنگ بدر خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالے حضرت صلعم کے لیے دربارۂ اسیران بدر اختیار دیا کہ اونکو قتل کرین خواہ اونسے سربہا لیوین تو اوتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سربہا لیا جائیگا سال آئندہ شہید ہونگے تب حضرت صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیل آئے ہوئے ہین اور دربارۂ اسیرون کے تمہین اختیار دیتے ہین کہ خواہ اونکی گردنین مارین خواہ اونسے بہاے سر لیوین تو دریںصورت شہید ہونگے سال آئندہ تم مین سے بعدد انہین اسیرون کے جنسے فدا لوگے تو لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول کرتے ہین کہ اوس سے اعانت اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنے فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی تو یہ ہے کہ توسع و رفاہ حالی حاصل ہوگی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ملیگی کہ فائز جنت ہونگے پس آن حضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سربہا لینا اسیرون سے قبول کیا ولیکن سال آئندہ یعنے جنگ احد مین اصحاب مین سے اوسقدر شہید ہوے جتنے باخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا راویان حدیث نے کہ جب اسیران بدر محبوس ہوے تھے تو اون بندیون کی حراست پر شقران موالی رسولخدا کے مقرر ہوے و چونکہ مسلمین اونپر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو اون لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب

اون قیدیون نے کہا کاش ہم جانے پاتے ابوبکر کے پاس تو اوسکو پاس صلہ رحم ہم قریش کا ضرور ہوتا کیونکہ اوس سے برگزیدہ تر نزدیک محمدؐ کے ہم کسیکو نہین جانتے ہین **راوی** کہتے ہین کہ وہ قیدی ابوبکر کے نزدیک بھیجے گئے اور ابوبکر اونکے پاس آئے تو اون لوگون نے کہا اے ابوبکر ہم مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے دور والے بھی جنسے اگلی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قریب اور قرابتدار ہین تو ہماری سعی مین کلام کر اپنے صاحب یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ ہمپر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہمسے سر بہا لیوین ابوبکر نے کہا اچھا انشاء اللہ تعالے مین خیر مین کوتاہی نکرونگا پھر ابوبکر خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے لوگون نے کہا ان قیدیون کو پاس عمر بن الخطابؓ کے بھیجو کہ بے شک وہ ایسا ہی شخص ہے کہ ہر آئینہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس ہمکو باور نہین ہے کہ وہ ہمپر فساد کریگا بلکہ عجب نہین کہ وہ تمسے سد مفاسد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمرؓ کے اور آئے وہ رضی اللہ عنہ اونکے پاس تب اون قیدیون نے وہی کلام اونسے کیا جو کچھ ابی بکر سے کیا تھا تب حضرت عمر نے جواب دیا کہ مین کوتاہی نکرونگا شر کرنے سے تمہارے حق مین بعد ازان وہ بھی گئے خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تو دیکھا ابوبکر کو اور لوگون کو گرد آن حضرت صلعم کے اور ابوبکرؓ ملائم و نرم دل کر رہے ہین حضرت صلعم کو اور اونکی غضب کو قیدیون سے فرو اور کم کرتے جاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فدا ہون میرے باپ مان آپ پر یہ لوگ قریش آپکی قوم ہین ان مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچازادے ہین اور اونکے دور والے بھی اورون کی نسبت آپ سے قریب ہین انپر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ و فدا لیجیے انسے تا نجات دیوے انکو خدا بطفیل آپ کے آتش جہنم سے پس لیجیے انسے کہ جو کچھ لیجیگا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی متوجہ کر دیوے انکے دلون کو بعد ازان اوٹھ کھڑے ہوئے ابوبکرؓ اوس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسول خدا صلعم خاموش تھے کچھ جواب ابوبکر کو ندیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اوس جگہ جہان پہلے ابوبکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسول خدا یہ ساری اسیر دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپکی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور وطن سے نکالا آپ کو قتل کیجیے انکو کہ یہ سب سرغنہ کفر اور پیشوایان ضلالت ہین حق تعالے انکے مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہ عمر کو بھی کچھ جواب ندیا پھر رجوع کی ابوبکر نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر میرے باپ مان یہ لوگ آپکی قوم ہین انمین آباء و ابناء و اعمام و بنو اعمام و اخوان ہین اور اونکے دور والے بھی جنسے اگلی قرابت تھی آپ سے قریب ہین پس احسان کیجیے انپر اور امان دیجیے انکو یا سر بہا لیجیے انسے کہ یہ آپکی اصل یگانہ آبائی اور آپ کی قوم ہین آپ اول قائل ہین انکے تو جیسے حق تعالے ان لوگون کو ہدایت کرے تو بہتر ہے اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات مین بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نفرمایا پھر ابوبکر ایک کنارے اوٹھ گئے پھر اوٹھے عمر اور بجاے ابی بکر جہان سے وہ اوٹھ گئے تھے آ بیٹھے اور عرض کرنے لگے یا رسول خدا آپ کیا انتظار کرتے ہین ان لوگون کے

بارہ مین انکو قتل کیجیے کہ حق تعالے بسط دیگا اسلام کو اور خوار کریگا مشرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی اپکی
اور مقاتلہ کیا آپ سے اور جلاے وطن کیا آپ کو یا رسول خدا مومنون کو اونکے مارے جانے سے خوشدل کیجیے اگر
یہ لوگ قادر ہوتے اسطرح سے ہمپر تو کبھی نہ کوتاہی وکمی کرتے ہمارے قتل مین پس آن حضرت صلعم نے سکوت کیا اور کچہ
جواب ندیا چنانچہ عمر وہان سے اوٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکر نے اور کلام کرنے لگے
جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچہ جواب ندیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پھر اوٹھے عمر تیسری دفعہ
اور کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے بھی کچہ جواب ندیا بعد ازان برخاست کیا رسول خدا صلعم نے اور
داخل ہوے اپنے مکان مین اوسمین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوے اور لوگ دربارہ قیدیون کے خوض وغور مین تھے
کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہے جو ابوبکر نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہی ہے جو عمر کہتے ہین چنانچہ جب
رسول خدا صلعم برآمد ہوے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنے ابی بکر وعمر رض کے ان دونون کو
تو بجاے خود چھوڑو کیونکہ ان دونون کے لیے مثل ہے مثل ابی بکر رض کی مثل میکال کی ہے کہ وہ جو نازل ہوا کرتے ہین زمین پر
تو خوشنودی خدا وآمرزش واسطے بندون کے لیے ہوے آتے ہین اور انبیا مین مثل ابی بکر رض کی مثل ہے ابراہیم کی
کہ وہ اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل وشیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ اونکی قوم نے جب اونکے لیے آگ کو
مشتعل کیا اور اونکو اوسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچہ نکہا کہ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا
تَعْقِلُونَ یعنے تفو تمپر اور اوسپر جسکو سواے خدا کی تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اوس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا
کہ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی جسنے میری پیروی کی وہ مجھی مین سے ہے یعنی وہ میرا ہی اور جسنے
میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہے اور مثل ابی بکر کی مثل عیسی کی ہے کہ وہ اپنی امت کے حق مین
خدا سے کہتا تھا کہ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنی اگر تو ان لوگون پر
عذاب کریگا تو یہ تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئنہ تو بڑا حکیم ہے اور مثل عمر کی ملائک مین ہے مثل
جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب وقہر خدا لیے ہوے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمر کی
مثل ہے نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا اونہون نے رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ
مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنے خدایا نچھوڑ روے زمین پر ان کافرون مین سے کسیکو بسنے والا پس نوح نے ایسی بددعا کی
اوس قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کردیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسے کے جب کہا اونہون نے رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یعنے اے پروردگار ہمارے مٹا ڈال
انکے مالون کو جو باعث انکی سرکشی کا ہے اور سختی ڈال انکے دلون مین اسلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جب تک دیکھین کے
عذاب دردناک وبعد ذکر ان مثالون کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئنہ تمہارے یہان ناداری ومحتاجی ہی پس ہرگز

نہ چھوٹیگا تبسے کوئی شخص ان قیدیون مین سے بغیر سر بہا دیئے یا قتل ہونے سے تب کہا عبد اللہ بن مسعود نے یا رسول اللہ
سوا سہیل بن بیضا کے یعنے یہ شخص مستثنے کیا جاوے قیدیون مین سے (کہا واقدی نے کہ سہیل وہم ہے راوی کا کیونکہ
وہ مہاجرین حبشہ مین سے ہے حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بھائی ہے سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا) ابن مسعود نے
اوسکو دیکھا تھا مکہ مین کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا عبد اللہ نے کہ کبھی نہین گذری تھی مجھپر
کوئی ایسی گھڑی جو سخت تر ہو مجھپر اوس گھڑی سے چنانچہ مین دیکھنے لگا آسمان کی طرف خوف کہاتا ہوا اس بات سے کہ
مجھپر آسمان سے پتھر گرین اسواسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین بذکر سہیل پیش خدا اور رسول پس رسول خدا صلعم نے
سر اپنا بلند کیا اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنے آن حضرت صلعم نے بھی بقول عبد اللہ کے اوسکو مستثنے کیا تب عبد اللہ نے کہا
کہ کوئی ایسی ساعت خوشوقتی کی مجھپر نہین گذری کہ ٹھنڈھی ہوئی ہو آنکھ میری زیادہ اوس ساعت سے جبکہ فرمایا اس بات کو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یعنے دربارہ استثنار سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالی ہر آئینہ سخت کر دیتا ہے دلون کو انکے بارہ مین یہان تک کہ وہ دل سنگ
سے بھی سخت تر ہو جاتا ہے اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہے دلون کو انکے امر مین یہان تک کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہے پھر قبول کیا رسول خدا
صلعم نے سر بہا اون قیدیون سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب روز بدر کی تو نجات نپاتا کوئی اوس عذاب سے سوائے عمر کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل کرو
اسیرون کو اور سر بہا نہ لو اور سعد بن معاذ بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیے جاوین قیدی اور فدا نہ لیا جاوے اونسے واقدی نے کہا مجھسے بیان کیا
بیغمبر نے اوسنے نقل کی زہری سے اوسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اوسنے سنی حدیث اپنے والدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم
بن عدی زندہ ہوتا تو مین اس قوم نابکار کو اوسکو بخشتا اور واسطے مطعم بن عدی کی اجرت تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پھر اٹھا وہ طائف سے کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیر نے سعد بن المسیب سے اوسنے کہا کہ امان دی رسول خدا صلعم نے روز بدر اسیرون مین سے
ابا عزہ عمرو بن عبد اللہ بن عمیر الجمحی کو اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد و رہا کیا اوسکو حضرت صلعم نے تب اوسنے کہا
میری پانچ بیٹیان ہین اونکے لیے میرے پاس کچھ نہین ہے پس کچھ اونکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ
عطا کیا اوسکو رسول خدا صلعم نے تب کہا ابو عزہ نے کہ مین آپ سے عہد واثق کرتا ہون کہ مقاتلہ نکرونگا آپسے
اور جمع نکرونگا لوگون کو آپ پر کبھی پس رخصت کر دیا اوسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے
تو صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ کے گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ اوسنے کہا مین نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہے کہ مین
اون سے کبھی مقاتلہ نکرونگا اور نہ اوسپر لوگون کو جمع کرونگا کبھی کہ مجھپر اوسنے احسان کیا اور مجکو امان دی اور سوائے میرے
کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہان تک کہ یا اوسکو قتل کیا یا اوس سے سر بہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی
ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میرے بیٹون کے ساتھ ہونگی اور اگر زندہ رہیگا تو اسقدر مال کثیر دونگا کہ
عیال تیرے نہ کہا سکین گے پس اس وعدہ پر ابو عزہ صفوان کے ساتھ نکلا اور عرب کو بلا کر جمع کرتا تھا بعد ازان جب
روز احد ابو عزہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا تو اتفاقاً لشکر اسلام مین اسیر ہو گیا اور اوسکے سوا قریش مین سے کوئی اور قید نہوا

تب ابوعزہ نے کہا اے محمد مین نے بخوشی اپنے خروج نہین کیا بلکہ بجبر ہمراہ قریش آیا میری بیٹیان ہین اونکا کوئی نہین
مجھپر احسان کیجیے مجکو امان دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے اے ابوعزہ وہ عہد و میثاق جو تونے ہمسے کیا تھا کہان ہے
واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکے مین جاکر اپنے منہ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات کہے کہ مین نے محمدؐ کو دوبار فریب دیا
راوی نے کہا کہ فلان فلان روات کثیر نے مجکو خبر دی سعد بن المسیب سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئنہ مومن ایک
پتھر سے دوبارہ ہرگز نہین اوٹھاتا یعنے ایک دغاباز سے دو دفعہ دھوکھا نہین کھاتا اے عاصم بن ثابت اسکو
اور قتل کر پس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اوسکو کہا **راویون** نے کہ حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ غار ہاے عمیق یعنے
گڑہے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اوس غار مین ڈالے جاوین سواے
امیہ بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اوسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اوسکو غار مین ڈالین
تو گوشت اوسکا کھنڈ گیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یعنے یون ہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم
نے کہ مُردہ عتبہ کا غار کیطرف کھینچا جاتا ہے اور یہ شخص فربہ تھا اوسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اوسکے بیٹے ابی حذیفہ
کا چہرہ متغیر ہوگیا آن حضرت صلعم نے فرمایا اے ابو حذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھہ کر تجکو بہت ناگوار گذرا اوسنے کہا
واللہ ایسا نہین یا رسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین چونکہ عقل و شرافت دیکھتا تھا تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اوسکو
بطرف اسلام ہدایت کریگی مگر جبکہ عقل نے اوسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنے ہرگاہ اوسنے اس امر مین خطا کی
اور مین نے اوسکو ایسی خواری مین دیکھا تو اوسکی خطا نے مجکو غیظ و غصہ مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچہ ہوا ابوبکرؓ نے کہا
یا رسول اللہ واللہ یہ شخص بڑا حیادار و رحیم تر تھا بہ نسبت غیر کے اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اوسکو پیش آیا
ولیکن مرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسول خدا صلعم نے شکر خدا کہ اوسنے منہ ابوجہل کا زیر خاک دابا اور اوسکو مٹی مین ملایا
اور ہمارے دلون کو چین و آرام دیا پھر جب وہ سب مقتول غار مین باہم اکٹھا ہوگئے اور رسول خدا صلعم اونپر گشت
کرتے تھے یعنے گرد اونکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابوبکرؓ اون مقتولون مین سے
ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہے اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون اوس
خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھسے وعدہ کیا تھا و ہر آئنہ اوسنے مجھسے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا لقولہ تعالیٰ اذ یعدکم اللہ
اِحۡدَی الطَّآئِفَتَیۡنِ اَنَّہَا لَکُمۡ یعنے جسوقت خدا نے ہمسے دو طائفون مین سے ایک کا تمسے وعدہ کیا کہ وہ تمہارے لیے ہے
چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہے اور مال کثیر تب سبنے ارادہ مقاتلہ اور
غارت مال کا کیا اوسی اثنا مین ابوجہل قافلہ قریش لیکر واسطے کومک ابی سفیان کے نکلا اوسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نے ارادہ مقاتلہ ابی جہل کا کیا اور فرمایا حق تعالے تمسے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کرتا ہے مگر نصرت پانا ابی جہل پر
بہتر ہے واسطے دفع شوکت کفار کے پھر سب مجتمع ہوے ارادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مقاتلہ کیا ابوجہل سے تو ستر نفر اوسکے

مارے گئے اور ستر اسیر ہوے واقعۂ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑی ہوی رسول خدا صلعم اہل غار پر
اور اونمین سے ایک ایک کو پکارنے لگے کہ اے عتبہ بن ربیعہ و اے شیبہ بن ربیعہ اور اے امیہ بن خلف اور
اے ابو جہل بن ہشام آیا تمنے دیکھ لیا کہ جو کچھ تمپر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور ہر آئنہ ہمنے تو جو کچھ ہمسے خدا نے سچا
وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا تم لوگ بری قوم اپنے نبی کے تھے کہ تمنے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی
اور تمنے مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھسے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری
نصرت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا بتحقیق کہ اونکو معلوم ہوا ہے
کہ جو کچھ اونسے خدا نے وعدہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا راویون نے کہ جسوقت اوس قوم نے ہزیمت پائی اور
منہ پھیرا تو ہنگام زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا اور حکم کیا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے
قبضے اور حفاظت مین لے اور اوسکو اوٹھوا اور لدوا لے اور حضرت صلعم نے ایک اور شخص کو اوسکا معین مقرر کیا
پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اوسوقت وہان سے روانہ ہوے اور اثیل مین پہونچے اثیل
ایک وادی ہے طول اوسکا تین میل اور درمیان اثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ ہے پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے
چار میل پر جاکر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اوترے اور شب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی
مگر بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آجکی شب ہماری حفاظت یعنے شب نگہبانی
کریگا پس سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہے یعنے تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا ذکوان
بن عبد قیس فرمایا تو بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنے کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا
فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا
تو کون ہے اوسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان
بن عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دو مرتبہ اور تیسری بار کھڑے ہوے تھے
اوسنے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے پس اوس رات کو
اوسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہان تک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا یہ بھی
قول ہے کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور
بعد فراغ سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکائل آئے تھے اونکے شانون پر گرد تھی
اونہون نے تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش و گرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے
فراغ ہوئی تو جبرئیل خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر جسکے بال گوندھے ہوے تھے سوار تھے
اور وہ مادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا اے محمد حق تعالے نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا رضا آپ کے

آپ سے جدا ہونا آیا آپ راضی ہوے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے بمقام عرق ظبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی افلح کو حکم کیا کہ قتل کر عقبہ بن ابی معیط کو جسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے یہ سُنکے عقبہ کہنے لگا واویلا اے گروہ قریش ان لوگون مین سے جو یہان موجود ہین مین کس بات پر مارا جاتا ہون حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہے کہ تو عداوت رکھتا ہے خدا اور رسول سے اوسنے کہا اے محمد آپکا احسان بہت بڑا ہے میری قوم مین سے جو کچھ کسیکے ساتھ کیا جاوے وہی میرا بھی حال کیجیے اگر اونکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر اونپر احسان کیجیے تو مجھپر بھی احسان کیجیے اور اونسے سربہا لیجیے تو مین بھی ایک اونہین سے ہون اے محمد میرے لڑکون کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا ای عاصم اسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اوسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اوس مقتول کیطرف خطاب کر کے فرمایا کہ واللہ تو بڑا بد ذات آدمی تھا مین نہین جانتا ہون کسی کافر کو کہ ایسا منکر خدا اور رسول و منکر کتاب خدا اور ایسا موذی نبی اللہ کا ہو پس مین شکر کرتا ہون اوس خدا کا جسنے تجکو قتل کیا اور میری آنکھون کو ٹھنڈھا کیا تیرے قتل سے اور جب لوگ فروکش ہوے بمقام سیر شعب جو حد صفرا مین واقع ہے تو رسول خدا صلعم نے اوس مقام مین تقسیم غنائم کی درمیان اپنے اصحاب کے راوی نے کہا کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے کہ جب زید بن حارثہ و عبد اللہ بن رواحہ اثیل سے چلکر خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے وہ روز یکشنبہ تھا کہ وقت ضحی یعنے پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور یہ دونون اپنی گروہ مین سے آئے تھے اور جدا ہوا عبد اللہ زید سے بمقام عقیق اور عبد اللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوے ندا کرنی شروع کی کہ اے گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی اور قتل مشرکین اور اونکے اسیر ہونے پر کہ مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل اور قتل ہوے زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف اور منجملہ اسیرون کی سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا قید ہوا اور وجہ لقب یہ ہے کہ اوسکے دندان پیشین دراز تھے مثل درندون کے اور وہ زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا عاصم بن عدی نے کہا کہ مین نے عبد اللہ کی پاس جا کر بطریق سرگوشی کے کہا کہ اے ابن رواحہ جو تو کہتا ہے کیا یہ سچ ہے اوسنے کہا ہان واللہ سچ ہے اور کل صبح کو انشاء اللہ تعالے رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اونکے ساتھ قیدی بھی بندھے ہوئے ہونگے بعد ازان عبد اللہ بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہے جہان عمرو بن عوف و خطمہ و وایل نے اپنے مناز بنائے ہین پس اوسنے اونکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابو جہل فاسق مارا گیا یہان تک کہ وہ لڑکے غل کرتے ہوے بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی بسواری قصوی ناقۂ نبی صلعم کے پہونچکر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلا کر کہا کہ ہر آئینہ عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابو جہل و ابو البختری و زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوے اونہین

سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا اسیر ہوا پس لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے
کہ زید جو خبر عجیب لایا ہے وہ رخنہ اندازی اور فوج بہکانے کی باتین ہین یہان تک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا
کہ وہ خوف کرنے لگے اور آنا زید کا اوسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب
منافقین مین سے ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمہارا یعنے محمدؐ اور اصحاب اوسکے سب قتل ہوے
اور اونہین منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابولبابہ بن عبدالمنذر سے کہا کہ تمہارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہوسکتے و بتحقیق کہ مارا گیا محمد مع اصحاب اپنے اور دلیل قتل ہونے محمدؐ کی یہ ہے کہ یہ ناقہ اونکا ہے
ہم اسکو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہے کہ وہ کیا کہتا ہے یعنے مخبوط الحواس ہے یا یہ کہ نہین معلوم کیا کہتا ہے
رعب سے یعنے خوف زدہ آیا ہے اور آیا ہے ڈرانے والا ابولبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹھا کریگا اور یہود کہتے تھے
کہ زید باتین بنا کر لایا ہے اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے کہا اے ابا
جو آپ کہتے ہین کیا یہ سچ ہے اونہون نے کہا بیٹا واللہ یہ سچ ہے تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے
دل مین قوی ہوکر اوس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بدخبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان کرنیوالا ہے
بتحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بے شک تیری گردن مارینگے اوسنے کہا اے ابومحمد مین یہ بات
نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سنی ہے کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے اور اونپر شقران
غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے اونچاس نفر تھے و دراصل ستر قیدی تھے اسیر اجتماع کر
جسمین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکبادی دیتے ہوے ساتھ فتح خدا کے
پھر اسیطرح ملاقات کی ان حضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامۃ بن وقش نے وہ کیا ہے جسکی
مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہمنے جو قتل کیا تو بڈھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کہنگی سال سے گر گئے تھے
پس یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا اے میرے برادر زادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر تو اونکو
دیکھتا تو اونسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو اونکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو اونکے کردار شایستہ کو ساتھ اپنے
کردار کے دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اسکے یہ لوگ بد تھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین
پناہ مانگتا ہون ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسول خدا سے بے شک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھسے درگذر کرتے
آئے ہین جبسے ہمنے روحا مین ابتداے سکونت کی ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مگر وہ بات جو کہ تونے
اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنے جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھسے حاملہ ہوئی ہے یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور
تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین ولیکن جو کہ تو نے دربارہ اس قوم کے کہا کہ نہین قتل کیا ہمنے مگر بڈھون کو
پس بے شک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا نعماے خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اوسکی معذرت قبول کی

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ جب ابو ہند البیاضی
موسے فروہ بن عمرو نے آن حضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اوسکے ساتھ ایک مشک مین حیس تھا یعنے خرما بریان
بروغن و پرورده بماست تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہے اوسکو نکاح دو اور اوس سے
نکاح لو یعنے مناکحت فیمابین قبول کرو اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو فلان فلان رواۃ کثیر نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے
اوسنے کہا اور ملاقات کو آیا اُسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہے اوس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپکو اور ٹھنڈا کیا
آپ کی آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس ظنہ پر نتھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جنپر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنے قافلہ ہے اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقاتلہ دشمن کی جاتے ہین
تو ہرگز مین پیچھے نرہجاتا پس آن حضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان
و فلان راویان بسیار نے حُبیب بن عبد الرحمان سے اوسنے کہا جب عبد اللہ بن اُنیس تُربان مین حضرت صلعم
کی ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپکی سلامتی پر اور آپکی ظفریابی پر یا رسول اللہ مین راتون کو
چلتا تھا حالت تپ مین پس اوسنے مجھسے مفارقت نکی تھی کل تک کہ مین آپ کے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شفوق مین اور شفوق فیمابین سُقیا و ملل کے
واقع ہے تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھی جانے ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اوسکے
ہمراہ کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہے تو ٹھہر جا تب اوسنے توقف کیا اور سہیل اوسکے ساتھ سے اپنا ہاتھ چھوڑا کر
سامنے چلا جب چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور و غوغا کیا تو لوگ اوسکی تلاش مین نکلے
اور رسول خدا صلعم بھی ایک طرف اوسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اوسکو گرفتار کرے وہ ہی اوسکو قتل کرے
پس اتفاقاً خاص رسول اللہ صلعم نے اوسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اوسکے دونون ہاتھ اوسکی
گردن سے باندھے گئے اور اوسکو اپنے ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے تھے کہ مدینہ مین پہونچے اور
اسامہ بن زید ملاقات کو آئے راوی کہتا ہے کہ مجھے خبر دی راویان بسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب
اُسامہ بن زید واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اوسوقت حضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر
سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اوسکی گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کو دیکھا
دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابو یزید ہے فرمایا ہان یہ وہ ہی ہے جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے
کہ خبر دی مجکو محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی واقدی نے اوسنے کہا مجھسے عبد الرحمان
بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اوسنے یحیے بن عبد الرحمان بن سعد بن زرارہ سے اوسنے کہا داخل ہوے
رسول خدا صلعم مدینہ مین اور جسوقت کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ

کے تھین اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے
تو ہم لوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اوسی جا پر رسول خدا صلعم بھی
آپہونچے تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین اور گھر کے کنارے آگیا ہے واللہ
جسوقت مین نے اوسکے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہ کہتی اے ابو یزید تمنے آپ اپنے ہاتھ
ہاتھ بندھائے کیون اچھی موت نہ مرے یعنے لڑکر کیون نہ مرگئے کہ اکرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین ڈالا
مگر صدا اسے رسول خدا صلعم نے جانب اوس بیت سے کہ اے سودہ علی اللہ وعلی رسول اللہ یعنے تو آمادہ حرب کی ہے
خدا اور رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر مجکو قدرت حاصل ہوتی جسوقت
کہ مین نے ابو یزید کو ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا تھا تو وہی کہتی جو مین نے ابھی کہا **واقدی** نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اوسنے کہا مجھسے ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اوسنے کہا کہ خالد بن ہشام
بن المغیرہ وامیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناحۃ آل عفراء کے تھین یعنے
ماتم داری مین عوف ومعوذ کے اوسوقت کسی نے اون ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین
قیدیون کے پاس مگر اونسے کچہ کلام نہین کیا یہان تک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ
اوسوقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو بنی مخزوم مین سے ہین
چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیے کہ مین اونکی مہمانی کرون اور اونکی تیمارداری وسربراہی کرون اور
پریشانیون سے اونکی خاطر جمع کرون وحالآنکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہان تک کہ آپ سے اجازت حاصل کرون
تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان سب باتون مین کوئی امر مجکو ناگوار نہین ہے ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر
واقدی نے کہا مجھسے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اوسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاسری خیرا
یعنے قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے ساتھ تھا
اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالے اونکو جزاے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا
یا وقت طعام چاشت ہوتا تھا یعنے جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تھا تو وہ
لوگ مجھے تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اونکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اونکی زادراہ تھے
یہان تک کہ اونمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دیدیتا تھا اوسیطرح
ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اوسکے بیان کیا اور مزید بران یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اوپر لادے چلتے تھے
راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اوس سے
واقدی نے اوس سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز پیش از تشریف بری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور بعضے کہتے ہین کہ قیدی اوسی روز آخر وقت آئے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوے تھے
یعنے جس روز پہلے آن حضرت صلعم پہونچے اوسیدن آخر روز قیدی آئے اور راوی کہتے ہین کہ جب قریش
بدر کی طرف متوجہ و عازم ہوے تو کچہ لوگ جو اونسے پیچھے رہ گئے اونمین چند جوان افسانہ خوان تھے شبہا او مین
بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ سب آپسمین اشعار پڑھتے تھے اور
باتین کیا کرتے تھے اسی عرصہ مین اون لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین
گاتا ہے اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہے مضمون اشعار کا یہ ہے کہ حنیفیون یعنے مسلمانون نے بدر مین مصیبتین
ڈالین اور دکھلائین کہ اوس سے ارکان و ایوان کسرے و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے
اوس سے سخت جبال اور زاری کرتے ہین قبائل مابین وتیر اور خیبر کے اور غشبان دونون پہاڑ مکے کے شور کرتی ہین
اور زنان حرہ بیوہ سر برہنہ ہوکر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے راوی کہتا ہے کہ ان اشعار کو میرے سامنے
عبداللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد بن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اون جوانون نے جب آواز سنی اور کسیکو نہ دیکھا تو وہانسے
اوسکی تلاش مین نکلے جب کسیکو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوے یہان تک کہ بمقام حجر کے مقابل ہوے
وہان چند مشائخ کو پایا کہ اونمین سے چند بزرگ سمار تھے یعنے افسانہ خوان تب ان لوگون نے اونکو اوس خبر سے
مطلع کیا اونہون نے انسے کہا جو کچہ تم کہتے ہو حق ہے کہ بتحقیق محمد اور اصحاب اوسکے موسوم بحنیفیہ ہین اور
وہ لوگ اوس روز تک اسم حنیفیہ نہین جانتے تھے پس اون جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا
باقی نرہا جو یہ بات سنکر مبتلاے شدت تپ نہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان
بن حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اونکے مقتولین کی وہان لائے اور اون لوگون کو ماجراے قتل عتبہ و شیبہ پسران
ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے لگے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ
بمقام حجر بیٹھا کہتا تھا کہ یہ شخص یعنے حیسمان جو کلام کرتا ہے نہین جانتا ہے یعنے مخبوط ہے بھلا اوس سے
میرا حال تو پوچھو تب لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچہ صفوان کا حال معلوم ہے اونے کہا ہان یہ شخص بمقام حجر مین
ہے اور مین نے اوسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث
اسیر ہوے لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہین اوسنے کہا مین نے اون دونون کو رسیون مین
بندھا ہوا دیکھا ہے اور راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو مکے مین خبر مقتل قریش اور بشارت فتح پہونچی کہ حق تعالے
نے اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا
بعد ازان جعفر بن ابی طالب اور اونکے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہے کہ بدر کدھر ہے اون لوگون نے
اوسکو اوس طرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اوس سمت کو پہچانتا ہون اکثر مین نے اوسکے حوالی مین

بھیڑین چرائی ہین کہ وہ بعضی نہر کی ترائی مین سے ہے ولیکن مین نے چاہا کہ تمسے تثبت وتحقق ہم پہونچاؤن تحقیق کہ حق تعالے
نے اپنے رسول کو نصرت دی ہے بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی نے کہا خدا اصلاح کرے
بادشاہ کی یعنے آپ کی خیر ہو ہر آئنہ یہ امر عجیب ہے تونے کبھی ایسا نہین کیا کہ دو کپڑے پہنکر زمین پر بیٹھا ہو اوسنے کہا مین
اوس قوم مین سے ہون کہ جب اونکے لیے حق تعالے کوئی نعمت مہیا کرتا ہے تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ کرتے ہین و بنا بر
بعض قول کے اوسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ کرتے تھے
اور جب قریش نے مکّہ مین مراجعت کی تو ابوسفیان بن حرب اونمین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے گروہ قریش تم اپنے
مقتولون کے لیے بکا نکرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اونپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اونپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرین
جزع و فزع کو پس ہر آئنہ تم جسوقت اونپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھکر روؤگی تو یہ بات تمہارے غیظ و غصہ کو زائل کردیگی
پس ہین عداوت محمد اور عناد اوسکے اصحاب سے یہ کلام تمہارے ساتھ کرتا ہون و علاوہ اگر محمد اور اوسکے اصحاب کو خبر
تمہارے نوحہ و بکا کی پہونچیگی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اونکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہے تم بدلہ خون کا
لوگے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھپر حرام ہے جب تک کہ پھر محمد سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش
ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اونپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا
تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکا دین اور کوئی یہود و منافق مدینہ مین ایسا باقی نرہا
جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبداللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ تو مال
غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنے بعد اس واقعہ کے حق تعالے نے فرق کردیا درمیان کفر و اسلام کے کہ لوگون کو
دونون امر مین تمیز حاصل ہوئی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے یعنے آن حضرت صلعم کہ ہم اوسکو
منصف بعون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اوسکا اوٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب بن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا
بہتر ہے رہنے بالائے زمین سے یعنے اس زندگی سے مرنا بہتر ہے کیونکہ یہ قریش جو بزرگترین خلائق اور سرداران
مردم اور شاہان عرب اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے کہ مبتلائے مصائب ہوے و بعد ازان کعب مکے کو چلا گیا
اور ابی وداعہ بن ضبیرہ کے یہان اوترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے
بھیجنا شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہے۔ چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور بھی واسطے
مثل بدر کے شور و شیون و اشکباری ہے کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ
جنگ مین مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے باعث غضب اونکی یعنی شماتت مسلمین سے کہ ہر آئنہ کعب بن
اشرف جزع کرتا ہے لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جسوقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو یعنے کل اہل زمین کو
خسف کر ڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی مجھے خبر ہوئی ہے کہ حارث بن ہشام لوگون مین مصروف باموز خیر ہے اور لوگون کو

جمع کرتا ہے تاکہ زیارت وملاقات کرے تبعیت کو ہمراہ لیکر یثرب والون سے اور سعی ہنین کرتا ہے اوپر دستور قدیم کی
مگر بڑا دلیر **واقدی** نے کہا کہ ان ابیات کو عبداللہ بن جعفر ومحمد بن صالح وابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھہ بھیجا اور
کہا رواۃ نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے اور اوسکو
ابیات کعب اور اوسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان مکے مین مقیم ہے پس حسان نے ہجو اوسکی اور اونکی
جو اوسکے پاس تھی کرنی شروع کی یہان تک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جب کہ اوسنے اون ابیات کو مکے سے بھیجا تھا
تو اوسکو لوگون نے اوس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتی تھی اور چھوکرون اور چھوکریون مین سے جو اون لوگون کے
پاس آئے اون ابیات کو مکے مین پڑھتے تھے بعد ازان لوگون نے اوسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر
ایک مہینے نوحہ خوانی کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جسمین ماتم برپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے سرون کے
بال نوچ ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسیکا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزادارون کے سامنے کھڑا کیا جاتا تھا
تو لوگ اوسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے - اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو پردے
ڈال دیے اور راستے بند کر دیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ وجہیم بن صلت کی تصدیق کرتی تھین
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ وقلق مین تھا
اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روئے مگر قریش اوسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک دن درمیان مین اپنے
غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشہ شراب میری ہمراہ لے اور مجھے لیچل اوس درہ اور راہ پر جہان ابو حکیمہ یعنے اوسکا بیٹا گیا تھا
پس وہ غلام اوسکو اوس رستے پر نزدیک اوس درہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام اوسکو شراب پلاتا تھا یہانتک
کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اوسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اوڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے
مخفی رکھہ میرے حال کو تا قریش معلوم نکرین کیونکہ سراسر مین دیکھتا ہون قریش کی تئین کہ وہ اپنے مقتولون پر رونے کو
جمع نہین ہوتے **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی مصعب بن ثابت نے عیسے بن معمر سے اوسنے عبداللہ
بن زبیر سے اوسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اونہون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکے کو پھرے تو کہتی تھی
کہ اپنے مقتولون پر بکا نکرو کہ یہ خبر محمد اور اونکے اصحاب کو پہونچے گی تو وہ تمکو شماتت کرینگے اور اون اسیرون کی پاس
جو تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نہ بھیجو کہ وہ قوم تمسے حصول مطالب کرینگے آگاہ ہو کہ باز رہو بکا سے اور کہا رضی اللہ عنہا نے
کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم والم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ پس وہ چاہتا تھا
کہ ان تینوں پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اوسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنے والی کی سنی چونکہ
اوسکی آنکھین جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ
یعنے زمعہ پر بکا کرون کہ سراسر سینہ وجگر میرا جل گیا ہے تب غلام دریافت کے لیے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ یہ ایک عورت ہے

جو روتی ہے اسواسطے کہ اوسکا شتر گم ہوگیا ہے پس اوسوقت اسود اشعار پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہے کہ وہ عورت روتی ہے اسلیے کہ اوسکا شتر گم ہوگیا ہے اور بیداری رات کی اوسکے تئین سونے سے منع کرتی ہے پس بکا نکر شتر پر ولیکن بکا کر واقعہ بدر پر جسنے بڑی کلی والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہے تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے شیر تھے اور بکا کر اونکے لیے کہ اونمین سے کسیکا نظیر و مثل نتھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور بکا کر اونکے لیے جو بدر پر سردار تھے بنی حصیص و بنی مخزوم و گروہ ابی الولید آگاہ ہو کہ بعد اون لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہوگئے کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہوتا تو وہ سردار نہوتے اور کہا روات نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہے اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اوسنے کہا ای سر مونڈے آیا اونکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمدؐ اور اوسکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان بنی خزرج کو واللہ ہرگز بکا نکرون گی جب تک بدلا قتل کا لیا جاوے محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا مجکو حرام ہے جب تک غزوہ کیا جاوے محمدؐ سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی ولیکن بکا اس غم کو دور نکریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اوسنے حلف کیا تا واقعہ احد وہ اپنی اوسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کے قریب گئی اور جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنے اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا اے گروہ قریش تمہاری عقلین سبک ہوگئین اور تمہاری رائے نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی عجب ہے کہ مثل تمہارے مقتولون کی بکا کیجاوین یعنی ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم تر ہین بکا سے باوجود اس بات کے غیظ تمہارا عداوت محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے جاتا رہیگا پس لازم نہین ہے کہ غیظ و غصہ تمسے جاتا رہے تاوقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان بن حرب نے یہ کلام اوسکا سنا تو کہا اے ابو معاویہ آج تک ماتم داریان زنان بنی عبد الشمس کی اونکے مقتولون پر منع کی گئی ہین اور بکا نہین کراتا ہے کوئی شاعر مگر اوسکو باز رکھتا ہون یہانتک کہ ہمارا بدلا محمدؐ اور اصحاب سے لیا جاویگا اسواسطے کہ ہمنے عوض خون اپنے قتلے کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار اس وادی کے قتل کیے گئے جنکے گم جانے سے یہ وادی ویران ہے **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی معاذ بن محمد انصاری نے عاصم بن عمیر ابن قتادہ سے اوسنے کہا جب مشرکین قریش مکہ کو پھرے او قتل ہوئی تھی بڑے بڑے بزرگوار اونکے تو عمیر بن وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر بیٹھا صفوان نے کہا قَبَّحَ اللّٰہُ العَیْشَ بَعْدَ قَتْلَی بَدْرٍ یعنی بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب نے کہا سچ ہے واللہ بعد اونکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھپر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اوسکا اپنے امکان مین

نہین پاتا اور نہوتے عیال کہ اونکے لیے کچہہ چھوڑنا ہوتا البتہ طرف محمدؐ کے مین قصد کرتا تا اوسکو قتل کرون بشرطیکہ آنکھ بھر کے اوسکو دیکھون یعنے بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ وہ بازارون مین آمد و شد رکھتا ہے پس میرے لیے اونکے نزدیک ایک باعث ہے کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ صفوان اوسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا اے ابو امیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو انجام دیگا اوسنے کہا ہان قسم ہے برب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھپر ہے اور عیال تیرے میرے عیال کے ساتہ ہین اور تو خوب جانتا ہے کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتہ عیال کے مجھسے زیادہ نہین ہے عمیر نے کہا اے ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتہ ہین مجھے وسعت نہو کسی شے کی درحالیکہ مین اونسے عاجز ہون یعنے اپنے حق مین دعا بد کرتا ہے کہ اگر مین اونکی کفالت سے کوتاہی کرون تو مجکو کچہ میسر ہووے اور دین تیرا مجھپر ہے پس عمیر کو صفوان نے اسپنے ناقہ پر سوار کیا اور اوسکو زادراہ دیا اور صرف اوسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیر کو کہ اپنی تلوار کو تیز کرے اور زہر مین بجھالیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز مخفی رکھیو یہان تک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اوسکا ذکر نہین کیا تب عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے چند اصحاب مین بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا کو جو بدر مین اونپر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھ کر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو یہ وہی دشمن خدا ہے جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اوتر کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ انکے یہان عدد جمعیت ہے نہ کمینگاہ ہے پس اصحاب نے آگے بڑھکر اوسکو گرفتار لیا **واقدی** نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ وہ غدار خبیث ہے جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہے حضرت صلعم نے فرمایا اوسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ گئے اور اوسکی تلوار کا تسمہ پکڑ کر ایک ہاتہ سے گرفت کر لیا اور دوسرے ہاتہ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کے حضور مین اوسکو حاضر کیا جب حضرت نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اے عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اوسنے کہا اَنْعَمَ اللّٰهُ صَبَاحًا یعنے خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالے نے ہمکو تیری تحیت یعنی تیری دعاء خیر سے مستغنی کیا ہے تحیت ہماری سلام ہے کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہے اوسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہے حضرت نے فرمایا حق تعالے نے اس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہے پس اے عمیر تو یہان کیون آیا ہے اوسنے کہا مین اپنے

اسیرون پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید ہین کہ اونہین ہمسے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اہل قوم ہین
حضرت صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہے اوسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا یہ ہمارے کچہ کام آئی
روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آ کر اوترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہ گئی اور قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی
کہ میرا قصد اور ہے سوای اسکے جو آپ کو گمان ہوا ہے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے سے
تو یہان آیا ہے اوسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان بن امیہ سے
پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اوس سے کی تھی یعنے مین نے تو کچہ شرط نہین کی تھی فرمایا تو نے اوس سے
میرے قتل کی شرط کی ہے اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے وحال آنکہ
حق تعالے درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہے عمیر نے کہا اَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یعنے مین گواہی دیتا ہون
کہ تو رسول خدا ہے اور بے شک تو سچا ہے واشہد ان لا الہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے خدا کے
کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپکے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہے تکذیب کرتا تھا وحال آنکہ یہ بات
جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اوسکی خبر دی تو سوای میرے اور اوسکے اوسپر کسیکو اطلاع نہتھی
اور اوسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا رات کو مگر خدا نے آپکو اوسپر مطلع کر دیا پس مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اوسکے کی
اور مین نے گواہی دی کہ جو کچہ آپ لائے ہین یعنے جو کچہ آپ کہتے ہین وہ سب حق ہے حمد ہے اوس خدا کی جو مجھے اس راہ پر لایا
تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوے کہ خدا نے اوسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اسکو
دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اس سے بہتر تھا اور اسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعضی اولاد سے محبوب تر ہے
حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین
نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا تھا ولیکن حمد ہے خدا کی کہ اوسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین
قریش سے مکہ مین جا کر ملون اور اونکو طرف خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہے کہ حق تعالے اونکو
ہدایت کرے اور ہلاکت سے اونکو نکالے پس حضرت صلعم نے اوسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال
صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کیطرف سے آتا تھا اوس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر
مدینے مین تمنے پائی ہے اور قریش مکہ سے کہا کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو
بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے آیا صفوان نے اوس سے حال عمیر کا دریافت کیا اوسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر
صفوان نے اور سب مشرکون نے اوسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بد دین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی
کلام نکریگا اور نہ اوسکو کچہ نفع دیگا اور اوسکے عیال کو چھوڑ دیا اسی حال مین عمیر اونپر داخل ہوا اور لوگون کو طرف
اسلام کے دعوت کی اور صداقت رسول خدا سے اونکو خبر دی چنانچہ اوسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے راوی نے کہا

مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا او صفوان بن امیہ کے پاس نگیا
تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اوسنے کہا مین نے اوسیوقت
پہچانا تھا جب وہ قبل داخل ہونے اپنے گھر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے
اولٹا پھرا او سطرف جہان سے مخلصی پائی تھی اور مین اوس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نکرونگا اور نہ کبھی اوسکو
نفع دونگا اور نہ اوسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ اے ابو وہب مگر اوسنے
اوس سے منہ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو منجملہ ہمارے سردارون کے سردار ہے تو ہمکو بتا کہ جس امر پر ہم لوگ تھے
کہ پتھر پوجتے تھے اور اوسکے لیے ذبح حیوان کرتے تھے آیا یہی دین ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
یعنے مین گواہی دیتا ہون اوس خدا کی کہ سوائے اوسکے کوئی خدا نہین ہے اور بے شک محمد بندہ اور رسول ہے
خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اوسکو جواب ندیا = المطعمون یعنے تقسیم کنندگان طعام جنکے ساتھ قافلہ قافلہ
کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث ابن عامر بن نوفل و شیبہ و عتبہ دونون بیٹے ربیعہ
کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدویہ تھے اور بنی مخزوم
مین سے ابوجہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین سے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج
کے تھے **راوی** نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین روٹی دیتا تھا کوئی بدر مین مگر یہ کہ مقتول ہوا
یعنے ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو اپنے ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے **راوی** نے کہا کہ ان
لوگون کے باب مین ہمپر اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے اور چند
اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اونمین سے سہیل ہے وابو البختری وغیرہ **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو
عبد الوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی **واقدی** نے اونہون نے کہا مجھسے **روایت** کی ہشام بن عمارہ نے عثمان بن
ابی سلیمان سے اوسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی
بوقت سربہا لیے جانے اسیرون سے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین لیٹ رہا کیونکہ مجکو ماندگی بہت
پہونچی تھی یہان تک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا صلعم جسوقت نماز مغرب مین سورۂ والطور
وَکِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ پڑھنے لگے تو مین گھبرا کے اوٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی قراءت کو خوب سنتا تھا یہان تک کہ مسجد
سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا اور **راوی** نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان
رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فدائے اصحاب اپنی کے آئے تھے یعنے واسطے سربہا دینے عوض رہائی
اپنے اصحاب کے اور کہا **راوی** نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے کہ بمقدمہ سربہائے اسیران پندرہ آدمی مکے سے آئے
اونمین سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اوسکے سب تین شبون مین آئے اور کہا **راوی** نے باسناد کثیرہ

کہ رسول خدا صلعم نے سر بہا بدر کا چار ہزار واسطے ہر شخص کے مقرر فرمایا اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی فلان وفلان رواۃ نے اسحاق بن یحیے سے اونسے کہا مین نے پوچھا نافع بن جبیر سے کہ کسقدر سر بہا مقرر تھا اونسے کہا سر بہا اونکے اعلے درجہ کا چار ہزار تین ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار تک یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچہ مال نتھا اوسپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہے اوسکے پاس مال ہے اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہے پس اوس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے جس سے اول فدا لیا گیا ابو وداعہ تھا اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اوسکا مطلب مکے سے اپنے باپ کیواسطے مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے اوسکو دیکھکر کہا کہ تو سب سے پہلے جلدی نکر ہم ڈرتے ہین کہ ہماری اسیرون کے باب مین تو ہمپر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد کو ہماری ہلاکت منظور ہے تو وہ سر بہای اسیران مین ہمپر غلو وگرانی کرینگے پس اگر تجکو وسعت ومقدرت ہے تو تیری قوم کو وہ مقدرت نہین ہے جو تجکو ہے مطلب نے کہا مین نچلون گا جب تک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اوسنے اونسے فریب کیا کہ جب وہ غافل ہوے تورات کو اپنے ناقہ پر سوار ہوکر نکلا اور چار شب مین مدینہ کو ہونچا اور چار ہزار سر بہا اپنے باپ کا دیکر چھوڑا لایا پس قریش نے اوسکو اس بات پر ملامت کی اوسنے کہا مین ایسا نتھا کہ اپنے باپ کو اوس قوم کے ہاتہ مین اسیر چھوڑون اور تم لوگ سورہنے والے اور باز رہنے والے ہو کاہل سے یعنے غافل وکاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خود راے ہمپر فساد ڈالنے والا ہے واقعہ مین سر بہا نہین دینے والا ہون عمرو بن ابی سفیان یعنی اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر وہان پڑا رہے یا چھوڑ دوین اوسکو محمد والله مین کچھ زیادہ نادار نہین ہون لیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو کہ واقع کرو تم پر وہ امر جو شاق ہو تمپر وحالآنکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون تمہاری کے ہے

نام اون لوگون کے جو بمقدمہ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط وعمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ربیعہ وخالد بن الولید وہشام بن ولید بن المغیرہ وفروہ بن السائب وعکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف وعمیر بن وہب اور بنی سہم سے مطلب بن ابی وداعہ وعمرو بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص بن الاخیف **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب اہل مکہ نے بمقدمہ فداے دینے اسیرون کے لوگون کو روانہ کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ سر بہاے ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ یعنے حمیل جو حضرت رضی اللہ عنہا کی بھی بطریق سر بہا بھیجا اور **راوی** کہتے ہین کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے زینب کو پہنا کر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور یہ جب عقد ابو العاص کا ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ جب حضرت صلعم نے اوس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوئے

یعنے دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا اور اونپر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمہاری
راے ہو یہ کہ رہا کرد و اسیر زینب یعنے ابو العاص کو اور پھیر دو زینب کو اوسکی متاع یعنے قلادہ تو ایسا کرو
تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ پس چھوڑ دیا ابو العاص کو اور پھیر دی زینب کو اوسکی متاع کے تئین
اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ پہونچکر زینب کو بیان رخصت کر دیوے اوسنے وعدہ کیا
اور یہ قلادہ فداے ابی العاص کے بھائی اوسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے
ابو العاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا۔

ذکر سورۂ انفال

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ راوی نے کہا جب رسول خدا صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو
لوگون نے باخود ہا اختلاف کیا اسطور پر کہ ہر گروہ نے دعوے کیا کہ بابت اس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہین
تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی و در بارہ قولہ تعالے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا یعنے یقیناً
و در بارۂ قولہ تعالے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یعنے یقیناً و در بارہ قولہ تعالے کَمَآ اَخْرَجَکَ
رَبُّکَ مِنْ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ یعنے جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے
وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی
سے در بارہ قولہ تعالے مِنْۢ بَیْتِکَ راوی نے کہا یعنے مدینہ سے و در بارۂ قولہ تعالے وَاِنَّ
فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِھُوْنَ یُجَادِلُوْنَکَ فِی الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ
وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ یعنے اصحاب مین سے بعض قوم کے تئین خروج و عزم رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے
ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہم لوگ قلیل ہین یہ خروج خلاف راے ہے چنانچہ اس باب مین لوگون کے
درمیان اختلاف بسیار واقع ہوا و در بارۂ قولہ تعالے وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ
یعنے جسوقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے
اور خبر دی کہ لشکر قریش مکہ سے چلا ہے پس وعدہ کیا ہے خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاؤ یا مقابلہ قریش کا
کرو کہ ہم تمکو اوسے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر کے تھا تو لوگون نے سقون کو پکڑا اور اونسے
خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنے اونکا
مقابلہ نہین چاہتے تھے کہ اسمین کھٹکا اور خطرہ ہے اسلیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش ہے و در بارۂ
قولہ تعالے وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ یعنے خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کفار کا

یعنے وہ لوگ جو بدر مین مارے گئے لِيُحِقَّ الْحَقَّ یعنے تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار لائے تھے
سامان جنگ وغیرہ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ یعنے قریش اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّي مُمِدُّكُمْ
بِاَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنے بعض ملائکہ بعد بعض کے یعنے پے در پے وبہم
وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی یعنے تعداد اون فرشتون کی جنگی خبر سلین کو دی گئی تھی اور تا کہ وہ لوگ یقین کرین کہ آئندہ
خدا تعالی مدد کرتا ہے اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِنْهُ یعنے اوونگی تمکو نیند جب امن پاؤ گے دشمن سے
آخر اس امن کو خدا نے تمہارے دل مین ڈال دیا وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ
جبکہ بعض اصحاب کو جنب ہوا اتفاقاً وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ یعنے وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل
جنابت نہین کرتے تھے وَلِيَرْبِطَ عَلٰی قُلُوبِكُمْ یعنے ساتھ طمانینت کے وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ کیونکہ
مقام دہشت کا تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے اِذْ يُوحِي رَبُّكَ اِلَى الْمَلَائِكَةِ اَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ
اٰمَنُوا پس ملک بصورت انسان متمثل ہو کر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنے تم بھی ثابت رہو کہ قریش
کوئی چیز نہین ہین سَاُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے ہاتھ اونکے کانپتے تھے اس واقعہ سے
اور ترسان ولرزان تھے حالت اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ
یعنے اعناق جمع عنق گردن وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ یعنے دست وپا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ
یعنے جن لوگون نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا وقولہ تعالے فَذُوقُوهُ یعنے بدر مین
قتل اور آخرت مین عذاب نار اِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا الی قولہ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ یعنے روز بدر خاتمہ
فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ یعنے بنابر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم سے کہ مین نے فلان کو
قتل کیا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی یعنے جسوقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے
پھینکی تھی یہان تک کہ اونہون نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہین دیکھا وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا
یعنے نصرت خدا کی واسطے مومنین کے روز بدر اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ قول ابو جہل
اللّٰهم قطعنا للرحم واتانا بما لا يعرف فاحنه یعنے اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہے اور وہ بات
ہمارے پاس لایا ہے جو پہچانی نہین جاتی پس ہلاک کر اوسکو وَاِنْ تَنْتَهُوا یہ خطاب ہے اون لوگون سے
جو باقی رہ گئے تھے قریش مین سے فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ یعنے اسلام قبول کرو وَاِنْ تَعُودُوا یعنے واسطے
قتال کے نَعُدْ یعنے واسطے قتل تمہارے وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا یعنے قریش نے کہا تھا کہ ہماری
کثرت مین جماعت ہے کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہونگے اوس سے يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا
اَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُونَ یعنے پھرنا حضرت کا

یہ آیہ نازل ہوا روز احد کہ عتاب کیا خدا نے لوگون کے تئین اوس بات پر لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ
وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ یعنے باہم نفاق و خیانت نکرو اور جو چیز تمہارے سپرد ہوا ادا کرو وَاعْلَمُوا أَنَّمَا
أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یعنے جب کسیکے پاس مال کثیر ہوتا ہے تو فساد اوسکا عظیم ہوتا ہے
اور جسکے لیے کثرت اولاد ہوتی ہے تو وہ اپنے تئین غالب و معزز سمجھتا ہے و قولہ تعالےٰ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا
یعنے مخرج و رستگاری وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ یعنے مکہ مین قبل ہجرت کے
جسوقت حضرت ارادہ خروج کا طرف مدینہ کے رکھتے تھے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا
لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا الی آخر الآیۃ وَإِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا
حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ اس بات کا کہنے والا نضر بن الحارث تھا پس نازل کیا
حق تعالےٰ نے اوسکے حق مین اس آیہ کو یعنے أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ
صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ یعنے روز بدر وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ یعنے اہل مکہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ یعنے نماز بجالاتے ہین بعد ازان اس بات سے اعراض کرکے فرمایا وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ
وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنے ہم عذاب کرینگے اونپر عذاب ہزیمت و قتل بدر سے و قولہ تعالےٰ
فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ یعنے یوم بدر إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
لِيَصُدُّوا عَن سَبِيلِ اللّٰهِ الی قولہ ثُمَّ يُغْلَبُونَ یعنے جسوقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت و ندامت
کرتے ہین واسطے اپنی قافلہ کے جسکے لوٹے جانیکا اندیشہ تھا تو فرمایا کہ مغلوب ہونگے یعنے مقتول ہونگے بدر مین
قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ یعنے اگر وہ لوگ ایمان لاوین گے
تو اعمال گذشتہ اونکے بخشے جاوینگے وَإِن يَعُودُوا تو تم دیکھ چکے ہو اون لوگون کو جو قتل کیے گئے بدر مین
وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ یعنے باقی نرہے شرک وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ کہ بھول جاوین
اساف و نایلہ کو جو یہ دونون دو بت ہین وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ
وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ یعنے جو چیز خدا کے لیے ہے وہی واسطے
رسول کے ہے اور جو چیز واسطے ذی القربی کے ہے وہ قرابت رسول اللہ کی ہے وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ
عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ یعنے روز بدر فرق کیا گیا درمیان حق و باطل کے
إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا یعنے اصحاب نبی صلعم جب کہ نازل تھے بدر مین اور مشرکین قریش
بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ تھے کہ درمیان مین ان لوگون کے تودہ ریگ تھا وَالرَّكْبُ قافلہ شتر سواران
ابو سفیان کا متصل تھا دریا سے جو زیر بدر ہے وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ یعنے لامحالہ

اور اونکی بری کیا ہو کہ خدا اونکو عذاب کرے حال آنکہ وہ لوگون کو مسجد حرام سے روکتے ہین ۱۲ پس چکھو عذاب کو بسبب کفر اپنے ۱۲ ہر آئینہ کفر کرنیوالے خرچ کرتے ہین مال اپنا واسطے

قافلے آگے قافلے کے آتے یعنے قافلہ شتر سواران یکے قبل از دیگرے آگے پیچھے نکل جاتے لیہلک من ہلک
عن بینۃ یعنے قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہے عذر وحجت سے یعنے جو کشتہ حجت ہو ویحیی یعنے جو زندہ رہا
اونمین سے عذر وحجت پر اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلا یعنے اوس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے تو وہ لوگ قلیل نظر آئے حضرت کی نگاہ مین ولو اریکہم کثیرا لفشلتم یعنے رعب مین آجاتے تم
ولتنازعتم یعنے تم باہم اختلاف کرتے ولکن اللہ سلم یعنے اختلاف فیما بین انہ علیم بذات الصدور
یعنے تمہارے ضعف قلوب کو یا ایہا الذین امنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا
یعنے جمع ہو کر تم سب کے سب پس فرار نکرو بلکہ تکبیر خدا کرو ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم واصبروا یعنی سیف پر حق تعالے
فرماتا ہے کہ تکبیر کرو خدا کی اپنے دلون مین اور اظہار نکرو تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا حرب مین جبن وبودہ پن ہے
ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارہم بطرا ورئاء الناس ویصدون عن سبیل اللہ
یعنے مخرج قریش سے طرف بدر کے واذ زین لہم الشیطان اعمالہم وقال لا غالب لکم الیوم
من الناس وانی جار لکم یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا فرماتا ہے حق تعالے کہ جس امر مین کہ لوگ مشورہ
کرتے تھے اوس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فلما ترائت الفئتان یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وقریش
نکص یعنے ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو کہ قتل کرتے ہین اور اسیر کرتے ہین وقال انی بریء منکم انی اری
ما لا ترون کہ اوسنے دیکھا ملائکہ کو اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبہم مرض غر ہؤلاء
دینہم یعنے کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اوسکی
نگاہ مین تو ذلیل وحقیر سمجھا اونہون نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اوسی حالت کفر پر یضربون وجوہہم
وادبارہم یعنے اونکے سرین کو کہ ادبار کنایہ ہے سرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان
وفلان رواۃ کثیر کے مجاہد واسامہ بن زید سے اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی کداب آل فرعون
یعنے مثل کردار آل فرعون ودربارہ قولہ تعالے ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا الی قولہ وہم
لا یتقون یعنے قینقاع وبنی النضیر وقریظہ کہ یہ تینون نام قبیلہ کا ہے فاما تثقفنہم فی الحرب فشرد
بہم یعنے قتل کر اونکو واما تخافن من قوم خیانۃ آخر آیہ تک نازل ہوا دربارہ بنی قینقاع
کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو اونکے پاس لیگئے واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ یعنے تیر اندازی وغیرہ
ومن رباط الخیل یعنے باندھو گھوڑون کو کہ وہ ہیل کرتے ہین اور نمایش کیے جاتے ہین وآخرین من دونہم
لا تعلمونہم اللہ یعلمہم یعنے خیبر والے وان جنحوا للسلم فاجنح لہا تا آخر آیہ یعنے قریظہ وان یریدوا
ان یخدعوک فان حسبک اللہ ہو الذی ایدک بنصرہ یعنے قریظہ ونضیر کہ اونہون نے

کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور آپ کی اتباع کرینگے یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین
یا ایہا النبی حرض المؤمنین علی القتال ان یکن منکم عشرون صابرون نازل ہوئی یہ آیت بدر مین
بعد ازان منسوخ ہوگئی بقولہ تعالی الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا فان یکن منکم
مائة صابرة یغلبوا مائتین پس حاصل تھا یہ امر کہ نہین فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے
ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض یعنے اسیر لینا مسلمین کا بدر مین اعنے لوگون کو اسیر رکھنا
تریدون عرض الدنیا یعنے سرہا واللہ یرید الآخرة یعنے خدا ارادہ رکھتا ہے کہ وہ قتل کیے جاوین
لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنے حلال کردینا غنیمت کا آگے سے ہوچکا ہے
فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا یعنے حلال کرنا غنیمت کا ان الذین آمنوا وہاجروا وجاہدوا باموالہم
وانفسہم فی سبیل اللہ والذین آووا ونصروا امراو ہے اون قریش سے جنہون نے
ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے اولئک بعضہم والذین آمنوا ولم یہاجروا مالکم
من ولایتہم من شیء حتی یہاجروا یعنے درمیان تمہارے اور اونکے وراثت
نہین ہے جب تک کہ وہ بھی ہجرت کرین یعنے اپنا وطن ترک کرین وان استنصروکم فی الدین
فعلیکم النصر الا علی قوم بینکم وبینہم میثاق یعنے مدت معین اور عہد والذین کفروا
بعضہم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنة فی الارض وفساد کبیر یعنے کفار مین سے
کسیکو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپسمین ایک کا دوستدار ایک ہے بعد ازان وراثت فیما بین مہاجرین کی
آیت میراث نے منسوخ کردی واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ ان اللہ
بکل شیء علیم دوبارہ قولہ تعالی یوم نبطش البطشة الکبری یعنے یوم بدر فسوف یکون لزاما یعنے یوم بدر
او یاتیہم عذاب یوم عقیم یعنے یوم بدر حتی اذا فتحنا علیہم بابا ذا عذاب
شدید یعنے یوم بدر سیہزم الجمع ویولون الدبر یعنے یوم بدر وان عسی ان یکون قد اقترب
اجلہم پس تھی وہ مدت مگر اندک یہان تک کہ واقع ہوئی جنگ بدر وذرنی والمکذبین اولی النعمة
ومہلہم قلیلا یہ آیہ اندکے پیش از جنگ بدر نازل ہوا واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا
یعنے یوم بدر واصبر حتی یحکم اللہ وہو خیر الحاکمین ایک روز پیش از یوم بدر ومن یولہم
یومئذ دبرہ یعنے خاص بروز بدر اور ہر آئنہ یہ امر اونکے لیے قرار پاچکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے
مقابل ہون تو فرار نہ کرینگے پس جب کہ وہ فرار نہ کرینگے تو غالب ہونگے بعد ازان اونسے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ
فرمایا ان یکن منکم مائة صابرة یغلبوا مائتین پس منسوخ ہوئی پہلی آیت پس ابن عباس کہتے تھے کہ

اور اگر وہ لوگ تم سے نصرت طلب کرین دین مین تو تم پر لازم ہے نصرت اونکی سوا اوس قوم پر کہ درمیان تمہارے اور اونکے عہد معین ہے یعنے مدد اونکی انکو اوپر تا مدت معین لازم نہین ہے اور جو کفار ہین بعض اونکے

جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو ہر آئنہ اوسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہیں ہے در بارہ قولہ تعالے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ مراد اس آیۃ میں قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ یعنے بسیف روز بدر و قولہ تعالے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ عذاب ادنے یعنے سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابوہریرہ سے در بارہ قولہ تعالے اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اوسنے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطرق اسناد و دیگر رواۃ کی مجاہد سے اوسنے کہا مراد ہے سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اوسنے عبد الملک بن عبید سے اوسنے مجاہد سے اوسنے ابی بن کعب سے در باب قولہ تعالے يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ اوسنے کہا مراد ہے روز بدر سے

ذکر اون لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین میں سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اوسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم میں سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اونکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس ظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و جبار بن صخر اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنی ہم عہد و ہم قسم تھا اس بنا پر کہ دونون میں جسپر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اوسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابی الحویرث سے اوسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و عبید بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش الاشہلی نے اسیر کیا تھا **راوی** نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اوسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان بن عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و عبید سے قیدیون میں مقدم تھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نرکھتے تھے پس نبی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قید میں بمقام صفراء قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے بحکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوسکو قتل کیا اور اوسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے و دیگر منجملہ اسیران کے حارث بن ابی وجرہ تھا کہ اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور در بارہ فدیہ دینے اوسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اوسکا چار ہزار روپیہ دیکر چھوڑ لیگیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابو عفیر سے کہ جب حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے پھیر نے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم قرعہ کیا لوگون نے قیدیون پر تب بھی وہ سعد کے حصہ میں آیا

اور عمرو بن ابی سفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین آیا اوسکو حضرت صلعم نے ساتھ سعد بن النعمان بن اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہوگیا اور ابو العاص بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھسے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے اوسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اوسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے بھائی ابی العاص کو اور ابو ریشہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھوڑا لیگیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھوڑا لیگیا اور وہ حصہ مین تیم موالے خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارۃ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ از روی قرعہ کے حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اوسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابو العاص بن نوفل بن عبد شمس کو اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اوسکے فدا کے لیے اوسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی بن الخیار تھا کہ اسکو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی محمد نے اوس سے واقدی نے اوسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان نے کہ منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبد شمس بن اخی عتبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اوسکو حارثہ بن النعمان نے اسیر کیا تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگون کو جبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابو ثور کو مرثد الغنوی نے تین دن مین قید کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسر نے بعد ازان قرعہ کیا گیا اور اسیر پس وہ حصہ مین محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابو عزیز کے برادر مادری و پدری یعنے حقیقی مصعب بن عمیر تھے اونہون نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتہ ابو عزیز کے مضبوط باندہ لے یعنے اسکو قابو مین رکھہ کہ اسکی مادر مکہ مین بڑی مالدار ہے تب ابو عزیز نے کہا اے میرے بھائی تو میرے حق مین اوسکو ایسی وصیت کرتا ہے مصعب نے کہا وہی میرا بھائی ہے قریب تر تجھسے پس اوسکی مادر نے اوسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اوسنے دریافت کیا تھا کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہے قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن الحارث بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا پس دربارہ فدیہ اوسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار سے آیا تھا اور بنی اسد بن عبد العزی مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اوسکو عبد الرحمان بن عوف نے اسیر کیا تھا اور منجملہ اونکی حارث بن عائذ بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا پس ان سب اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن حبیش نے انکے تینون کے فدیہ مین چار ہزار داخل کیا اور بنی تیم سے مالک بن عبد اللہ بن عثمان تھا اوسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ مین مر گیا اور بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن المغیرہ تھا اوسکو سواد بن غزیہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ تھا وہ بلال کا اسیر تھا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ تھا جو چھوڑا بھاگا تھا روز جنگ نخلہ کے جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہے

اور اوسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ تیمی نے روز جنگ بدر پس عبد اللہ نے کہا حمد ہے خدا کا کہ اوسنے غالب کیا مجکو تجھپر کہ ہر آیئنہ تو چھوڑ ابھاگا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور ہر ایک کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اوسکو عبد اللہ بن جحش نے اسیر کیا تھا پس اوسکے فدیہ کے واسطے اوسکے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس باز رہا و بجاے خود رہا عبد اللہ بن جحش یہان تک کہ اون دونون نے چار ہزار فدا دیکر لے لیا ولیکن ارادہ ہشام کا ہمقدار تک نتھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری مان کا بیٹا نہین ہے یعنے کیا برادر حقیقی نہین ہے واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس ہمقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ دونون اوسکو لیکر چلے جب پہونچے ذوالحلیفہ مین جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا پس یکایک ولید بن الولید اپنے بھائیون سے چھوڑ ابھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا تو نے قبل فدیہ کے قبول اسلام کیون نکیا تھا اوسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تا وقتیکہ فدیہ دون جسطرح فدیہ دی گئی میری قوم تب اسلام لائی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل کیا یحیے بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اوسنے خبر دی مثل اسکے جو مذکور ہوا سواے اس بات کے کہ اوسکو اسیر کیا تھا سلیط بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اوسکے غلام ابن حسحاس نے اسیر کیا تھا اور چند روز تک اپنے پاس اوسکو محبوس رکھا اس مظنہ سے کہ اوسکے پاس مال ہی چنانچہ فروہ بن السائب برادر قیس کا واسطے فدیہ قیس کے آیا اور وہ بھی چند روز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کہ مع نقد و جنس تھا فدا دیکر اوسکو لیگیا اور قیدیون مین قبیلہ بنی ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچہ مال نتھا اوسکو کسی نے مسلمین مین سے اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چند روز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سر بہا اوسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبد اللہ تھا جسکی کنیت ابو عطا ابن سائب بن عائذ بن عبد اللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین مطلب بن حیطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہے جسکو ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا اوسکا کچہ مال نتھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عُقیلی سے کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا لسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ✦ ولکن علی اقدامنا تقطر الدما ✦ ہم وہ نہین ہین کہ ہماری پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات خون ٹپکین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اوسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور یہ سب آٹھ اسیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبد اللہ بن ابی بن خلف تھا اور اوسکو فروہ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا و درباب فدیہ اوسکے باپ اوسکا ابی بن خلف آیا تھا پس فروہ نے ایک مدت تک اوسکو باز رکھا اور قیدیون مین ابوعزۃ عمرو بن عبداللہ بن وہب تھا جسپر احسان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس سے حلف لیا تھا کہ اوسپر کسیکے لیے لوگون کو جمع نکرے پس حضرت صلعم نے اوسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ روز جنگ احد گروہ مشرکین مین سے قید ہوکر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ اوسکے فدیہ کے واسطے اوسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جب کہ اوسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اوسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدا چھوڑ دیا اور اوسکو رفاعۃ بن رافع الزرقی نے اسیر کیا تھا و منجملہ قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن دہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا تو اوس سے کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہہ مولی امیہ بن خلف تھا اوسکو سعد ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابووداعہ بن صبیرۃ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہی تھا اوسکے فدیہ کے واسطے اوسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اوسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروہ بن خنیس بن حذافہ بن سُعَید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اوسکو اسیر کیا تھا اوسکے فدیہ کے باب مین عمرو بن قیس آیا تھا کہ چار ہزار درم اوسکے فدا مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصۃ بن حذافہ بن سُعید (بن سعد) بن سہم تھا کہ اوسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اوسکو عبدالرحمان بن عوف نے اسیر کیا تھا و بناگاہ اوسکو پکڑ لیا تھا ابوداوٗد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدوٗد بن نصر بن مالک تھا اوسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے اسیر کیا سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے مجکو سواے سہیل کے اور کسی کی تلاش نتھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ ہر اینہ جوان مرد سہیل جوانمرد ہے اونکا جبکہ اوس سے تظلم و استغاثہ کرتے ہین وحال آنکہ مین نے یہ تلوار اوسکو ماری کہ وہ خم ہوگیا یعنے عجز سے جھک گیا پس ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس جب کہ مکرز آیا تو درباره سہیل کے منتہاے رضاے مسلمین اعلے درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پاے تب مسلمین نے کہا حاضر کرا اوسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اوس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اوسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے جاکر زر سربہا بھیجدیگا تب عبداللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزیاد نے کہا کہ اسیکو اوسکے بدلے رکھو پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جاکر مکہ سے زر فدا اپنا بھیجدیا اور اسیرون مین عبد ابن زمعہ بن قیس بن نصر بن مالک تھا کہ اوسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین عبدالرحمان تھا اوسکا نام پہلے عبدالعزے تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اوسکا نام عبدالرحمان رکھا اور وہ عبدالرحمان

بن شنوبن وقدان بن قیس ہے اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون مین
بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع وابن جحدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کر
محمد بن یحیے بن حبان سے اوسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے ونچاس تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی
محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اوسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے
اور ابن عباس سے بھی مثل اسیکے منقول ہے اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان
رواۃ کے زہری سے اوسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے
اوسنے کہا روز جنگ بدر چوہتر آدمی اسیر ہوئے تھے

نام اون لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیونکی اثناء رہ بدر مین

واقدی نے روایت کی عبداللہ بن جعفر سے اوسنے محمد بن عثمان الیربوعی سے اوسنے عبدالرحمان بن سعید بن یربوع
سے اوسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے ازانجملہ بنی عبدمناف مین سے تین شخص تھے
حارث بن عامر بن نوفل بن عبدمناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے
زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد ونوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابوجہل بن ہشام تھا
اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ ومنبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا
راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبدالوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی محمد نے **واقدی نے**
کہا مجھسے **روایت کی** اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اوسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر
واسطے قافلہ کے بیچ راہ ظہران کے وہ ابوجہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور
سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ
بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اون لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان
صبح کو جحفہ مین داخل ہوے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا
پہونچے تو قیس الجمحی نے اون لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا
اونکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابوالبختری نے آب بدر پر یعنے چاہ پر پہونچکر دس شتر ذبح کیے
اور اوسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشغول بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے
زاد و توشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے ظن مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا
اور **واقدی** قیس جمحی کو نہین پہچانتا ہے اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی عبدالوہاب نے باسناد فلان و فلان

رواۃ کثیرہ کے ام بکر بنت المسور سے اونسے اپنے باپ سے اونسے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ
شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے **واقدی** نے **روایت**
کی عبد اللہ بن جعفر سے اونسے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کسقدر لوگ مسلمین مین سے شہید ہوے
بدر مین اونسے کہا چودہ آدمی بعد ازان اونسے مجھے شمار کرا دیا پس وہ لوگ ہین جنکا مین نے نام لیا **راوی**
نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمرو بن رومان سی مثل خبر
مذکور کے اور کہا چھہ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھہ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے
تو عبیدہ بن الحارث تھے اونکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اونکو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا
اور بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اونکو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی
محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ اسمعیل بن محمد سے اونسے کہا کہ اور شہداء بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین تھے
یعنے اونکے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتہ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے
اسلیے حضرت نے اونکو خطاب ذو الشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اونکے بائین ہاتہ مین ایک دوسرا ہاتہ
بطریق غدد کے نکلا تھا اسواسطے وہ ذو الشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اونکو اسامہ جُشمی نے
قتل کیا اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اونکو قتل کیا مالک بن زہیر جُشمی نے
اور شہید ہوے مہجع مولی عمر اونکو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد
رواۃ کثیر کے زہری سے اونسے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے
اور بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اونکو قتل کیا طُعیمۃ بن عدی نے **راوی** نے کہا مجھہ سے
اس حدیث کو بیان کیا محرز بن جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
تھے جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمۃ
بن عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اونکی
گلو مین لگا تو شہید ہوے **واقدی** نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سُنا کہ وہ ابن العَرقہ کہتے تھے
یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوّذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ اون دونون کو ابو جہل نے
شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اونکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے **راوی** نے
کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیر کے کہ اول قتیل جو شہید ہوے انصار مین سے بیچ اسلام کے وہ عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا
حبان بن العرقہ نے اور بنی زُریق مین سے رافع بن المعلے ہین اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بنی الحارث بن الخزرج مین سے یزید بن الحارث بن لسحم ہین جنکو شہید کیا نوفل بن معویۃ الدیلی سنے اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے اونہون نے کہا کہ انسہ مولی النبی صلعم بدر مین شہید ہوے اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اوسنے عطا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہدای بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباسؓ سے مثل اس حدیث کے اور **واقدی** نے کہا مجھسے روایت کی یونس بن محمد الظفری نے اوسنے کہا میرے باپ نے مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام سیر شعب کے تنگنای صفرا سے اور کہا یہ لوگ مسلمین سے شہدای بدر ہین اور تین قبرین بمقام دبہ تھین جو زیر مین المستعجلہ واقع ہے اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھلائی بمقام ذات اجدال ایک گوشہ تنگ مین جو نیچے مین الجدول کے واقع ہے اور کہا **راوی** نے کہ خبر دی مجکو عبد الوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے اونہون نے کہا کہ معاذ بن ماعض زخمی ہوئے تھے بدر مین اور اوسی زخم سے وفات کی مدینہ مین اور عبید بن السکن جسوقت چلے تھے یعنی بدر سے تو بیمار ہوے اور وفات پائی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے اونہون نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلمین مین سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے کہ اونکو عامر بن الحضرمی نے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے اونکو شہید کیا عامر بن الحضرمی نے و نیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے اونکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین کہ انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا * * * *

نام اون لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اوسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اوسنے کہا کہ منجملہ مقتولین مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اوسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اوسکو قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور پسر اوسکا اور دو غلام اونکے تھے کہ سالم مولی ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوام نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفرا مین قید تھا تو عاصم بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بسیف قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا و چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہو گیا تھا تو اوسپر حمزہ اور علی نے تیز دستی سے حملہ کر کے کام اوسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبد اللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت مین جو داؤد بن الحصین سے منقول ہے عامر بن عبد اللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا یہ سب بارہ آدمی قتل ہوئے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن یساف نے قتل کیا اور طعیمہ بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی اسد سے ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے اونسے کہا ربیعہ بن اسد کو ثابت الجذع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہو کر قتل کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی ابو معاشر نے اونسے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابو البختری عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے مروی ہے کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داود المازنی نے قتل کیا اور ایک روایت مین ابو الیوب بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہے کہ ابو البختری کو ابن ابسر نے قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل ہوا **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے اوس سے ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے اوس سے حدیث بیان کی عمرو بن عائکہ ابی الاسود نے ان پانچ مقتولون کو اور بنی عبد الدار بن قصی سے نضر بن الحارث بن کلدہ کو جب وہ اثیل مین قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید بن ملیص کو بھی جو مولی عمیر بن ہشام بن عبد مناف ابن عبد الدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ بسیار یعقوب بن عتبہ سے منقول ہے کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی تیم ابن مرہ سے عمیر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت مین رواۃ کثیرہ سے منقول ہے کہ عثمان بن مالک کو خبیب نے قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے اس **حدیث** کو بیان کیا موسے بن محمد نے اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہے و بعد ازان بنی المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ہے اوسکو معاذ بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونون بیٹے عفرا کے ان تینون نے ملکر زخمی کیا اور عبد اللہ بن مسعود نے اوسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو رواۃ کثیرہ نے نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یزید بن تمیم التمیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا عمار یاسر نے اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ عبد اللہ بن ابی حبیبہ نے اپنے باپ سے

نقل کی اوسنے کہا کہ بعضے کہتے ہین یزید بن تمیم کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور ابو سافع الاشعری حلیف
قریش کو ابو دُجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ کو علی ع نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا
اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہے اور بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام
نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے خبر دی مجھکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ
بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ
اسحاق بن خارجہ نے مجھسے بیان کیا کہ ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور
بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا **محمد بن عمر
الواقدی** نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر مین رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن
مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہے کہ اوسکو امیہ بن عائذ بھی کہتے ہین اوسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور
ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی العجلانی نے قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالب ع
نے قتل کیا اور زبیر بن ابی رفاعہ کو اُسید الساعدی نے قتل کیا اور **واقدی** نے کہا اس **حدیث** کو
بیان کیا اُبی بن عباس بن سہل نے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان
بن عوف نے قتل کیا اور بنی ابی السائب سے کہ وہ صیفی بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے سائب
بن ابی السائب تھا اوسکو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر
بن مخزوم کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے کہ ہمکو خبر دی اس بات کی ہماری سب اصحاب نے
بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اوسکو تو یزید بن
رقیش نے قتل کیا اور دوسرا اوسکا بھائی جبار بن سفیان تھا اوسکو ابو بردہ بن نیار نے قتل کیا اور
بنی عمران بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عائذ تھا اوسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
قتل کیا اور عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب ۱۹ اونیس آدمی قتل ہوئے
اور بنی جمح بن عمر بن ہصیص سے اُمیہ بن خلف تھا اوسکو خبیب بن لیساف اور بلال نے شریک ہو کر
قتل کیا اور **راوی** نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے
اوسنے کہا امیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المعیر بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہو کر قتل کیا
اور دوسری روایت مین عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہے اوسنے کہا کہ اوس بن المعیرہ کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے اور بعضے کہتے ہین

ابو اُسَید الساعدی نے اور کہا **راوی** نے کہ ہمکو خبر دی محمدؐ نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اوس سے **حدیث** بیان کی اُبَی بن عباس نے اپنے باپ سے اونسے ابو اُسید سے اونسے کہا منبہ بن الحجاج کو مین نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عاص بن مُنبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو ابو دُجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہے کہ **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہ اونہون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن ابی عوف بن حُبیرہ بن سُعَید بن سعد مقتول ابو دُجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف قریش کا جو بنی عامر بن لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن حسل کے تھا اوسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور سعید بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلۂ کلب سے تھا اوسکو ابو دُجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین بھی عاصم سے منقول ہے کہ اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین ازروے شمار کے اونچاس ۴۹ آدمی تھے اونمین سے کتنون کو امیر المومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس ۲۲ داور تھے جو قتل کرنے مین شریک تھے

نام اون لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم نے اونکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین ۳۱۳ سو تیرہ مرد تھے ❊

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اونسے عکرمہ سے اونسے ابن عباسؓ سے اونہون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمدؐ نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمدؐ نے اوسکو واقدی نے اوس سے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اونسے کہا مین نے عبد اللہ بن حسن سے سُنا وہ کہتے تھے کہ بدر مین جو لوگ حاضر ہوے تھے وہ قریشی تھے یا انصار یا حلیف قریشی یا حلیف انصار یا موالی ان لوگون کے یعنے بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمدؐ رسول خدا صلعم بذات طیب و مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون حلیف حمزہ تھے و انسہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابو کبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حاضر بدر تھے شقران مملوک رسول خدا صلعم اور انکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اور یہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر اونکو حوالہ کیا چنانچہ اونکو حاصل ہوا زیادہ اوس سے جو کچھ کسیکو قوم مین حاصل ہوا چنانچہ
یہ سب غیر حاضران بدر جنہون نے سہم پایا سواے شقران کے آٹھ آدمی تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث**
بیان کی عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نے جعفر
بن ابی طالب کو سہم اور اجر اونکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر اونکا نہین کیا ہی اور صدر کتاب مین نام اونکا داخل نہین ہے،
یعنے کتاب مجاہدین بدر مین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن
عبد مناف وطفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف ومسطح بن اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف یہ چارون
حاضرین بدر سے تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس
حاضر بدر نتھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا مگر سہم اور اجرت انکی حضرت صلعم نے
عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہے اور حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ وسالم مولی ابی حذیفہ
تھے اور حلفاے قریش مین بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن جحش بن زیاب تھے اور عکاشہ بن محصن وابو سنان
بن محصن وسنان بن ابی سنان بن محصن وشجاع بن وہب وعقبہ بن وہب وربیعہ بن اکثم ویزید بن رقیش ومحرز بن
نضلہ بن عبد اللہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی سلیم سے مالک بن عمرو ومدلاج بن عمرو وثقاف بن عمرو اور قبیلہ
طی سے سوید بن مخشی حلیف قریش تھے **واقدی** نے کہا اس **حدیث** کو مجھسے ابو معشر وابن حبیبہ نے داود بن
الحصین سے بیان کیا اوسنے کہا بعض نے مجھسے نقل کی کہ عبد اللہ بن جعفر الزہری او ہی ارشد بن حمیرہ ہے اور ابو مخشی
اوسکی کنیت ہے اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اونکے اقربا سے ہے اور کہا داود بن الحصین نے کہ ہمکو ہمارے بعض
اصحاب نے خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہوگیا پس اوسنے اپنے شتر پر بجاے خود
ابا سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین
سواے صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن الحارث
بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور بنی مازن سے خباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون شخص
حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ
حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصے سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے **راوی** مصنف
کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو فلان وفلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے وفلان رواۃ نے عائشہ
بنت قدامہ سے اوسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصے سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر وسویبط بن حرملہ بن مالک
بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمان بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث
بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص تھے اور حلیفان قریش

مین سے عبد اللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ
بن مالک بن الشرید بن فاس بن ذریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہین کہ بعضے انکو مقداد بن الاسود
بن عبد یغوث بن عبد بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارت بن حندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن
سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری روایت مین مسعود بن الربیع بن القارہ و ذوالیدین بن عمیر بن عبد عمرو
بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن اقصی قبیلہ خزاعہ مین سے یہ آٹھون آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام اونکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور طلحہ بن عبید اللہ
تھے کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان
یہ پانچون شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور
شماس بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم و عمار بن یاسر و معتب بن عوف بن الحمرا حلیف قریش قبیلہ خزاعہ سے
پس یہ پانچون آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی بن رباح
اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر قافلہ یعنے
واسطے سراغ رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم و اجورہ دیا گیا اور عمرو بن سراقہ بن
المعتمر بن انس بن اواہ بن رباح و از جملہ حلفاے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے عاقل بن ابی البکیر تھے جو شہید ہوئے
بدر مین اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوئے و اناس بن ابی البکیر و عامر بن ابی البکیر
ومہجع مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور جولی اور پیرا وسکا کہ یہ دونون حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعۃ العنزی جو
بطن یعنے گروہ کمتر ہے قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبد اللہ التیمی حلیف قریش کہ یہ سب
تیرہ آدمی حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون و قدامہ بن مظعون و عبد اللہ بن مظعون و
سائب بن عثمان بن مظعون و معمر بن الحارث یہ پانچون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ
بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی و عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے ساتھ
آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے و وہب بن سعد بن ابی سرح تھے **واقدی** نے کہا **روایت** کی مجھسے
فلان فلان رواۃ نے زہری سے اوس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اوسنے داؤد بن الحصین سے اوسنے
عکرمہ سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابو سبرہ
بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو و سعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو بن
عبد شمس بن عبد ود تھے کہا **راوی** نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھ آدمی تھے سواے حاطب کے
اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبد اللہ بن سہیل اپنے باپ کی ہمراہ نکلے اور

خرچہ روز مرہ کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اوسکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبد اللہ مسلمین مین آملا
اور قبل قتال خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اوسکا غیظ وطیش
مین آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالے اس امر مین اوسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر
سے ابو عبیدہ تھے اور نام اونکا عامر بن عبد اللہ بن الجراح تھا وصفوان بن بیضا وسہیل بن بیضا وعیاض بن زہیر
وسعد بن ابی سرح وعمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھون کہ بنی ضبہ سے تھے حاضر بدر تھے **واقدی** نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی نافع بن ابی نافع ابو الخصیب وابن ابی سبرہ ہشام بن عروہ سے اونسے اپنے باپ سے
اونسے کہا کہ روز بدر حصے قریش کے سو بخش تھے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسے
بن محمد سنے اپنے باپ سے اونسے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دوسو ستائیس تھے کہ مجموعا تین سو تیرہ
آدمی ہوے اور دوسری روایت مین قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دوسو چالیس تھے چنانچہ انصار مین بنی
عبد الاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل تھے وعمرو بن معاذ بن النعمان تھے
وحارث بن اوس بن معاذ بن النعمان وحارث بن انس بن رافع بن امری القیس تھے اور بنی عبد بن کعب بن
عبد الاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبد بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن بشر بن وقش
وسلمہ بن ثابت بن وقش ورافع بن یزید کرز بن سکن بن زعورا ابن عبد الاشہل اور حارث بن خزمہ بن عدی بن
ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم وبنی حارثہ سے تھے اور اہل قوافلہ سے بھی اونکا علاقہ تھا
اور اونہین مین اونکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے تھے
اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوے روز جنگ جسر ابی عبیدہ سنہ ۱۴ چودہ مین اور
ابو الہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونون حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبد اللہ
بن سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے
مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم
بن حارثہ اور حلفاے قوم مین سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینون شخص حاضر بدر تھے کہا **راوی**
نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اونسے محمود بن لبید سے
مثل روایت مذکور کی اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبد المجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی سواد
بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید وعبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی رزاح بن کعب سے
نضر بن الحارث بن عبد رزاح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفاے قریش مین سے دو شخص قبیلہ بلی تھے ایک عبد اللہ
بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوے

وقعہ رجیع مین اور اونکے برادر مادری معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو
بن الحاف بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو رواۃ کثیرہ نے ابی حبیبہ سے
و محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اوسنے محمود ابن لبید سے اوسنے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابی حبیبہ نے
داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کی اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
بن زہیر ہے کہ شہید ہوے بدر مین اور رفاعہ بن عبد المنذر و سعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ بن زید
بن امیہ و عویم بن ساعدہ و رافع بن عنجدہ کہ عنجدہ اونکی مان کا نام تھا و عبید بن ابی عبید و ثعلبہ بن حاطب و ابو لبابہ
بن عبد المنذر کہ انکو رسول خدا صلعم مدینہ مین عامل مقرر کر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے انکا حصہ
عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ اونکو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ اونکا اونکو عطا ہوا یہ سب
نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس جسکی کنیت
ابو الاقلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوے تھے اور احوص الشاعر
جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے و معتب بن قشیر بن مُلیل بن زید بن العطاف و ابو ملیل بن الازعر
بن زید بن العطاف کہ اونکے اولاد تھی و عمیر بن معبد بن الازعر اونکے بھی اولاد نتھی و سہیل بن حنیف بن واہب بن
عکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن انیس بن قتادہ
بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز احد شہید ہوے اور وہ شوہر تھے خنساء بنت خذام شاعرہ
کے اونکے اولاد نتھی اور حلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوے روز جنگ یمامہ
اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوے روز جنگ طلیحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن
عدی بن الجد بن العجلان و زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ انکی اولاد نتھی اور عاصم بن عدی
بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہان کے
لوگون کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجورہ عاصم کا عطا کیا اور سالم مولی
ثبیتہ بنت یعار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ بن
جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوے روز جنگ احد کہ اونکو رسول خدا صلعم نے روز احد رماۃ پر امیر کیا تھا اور عاصم
بن قیس و ابو ضیاح بن ثابت و ابو حیہ کہ یہ شخص بدر مین نتھا و سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکائین مین تھا اور حارث
بن النعمان بن ابی خزمہ و خوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا مین کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب
آٹھ آدمی تھے اور بنی جحجبا ابن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عمرو سے منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح بن حریش
بن جحجبا بن کلفہ تھے اور اونکی کنیت ابو عبیدہ تھی اوسکے اولاد نتھی مگر احیحہ کے اولاد تھی غیر منذر سے اور حلفائی قوم مین

بنی انیف سے ابو عقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیحان تھے اور نام ابو عقیل کا عبد العزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے عبد الرحمان عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور نسب انکا یہ ہے ابو عقیل بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امرء القیس بن مالک بن الاوس بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم بن السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف قوم قبیلہ مزنیہ سے اور نعمان بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیہ کہ یہ ثابت بلی مین سے تھا یعنی ہونا اوسکا بخوبی ثابت نہین اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک سے اور یہ منجملہ بنی ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم کے ہین ابو ایوب تھے کہ نام اونکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم مین مر گئے تھے زمانہ معویہ مین اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنساء بن عسیرہ تھے اور بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبد العزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد عوف اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد بن قیس بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ و ابن ثعلبہ بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید بن ثعلبہ بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابو خزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و معوذ و معاذ پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کی تھی اور نعیمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبد اللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث بن سواد تھے و عمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور عصیمہ حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہینہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن الربعیہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ کہتے تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے اوسنے کہا مین نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابو الحمرا مولی حارث بن رفاعہ کا حاضر بدر تھا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اوسنے کہا مجھسے

حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع ابی الحمراء اور پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تیئیس ۲۳ آدمی تھے مع ابی الحمراء اور بنی عامر بن مالک بن النجار سے بعدازان بنی عمرو بن مبذول سے بعدازان بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک تھے یعنے ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اوسی سلسلہ مین طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی بعدازان اوسی سلسلہ مین عتیک سے کہ وہ بھی سرغنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے رو حا مین مگر رسول خدا صلعم نے حصہ واجورہ اونکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوے دفعۂ بئیر معونہ مین پس یہ تین آدمی ہوے اور بنی بن عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ ہین بعدازان بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انس بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوس بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت تھے اور ابو شیخ تھی جنکا نام ابی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے اونکا نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے جو شہید بدر ہوے اور عمرو بن ثعلبۃ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر تھے اور ابو سلیط تھے جنکا نام اسیرۃ بن عمرو بن عامر بن مالک تھا وہ روز احد شہید ہوے اور عمرو تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھی و محرز بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابت بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی جو روز بدر شہید ہوے اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوے اور بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار سے قیس بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی ابو زید تھی اور ابو الاعور کعب بن الحارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیم بن ملحان و حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعدازان بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعۃ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد نے عبداللہ بن عبدالرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے مُشاۃ یعنے پیادون پر مقرر کیا تھا اور عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور عصیم

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنسار بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیرؓ تھے
جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنسا تھی اورسراقہؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنسار بن مبذول تھے یہ دو آدمی تھے
اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیسؓ بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار
بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمانؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل
تھے اور ضحاکؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے وسلیمؓ بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری تھے
نعمان وضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعبؓ بن زید تھے جو جنگ خندق مین شہید ہوے اور معرکہ روز بیر معونہ
مین درمیان مقتولان سے زخمی اوٹھوائے گئے تھے اور جابرؓ بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعیدؓ بن
سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعبؓ بن
زید بن مالک تھے و بجیرؓ بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے
بعد ازان بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعدؓ بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید
اُحد مین اور عبد اللہؓ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوے و خلادؓ بن سوید بن
ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوے اور خارجہؓ بن زید بن ابی زہیر
بن مالک تھے جو یوم اُحد شہید ہوے اور یہ خسر تھے ابی بکرؓ کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکرؓ تھی چنانچہ یہ سب
چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیرؓ بن سعد بن ثعلبہ
بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوے و سبیعؓ بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن عامر
بن عادی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہؓ بن قیس بن مالک تھے اور سماکؓ بن سعد تھے اور عبد اللہؓ بن
عبس بن عمیر اور یزیدؓ بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے
اور انہین یزید کو بعضے فسحم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے
اور اوسکے بنی اخی سے کہ اخی اوسکا زید بن الحارث بن الخزرج تھا اور یہ دونون توامان تھے یعنے بنی جشم اور
بنی زید برادران توامان سے خبیبؓ بن اساف بن اسُف اور عتبہؓ بن عمر بن حدیج بن عامر بن جشم و عبد اللہؓ
بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہین جنہون نے خواب مین اذان
دیکھی تھی اور برادر اونکے حریثؓ بن زید تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی شعیب بن عبادہ نے
بشیر بن محمد سے اونے اپنے باپ سے کہ حریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے
اور سفیانؓ بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوے اور بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے
تمیمؓ بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ تھے اور عبد اللہؓ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزیدؓ بن المزین

اور عبد اللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن عوف بن الخزرج سے عبد اللہ بن الربیع بن قیس
بن عباد بن الابجر تن واحد تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے
بنی عوف بن الخزرج سے بعد ازان عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحبلی کہلاتے تھے
اسلیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حبلی مشہور تھا اور مادر ابی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس بن حولی
بن عبد اللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونون شخص حاضر تھے اور بنی حزن بن عدی بن مالک بن
سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن حزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ
بن مالک بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبد اللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے
اور عقبہ بن وہب بن کلدہ حلیف اونکے بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے اور معبد بن عباد بن قشعر بن القدم
بن سالم بن غنم تھے اور اونکی کنیت ابو خمیصہ تھی اور عاصم بن الاکین اونکے حلیف تھے یہ سب چھہ آدمی تھے
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازان بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ
بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے و غسان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے و ملیل بن وبرہ
بن خالد بن العجلان و عصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر
بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی اونکے اوس بن الصامت تھے اور
بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واوجہ یہی
دکہا اسلیے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص اونکی ہمسائگی کرتا تھا تو اوس سے کہتے تھے کہ قوقل باعلا
یثرب واسفلها یعنے یثرب کی بلندی و پستی مین امن سے رہو اسواسطے اونکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی قریوش
بن غنم بن سالم سے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی دعد
دو شخص تھے اور بنی مرضحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن غنم سے
ربیع بن ایاس تھے اور برادر اونکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف اونکے
اہل یمن سے تھے اور اونکے حلفا مین قبیلہ بلی سے و بعد ازان بنی عصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن
زمرۃ ابن عمرو بن قرہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمرہ تھے و بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم
بن عمرو بن عمارہ تھے اور اونکے برادر عبد اللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف اونکے بن بہرا جنکو عتبہ بن ربیعہ
بن حلف بن معویہ کہتے ہین چنانچہ یہ سب آٹھ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے اور
پھر زید بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبدود بن ثعلبہ تھا
جو روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوے پس یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن عامر
بن عوف سے ابو اُسید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب بطرف
بنی البدی تھے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اونے کہا
مجھسے حدیث بیان کی اُبی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اونے اوسکے جد سے اونے کہا کہ جب سعد
بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہو کر مر گئے کہ اونکی قبر نزدیک دار ابن فارطہ کے واقع ہے پس
حصہ و اجر اونکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور واقدی نے کہا کہ مجھسے روایت بیان کی عبد المہیمن نے
اپنے باپ سے اونے اپنے باپ سے اونے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور اونکا حصہ حضرت صلعم نے
عطا کیا تھا اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد رب بن حق بن اوس
بن قیس بن ثعلبہ بن طریف تھے و کعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے و حمزہ بن عمرو
بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرغتہ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہنیہ تھے
اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مردعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ بن رشدان بن
قیس بن جہنیہ تھے اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس
بن جہنیہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید بن
جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہین خراش بن صمہ بن عمرو بن الجموح بن حرام تھے
اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن صمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوے اور
معاذ بن الجموح و معوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے
اور اونکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ اُحد مین شہید ہوے و حباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے
اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیب بن الاسود مولی
اون لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن
حرام یہ سب گیارہ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ
سے اونے دونون پسران جابر سے اونہون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن صمہ بن عمرو بن الجموح کا
بدر مین متفق علیہ نہین ہے اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنساء بن سنان
بن عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس بن
صخر بن خنساء تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے و عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء تھے
اور حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا راوی نے مین نے سنا کہ وہی خارجہ بن الحمیر ہے اور عبد اللہ بن الحمیر یہ دونون

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی دُہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عبد بن عدی بن غنم سے عبداللہ
بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبداللہ بن رباب
بن النعمان تھے اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو لبدہ بن قیس بھی کہتے ہین اور یہ چار آدمی تھے
اور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر اونکا معقل بن المنذر
بن سرح بن خناس تھے اور عبداللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی خنسا بن عبید سے
جبار بن صخر بن امیہ بن خنسا بن عبید یہ تن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید تھے
اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبداللہ بن قیس بن صخر بن حرام
بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر اونکے معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور بنی سواد
بن غنم بن کعب بن سلمہ سے وبعد ازان منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی ابوالمنذر
تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ وقطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی عدی بن
نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی وثعلبہ بن غنمہ وابوالیسر اور نام اونکا
کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا وسہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوے احد مین اور
معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ وعبداللہ دونون پسران انیس تھے اور اون دونون نے
بنی سلمہ کے بتون کو توڑا تھا اور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے
بعد ازان منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد بن
مخلد تھے اور جبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور اونکی کنیت ابوعبادہ
تھی اور عقبہ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور مسعود بن خلدہ بن عامر
بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عباد بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر
بن زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے
اور فاکہ بن بشر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر اونکے
عائذ بن ماعص تھے اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوے بیر معونہ مین یہ سب پانچون آدمی
حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور خلاد
بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبید بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی حبیب بن
عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافع بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن
ثعلبہ بن عدی بن مالک تھے اور برادر اونکے ہلال بن المعلی جو بدر مین شہید ہوے اور یہ دونون حاضر بدر تھے

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ سے تھے و فروہ بن عمرو بن وذفہ بن عبید بن عامر و خالد بن قیس بن مالک بن العجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ تھے و رخیلہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے حلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ سے تھے *

ذکر مارے جانے عصماء بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصماء بنت مروان بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بد زبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادہ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہ ہے قباءت بنو مالک "تا آخر اشعار یعنے بُرے ہوگئے بنو مالک و بنات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج (یعنے یہ سب بودے و بیدل ہوگئے) کہ تم لوگ مطیع ہوگئے اون مسافرون کے جو تمسے مغائرت رکھتے ہین پس وہ مرادی ہین نہ مذحج ہین تم اوسکو یعنے محمد کو بعد قتل اپنے رئیسون سرداروں کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا سے یخنہ باقی چھوڑا جاتا ہے (یعنے جسطرح بوٹیان کھاکر شوربا چھوٹ رہتا ہے یہ کنایہ ہے توہین و تحقیر شئے سے چنانچہ اصحاب مین سے جو عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ الخطمی تھے اونکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصماء شان مین نبی صلعم کے ایسے کلمات کہتی ہے اور لوگون کو اوبھارتی ہے تو اونہون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا تیرے لیے مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصماء کو قتل کرونگا اور اوسوقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت فرمائی تو عمیر بن عدی نصف شب کو عصماء کے پاس اوسکے گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اسکے گرد چند نفر پسران اوسکے سوتے تھے اور اوسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیر خوار تھا جسکو وہ دودھ پلاتی تھی وہ بھی ماں کے سینے پر تھا تب عمیر نے اوس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اوس شیر خوار کو اوس عورت سے جدا کر کے تلوار اپنی اوس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اوتر گئی تب عمیر نے وہان سے نکلکر نماز صبح کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مدینے مین جاکر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اونہنے عرض کی ہان یا رسول اللہ میرے باپ ماں فدا ہون آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصماء مبادا خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد ازان عمیر نے عرض کی یا رسول اللہ اس قتل ہی مجھپر کچہ لازم آویگا یعنے گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے لا ینتطح فیہا عنزان

یعنے اس مقدمہ مین دو بھیڑین بھی آپسمین سینگون سے نہ لڑین گی (کنایہ اس مثل سے یہ ہے کہ یہ واقعہ دو بھیڑون کے باہم لڑنے سے بھی خفیف تر ہے) پس یہ کلمہ یعنے یہ مثل اول حضرت ہی سے سننے مین آئی پیشتر کبھی کسی نے اسکو نہین کہا تھا عمیر نے کہا کہ بعد ازان آنحضرت صلعم اون لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب چاہو کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر اوسکو اندھا نہ کہو بلکہ وہ بینا ہے پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو اثناے راہ مین معلوم کیا کہ پسران عصماء ایک جماعت کے ساتھ عصماء کو دفن کر رہے ہین پس اون لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے آتے دیکھا تو سب اونکے پاس آئے اور کہنے لگے اے عمیر آیا تو نے عصماء کو قتل کیا ہے عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہے اور یہ آیت پڑھی فَکِیدُونِی جَمِیعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ یعنے جو شر و فساد سے تمسے میرے حق مین ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت نہ دو یعنے تم میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر تم لوگ بھی وہی کلمہ کہتے جو کچھ عصماء کہتی تھی تو ہر آئینہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہان تک کہ مین مرتا یا تمکو قتل کرتا پس اوسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور انمین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی قوم کے خوف سے بظاہر استخفاف اسلام کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن حارث نے پڑھے **اشعار** بَنِی وَائِلٍ وَبَنِی وَاقِفٍ + وَخَطْمَةَ دُونَ بَنِی الْخَزْرَجِ + مَتَی مَا دَعَتْ أُخْتُکُمْ وَیْحَهَا + بِعَوْلَتِهَا وَالْمَنَایَا تَجِی + فَهَزَّتْ فَتًی مَاجِدًا عِرْقُهُ + کَرِیمَ الْمَدَاخِلِ وَالْمَخْرَجِ + فَضَرَّجَهَا مِنْ نَجِیعِ الدِّمَاءِ + قُبَیْلَ الصَّبَاحِ وَلَمْ یَحْرَجِ + فَأَوْرَدَکَ اللهُ بَرْدَ الْجِنَانِ + جَذْلَانَ فِی نِعْمَةِ الْمَوْلِجِ یعنے اے بنی وائل اور اے بنی واقف اور اے بنی خطمہ ہمسایہ بنی الخزرج کے جسوقت تمہاری خواہر عصماء نے واے ہوا وبیرا اپنے شوہرون کو بلایا و حال آنکہ مرگ خود اوسکی طرف متوجہ تھی پس وہ عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ نفس ہے اور وہ نیک مداخل و نیک مخارج یعنے اوسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہے چنانچہ اوس جوان نے آخر اوس عورت کو رنگ خون مین رنگین کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام مین اوسکو کچھ باک نتھا پس اے عمیر حق تعالے تجکو خنکی جنت مین وارد کرے اسطرح کہ تو خوشدل رہے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **روایت** کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصماء پچیسوین ۲۵ رمضان اٹھارہوان مہینا ہجرت سے تھا اور وہی روز مراجعت حضرت کا تھا بدر سے مدینہ مین ع

واقدی

ذکر مارے جانے ابو عفک کا

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اونہون نے ابو مصعب اسمعیل
بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے اونہون نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو بن عوف سے
اور وہ کبر سن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین تشریف لائے ہین اوسوقت عمر
اوس شخص کی ایکسو بیس برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت پر امادہ بشر
کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر و منصور مدینے مین مراجعت
فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین شعار پڑھتا تھا **اشعار** قَدْ عِشْتُ حِیْنًا وَمَا اَنْ اَرٰی + مِنَ النَّاسِ دَارًا وَلَا مَجْمَعَا
اَجَمَّ عُقُوْلًا وَاٰتٰی اِلٰی + مُنِیْبٍ سِرَاعًا اِذَا مَا دَعَا + فَسَلَّبَهُمْ اَمْرَهُمْ رَاکِبٌ حَرَامًا
حَلَالًا لِشَتّٰی مَعًا + فَلَوْ کَانَ بِالْمُلْکِ صَدَّقْتُمْ + وَبِالنَّصْرِ تَابَعْتُمْ تُبَّعَا +
یعنے مین اسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان و کسی مجمع مین ایسے آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین
اور دوڑ کر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ بلاتا ہے یعنے محمد صلعم پس اوسنے ان لوگون کے
امر کو سلب کر لیا یعنے انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب ہے حرام حلال مختلف کا باہم پس اگر یہ بات ہے کہ تم لوگون نے
باعث اوسکی بادشاہی کے اوسکی تصدیق کی ہے اور باعث غلبہ کے اوسکی تبعیت کی ہے تو تصدیق و تبعیت تبع کی ہوتی
کہ وہ اولےتر ہے **راوی** کہتا ہے کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے جو بڑے باکی تھے اونہون نے کہا مجھپر نذر واجب ہے
کہ مین ابو عفک کو قتل کرونگا یا اوس سے پہلے مین خود مر جاؤن پس سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنی
گھات مین رہا یہان تک کہ ایک شب گرم تاب موسم گرما مین ابو عفک بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنی اونکے
محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اوسکے پیٹ مین بھونکدی کہ فرش تک در آئی تب دشمن خدا نے
شور کیا اوسوقت اتباع اوسکی طرف اوسکی دوڑے اور اوسکو گھر مین اوسکے اوٹھا لے گئے اور دفن کر دیا اور کہنے لگے
کسنے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اوسکو بھی اسکے بدلے قتل کرتے **واقدی** نے بواسطہ معن کے رقیش سے
روایت کی ہے کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے قتل ہوا اور نہدیہ عورت جو مسلمان
تھی اوس حال مین ابو عفک کی یہ شعار پڑھے **اشعار** تُکَذِّبُ دِیْنَ اللّٰہِ وَالْمَرْءَ اَحْمَدَا + لَعَمْرُ الَّذِیْ اَمْنَاکَ اِذْ بِئْسَ
مَا یُمْنِیْ + حَبَاکَ حَنِیْفٌ اٰخِرَ اللَّیْلِ طَعْنَةً + اَبَا عَفَکٍ خُذْہَا عَلٰی کِبَرِ السِّنِّ + فَاِنِّیْ وَاِنْ
اَعْلَمُ بِقَاتِلِکَ الَّذِیْ + اَبَاتَکَ حِلْسَ اللَّیْلِ مِنْ اِنْسٍ اَوْ جِنِّیْ یعنے ای ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا دین خدا کی اور اوس شخص
کی جسکا نام احمد ہے قسم ہے اوسکی جسنے تجھے ہلاک کیا پس اسصورت مین کہ تو تکذیب کرتا تھا بُری موت نے تجھکو مارا اوس مرد حنیف یعنی سالم نے
آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا اس ضربت کو اپنے بڑھاپے مین شاعر نے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سلا یا یا یہ کہ
قاتل ملازم شب تھا یعنی ہنگام شب تجھے سلایا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہے یا جن ہے یہ جملہ متعلق ہے اعلم سے ای تیرے قاتل کو

جسنے ایسا کام کیا مین جانتا ہون کہ وہ انسان سے ہے یا جن سے ٭

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال مہینوان مہینا ہجرت سے کہ محاصرہ اونکا تا ہلال ذیقعدہ رہا **محمد بن عمر الواقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی
عبد اللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اونسے ابن کعب القرظی سے اونسے کہا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو ہمگی قوم یہود
نے حضرت صلعم سے درخواست کی کہ درمیان اونکے اور حضرت کے ایک نوشتہ بطریق عہد نامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف
یکدیگر تھی ملحق و مجتمع کرکے درمیان اپنے اور اونکے عہد امان مقرر کرایا اور چند شرطین اونپر قائم کی گئین اور منجملہ اون شرائط کے ایک یہ ہے کہ حضرت پر دشمن کی ساتھ غلبہ اور چڑھائی
نکرین پس جب کہ رسول خدا صلعم اعراب بدر پر فتحیاب ہوکر مدینے مین تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہود فیما بین کو
قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی اونکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اونکے پاس بھیجا اونسے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے
پہلے اونسے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا اے گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ تحقیق مین رسول خدا ہون
پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تمپر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اون لوگون نے جواب دیا اے محمد
تو مغرور نہو ظفر یابی سے اہل بدر پر کہ تو نے اوس قوم انبوہ کثیر پر غلبہ پایا واللہ کہ بے شک ہملوگ اہل حرب ہین اگر تو
ہمسے مقاتلہ کریگا تو تجکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسون سے قتال نکیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ لوگ
بعد اظہار دشمنی و عہد شکنی کے برسر عناد تھے اتفاقاً ایک زن اجنبیہ عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال چھٹری تھے
اور وہ انصار مین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے
بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے آیا اور اوس عورت کی پس پشت بیٹھا اور اوس عورت کو خبر نتھی پس اوسنے
دامن پیراہن اوس عورت کا پیچھے سے اولٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کرتے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے
اوٹھی تو اندام نہانی اوسکا کھل گیا پس لوگون نے اوسکی اس بے پردگی سے مضحکہ کیا تب ایک مرد مسلمین مین سے اوٹھکر
اوس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اوسکو قتل کیا بعد ازان بنو قینقاع جمع ہوے اور اپنی جمعیت
جمع کرکے اوس مرد مسلم کو قتل کیا اور اوس عہد کو جو فیما بین اونکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ
حرب ہوے اور اپنے قلعہ گڑہی کی پناہ مین جا بیٹھے پس رسول خدا صلعم نے طرف اونکے لشکر بھیجا اوس لشکر نے
اونکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اون یہود پر سرکشی کی اور اونکو آوارۂ خانمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین سے
جسنے اول محاربہ کیا ہے رسول خدا صلعم سے وہ یہود قینقاع تھے اور کہا **واقدی** نے کہ مجھسے **حدیث**
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونسے عروہ سے اونسے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِمَّا تَخَافَنَّ
مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ ترجمہ آیہ
اگر اندیشہ کرے تو اونکے شب خون زنی یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف اونکے شب خون کہ یہ طریق مساوات ہے تا اونکو

عذر باقی نرہے تحقیق کہ حق تعالے خائن عہد شکن کو دوست نہین رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول اس آیتہ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کہا زہری وغیرہ نے کہ لشکر نے اونکو اونہین کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز سخت محاصرہ مین رکھا یہان تک کہ حق تعالے نے اونکے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ آیا ہملوگ اپنے حصن سے اوتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے حکم پر باطاعت حاضر ہو پس وہ لوگ حکم و اطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ ان کو باندہ لو پس باندھے گئے بعض طرح باندہ باندھے جاتے ہین اور رسول خدا صلعم نے اون بندیون پر منذر بن قدامہ السلمی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ مین ابن ابی قیدیون کے پاس آیا اور کہا انکو کھول دو منذر نے کہا جس قوم کو رسول خدا نے بند ھوایا ہے آیا تم کھلواتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین اوسکو قتل کرونگا تب ابن ابی بہ عجلت تمام پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتہ ڈالا اور کہا اے محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے پس حضرت اوسپر غضبناک ہوے کہ چہرۂ مبارک متغیر ہوگیا اور فرمایا خدا تجھے ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے اوسنے کہا نچھوڑونگا جب تک میرے موالی کے ساتھ احسان کیجیے کہ اونمین چار سو آدمی پیراہن پوش ہین اور تین سو برہنہ ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنہون نے روز جنگ حدائق و روز جنگ بغاث رومیون اور حبشیون سے ہماری حمایت کی تھی (ان دونون مقام مین محاربہ فیما بین اقوام واقع ہوا) پس تیرا ارادہ کیا یہ ہے کہ ان لوگون کو ایک ہی روز قتل کرڈالے اے محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اوسکا کہ انی اخشی الدوائر بطریق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اون لوگون کو کھول دو خدا اونپر اور اسپر لعنت کرے چنانچہ جب اون بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے اون سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ یہ سب مدینے سے نکالے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کو ہمراہ لیکر اس ارادہ پر آیا کہ اونکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اور عویم در دولت پر عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم نے اوسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ مین اذن رسول خدا نہوگا تو اندر جانے نپاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا تب عویم نے اوسپر حملہ کرکے سر اوسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود نے جو اوسکے حلیف تھے باہم غوغا کیا اور کہا اے ابو الحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تجکو یہ صدمہ پہونچا وہان ہم ہرگز نرہینگے اور نہ اس بات پر قادر ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن ابی اونپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پوچھتا جاتا تھا اور کہتا تھا اے یہو تیہر قرار پکڑو اور مستقل رہو پھر وہ لوگ آپسمین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نرہینگے اس مقام پر جہان تجکو گزند پہونچا ہے اور نہ ہمکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین بڑے شجاع تھے بعد ازان ابن ابی نے اونکو حکم کیا کہ پھر قلعہ مین چلے جاوین اور جھوٹا وعدہ کیا کہ مین بھی تمہارے ساتھ قلعہ مین

داخل ہونگا مگر اونسے دغا کی کہ اونکے ساتھ نہین گیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جا گزین ہوے اسطور پر کہ نہ تیر چلا نہ مقاتلہ
کیا یہانتک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اوتر آئے کہ مال اونکا مال رسول خدا ہے پس جب کہ
اونہون نے دروازہ قلعہ کھول دیا اور قلعہ سے اوتر آئے تو محمد بن مسلمہ اونکو شہر بدر کر آیا اور مال اونکا ضبط کر لیا چنانچہ
اونکے اسباب حرب مین سے رسول خدا صلعم نے تین کمانین پسند کر لین ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان
وہ بھی جنگ احد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور اونکے سلاح
مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بتار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور اونکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب زرگری کا
بھی بہت تھا کہ اکثر اونمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اونکی زرہون مین سے ایک زرہ مجکو
مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور اونکے پاس زمین و زراعت نتھی
اور اونکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسول خدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسول خدا صلعم نے
حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا اون لوگون کو جلاے وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابو الولید تو بنی الاوس
اور بنی الخزرج مین سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی و دوستدار ہین تو ہمسے اسطور پیش آتا ہے تب عبادہ نے اونکو
جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ مین اون لوگون سے اور اونکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہو کر آپکیطرف آیا ہون اور ابن اُبی و عبادہ
بن صامت اونہین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبداللہ بن اُبی نے
اوس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنے تو نے بڑا کام کیا پس اوسکو
یاد دلائی اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوے تھے و از یکدیگر دفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا کہ اے ابو الحباب طبیعتین
بدل گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا واللہ تو باز رہنے والا ہے ایسے امر سے کہ قریب ہے انجام اوسکا تو
فردا دیکھیگا اور جب عبادہ اون لوگون کو زجر و تاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج کے روز تمہارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت
یا ثلث یوم کی مہلت ہے مین اوسپر ایک ساعت زیادہ نہین کر سکتا اور اگر ایسا حکم نہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو
دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو اونکو نکالا اور آپ بھی اونکے پیچھے چلا یہانتک کہ
وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ
اونکے پیچھے عقیب اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہے ملک شام مین
اور قریب ہے شام سے اور مروی ہے کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع بحضور رسول خدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمد لوگون پر ہمارا دین ہے حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑ دو جو کچھ ہو اور **راویان** اخبار نقل کرتی ہین کہ دربارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہدشکنی کے ہمنے سوائے حدیث ابن کعب کے دوسری روایت بھی سنی ہے کہا **واقدی** نے مجھسے **حدیث** بیان کی محمد نے زہری سے اونسنے عروہ سے اونسنے کہا کہ بتحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم ہوا اور کینہ درونی ظاہر کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوئے تو حضرت صلعم نے اونسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے اونپر لشکرکشی کی یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوئے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال اونکا مال رسول خدا ہے اور اونکے زنان و فرزندان اونہین کے ہین **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن القاسم نے اپنے باپ ربیع بن سبرہ سے اونسنے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام فلجتین مین پہونچا کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر سوار کیے ہوئے چلے جاتے تھے مین نے اونسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے وطن و مسکن سے نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین سبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قری مین پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قری نے پیدلون کو سوار اور زاد راہ سے تقویت کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہے شام مین پہونچا دیا اور اونہون نے وہین بود و باش کی مگر بقا اونکی بہت تھوڑے دنون رہی کہ تباہ و ہلاک ہوگئے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یحیی بن عبد اللہ بن ابی قتادہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اونسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کو تین بار مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ روز مدینے سے حضرت غائب یعنے باہر رہنے تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اونسنے کہا جب مشرک بدر سے شکست پاکر مکے کو پھرے تو ابو سفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہان تک کہ محمد و اصحاب محمد سے اپنی قوم کا بدلا لیوے چنانچہ بنابر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا و بنابر حدیث ابن کعب کے چالیس سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر کے پہونچے پھر شبا شب پاس حیی بن اخطب کے گئے اور اوسکا دروازہ کھٹکھٹایا تاکہ اخبار نبی و اصحاب کی اوس سے دریافت کرین اونسنے

انکار کیا کہ دروازہ اونکے لیے نہ کھولا اور نہ اونسے ملاقات کی پھر اوسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور اوسکا دروازہ کھٹکھٹایا اوسنے اونکے لیے دروازہ کھولا اور اونکی مہانداری کی اور ابو سفیان کو بطریق مہمانی شراب پلائی اور اخبار نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اوسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابو سفیان وہان سے نکلکر بمقام عریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ وہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابو سفیان نے اوس انصاری اور اوسکے مزدور کو قتل کیا اور عریض مین دو گھر انصاریون کے اور اونکے کھیت جلا دیے پھر جب اوسنے یہ دیکھا کہ قسم اوسکی دربارہ ترک زینت و بدلا لینے کی اوتر گئی تو وہان سے بخوف پاداش کردار اپنی بھاگ گیا پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابو سفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابو سفیان اور اصحاب اوسکے سبکبار رہتے تھے کہ بفور استماع آمد لشکر اسلام سبکروی سے سفرور ہو جاتے تھے یہان تک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اونکی اور زاد روزمرہ تھی وہ بھی ڈالجاتے تھے کہ مسلم جب اوس مقام پر گذر کرتے تھے تو اوٹھا لیجاتے تھے اسیوجہ سے اوس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابو سفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین منقول ہے جسکا مضمون[الف] یہ ہے کہ مسلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو مدام کمیت یعنی شراب سرخ پلائی اور سیراب[ب] کیا اور وہ ابن مشکم ابو عمرو ہے جو صاحب جود ہے اور گھر اوسکا یثرب مین ہر کہ وہ امیدگاہ و پناہ تمام بہترین عطا کا ہے*

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد نے زہری سے اوسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قرقری بھی کہتے ہین ساتھ بنی سُلیم و غطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نیمہ محرم تیئیسوین[۲۳] مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آنحضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنی باہر رہے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اوسنے یعقوب بن عتبہ سے اونسے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے ہوئے تھے کہ اونکو خبر مجمع غطفان و سُلیم کی پہونچی تھی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارۃ الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے اونپر لشکر کشی کی اور اونکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اونکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اون مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسیکو اوس میدان مین نپایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب تبلاش اونکے بطن وادی مین متوجہ ہوئے چنانچہ اوس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اونمین ایک لڑکا تھا اوسکا نام یسار تھا اونسے خبر باغیون کی دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے اون لوگون کی خبر معلوم نہین ہے پانچوین روز پانی پلانے والے وارد ہو چکے ہین

سقانی فروانی کمیتا
[الف] سقانی فروانی کمیتا مدامۃ علی ظما منی سلام بن مشکم
و ذاک ابو عمرو بن یجود و دارہ بیثرب ما ادم العضا کاوی
[ب] کل لبنی جعفر

اور آج

اور آج باری چوتھے روز پانی پلانے والون کی ہے اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئے اور
اور ہم لوگ متعزاب ہین یعنے بے خانمان ہین انہین اونٹون مین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والے چوپایون
کے جب وہ چراگاہ مین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے اون چوپایون کو ہمراہ ہنکوا لیا اور مدینے کو
پھرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہ ہی لیسار لڑکا چرواہے کا نماز پڑہ رہا ہے پھر حضرت صلعم نے
لوگون کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہر آئنہ ہمارے قوی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائے ہین
اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنے ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے آپسمین تقسیم کر لو
لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہے جسکو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہے پس اوسی ہم آپ کو
دیتے ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہے حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہو اونہون نے کہا
ہم سب کی خوشی ہے پس حضرت نے اوس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اوسکو آزاد کیا اور یہ ہوا
کہ جب لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم کی گئی
تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دو سو آدمی تھے اور دوسری روایت
مین **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ
سے اوسنے اوس سے جسنے اوسکو خبر دی اوسنے ابی اروی الدوسی سے اوسنے کہا مین ہمراہ لشکر اون
لوگون مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہے مدینہ سے
تین میل کے فاصلہ پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصہ کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اومین سے سو شتر خمس کا الگ کر
باقی چارسو تقسیم کیے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن نوح نے اوسنے ابی عفیر سے اونہون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو
مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو
جمع کر کے پہلوے منبر مین کھڑے ہو کر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اوسکا ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے ہوا تھا

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے اونہون نے یزید بن رومان و معمر سے اون دونون نے زہری سے اوسنے
ابن کعب بن مالک سے اور ابراہیم بن جعفر سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے جابر بن عبد اللہ سے پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جابر سے
بطرق رواۃ اپنی اپنی کے پس جس امر پہ لوگون کا اجماع و اتفاق ہوا وہ یہ ہے کہ ہر آئنہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور اونکے
اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ فساد کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم بدر سے
مدینہ مین تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے بعضے اونمین سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر جمع ہو گئے تھے

مگر اونمین سے اہل جمعیت واہل حصون تھے اور اونمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس وخزرج کے
پس رسول خدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو اون سب کی نیکو خواہی چاہی اور اونکو مصالحہ باہمی پر
طلب کیا اور اوسوقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اوسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ
رسول خدا صلعم اور اصحاب کو بایذاے شدید ستاتے تھے پس حق تعالے نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو
اس بات پر امر بصبر فرمایا اور فرمایا کہ اونسے عفو کرو اور اونہین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوا
وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا
وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؂ ترجمہ ہر آئنہ تم لوگ سنتے ہو
اگلے اہل کتاب یعنے یہود سے اور مشرکین سے ایذاے کثیر یعنے بدزبانیان اونکی وحال آنکہ صبر کرنا تمہارا
اور تقوے رکھنا لازم ہے کیونکہ یہ امر غالب امور ہے فقط اور انہین لوگون کے باب مین خدا نے نازل کی
یہ آیت وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الآیہ ترجمہ یعنے آرزو کرتے ہین اکثر مردم اہل کتاب مین سے
کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد درونی کے پس جب کہ ابن الاشرف ایذا رسانی نبی اور
اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اوسکو پہونچی تھی چنانچہ جب زید بن حارثہ بدر سے خوشخبری فتح لائے
کہ مشرکین قتل ہوئے اور اکثر اسیر ہوئے وبالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا کہ بندی بندھے ہوئے
آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واے تمپر واللہ آجکے روز شکم زمین تمہارے لیے
بہتر ہے پشت زمین سے یعنے زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہے کہ ایسے لوگ سرداران مردم قتل کیے گئے
اور اسیر ہوئے پس تمہارے نزدیک کیا ہے اور کیا تمہاری راے ہے لوگون نے کہا ہم جب تک زندہ ہین ہمکو
محمد سے عداوت ہے اوسنے کہا تم کیا ہو کہ ہر آئنہ قوم اوسکی غالب آئی اور ظفریاب ہوئی ولیکن مین قریش کے پاس
جاتا ہون اور اونکو برانگیختہ وآمادۂ جنگ کرتا ہون اور اونکو اونکے مقتولون کو یاد دلاکر رلاتا ہون کیا عجب ہے
کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کرین تو مین بھی اونکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے
مین پہونچکر پاس ابووداعہ بن ضبیرۃ السہمی کے جسکی زوجہ عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے
مرثیے مین اشعار کہتا تھا شعر طَحَنَتْ رَحَا بَدْرٍ لِمَهْلِكِ اَهْلِهِ + وَلِمِثْلِ بَدْرٍ تَسْتَهِلُّ
وَتَدْمَعُ قُتِلَتْ سَرَاةُ النَّاسِ حَوْلَ حِيَاضِهِمْ + لَا تَبْعُدُوْا اِنَّ الْمُلُوْكَ تُصَرَّعُ + وَيَقُوْلُ
اَقْوَامٌ اَذَلَّ بِسُخْطِهِمْ + اَنَّ ابْنَ اَشْرَفَ ظَلَّ كَعْبًا يَجْزَعُ + صَدَقُوْا فَلَيْتَ
الْاَرْضَ سَاعَةَ قُتِلُوْا + ظَلَّتْ تَسِيْخُ بِاَهْلِهَا وَتَصَدَّعُ + كَمْ قَدْ
اُصِيْبَ بِهَا مِنْ اَبْيَضَ مَاجِدٍ + ذِيْ بَهْجَةٍ يَاْوِيْ اِلَيْهِ الضُّيَّعُ +

طَلْقُ الْیَدَیْنِ اِذَا الْکَوَاکِبُ اَخْلَفَتْ + حَمَّالُ اَثْقَالٍ یَسُوْدُ
وَیَرْبَعُ + نُبِّئْتُ اَنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ کُلَّهُمْ خُشَّعُوْا
لِقَتْلِ اَبِی الْحَکِیْمِ وَجُدِّعُوْا + وَابْنَا رَبِیْعَةَ عِنْدَهٗ
وَمُنَبِّهٍ + هَلْ نَالَ مِثْلَ الْمَهْلَکِیْنَ تُبَّعُ +

یعنے چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہے واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور وفغان اور اشک روان کرین + کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مردم گرد چشمہ سار بدر کے + اور یہ بعید نہین ہے اسلیے کہ اکثر ملوک ہی مارے جاتے ہین + اور اکثر اقوام ازرال اپنے غصّے اور غیظ مین کہتے ہین کہ سر آئنہ کعب ابن اشرف بے صبر ہوگیا + سچ کہتے ہین حال یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوے کاش زمین اوسوقت پھٹ جاتی اور خسف کر لیتی اپنے اہل کو + اور البتہ قتل ہوے بدر مین وہ لوگ جو بہترین برترین مردم تھے اور وہ ایسے خوبیون والے تھے کہ مردم حاجتمند اونکی طرف پناہ پاتے تھے + اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہین یعنے ہر صبح سخاوت کرنے والے تھے + پھر جو لوگ بھاری بوجھہ اوٹھانے والے ہین وہی سرداری کرتے ہین اور آزمائے جاتے ہین + مجھے خبر پہونچی ہے کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابو الحکیم کے ڈر گئے ہین اور ناک کاٹی گئی یعنے نکٹے وخوار ہو گئے + چنانچہ درجواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر مکّے مین بھیجے + شعر

بَکَتْ عَیْنُ کَعْبٍ ثُمَّ عُلَّ بِعَبْرَةٍ + مِنْهُ وَعَاشَ مُجَدَّعًا لَا یَسْمَعُ + وَلَقَدْ
رَاَیْتُ بِبَطْنِ بَدْرٍ مِنْهُمْ + قَتْلٰی تَسُحُّ لَهَا الْعُیُوْنُ وَتَدْمَعُ + فَابْکِیْ
فَقَدْ اَبْکَیْتَ عَبْدًا رَاضِعًا + شِبْهَ الْکُلَیْبِ لِلْکُلَیْبَةِ یَتْبَعُ +
وَلَقَدْ شَفَی الرَّحْمٰنُ مِنْهُمْ سَیِّدًا + وَاَهَانَ قَوْمًا قَاتَلُوْهُ وَصُرِّعُوْا
وَنَجَا وَاَفْلَتَ مِنْهُمْ مَنْ قَلْبُهٗ + شَعَفٌ یَظَلُّ لِخَوْفِهٖ یَتَصَدَّعُ + وَنَجَا
وَاَفْلَتَ مِنْهُمْ مُتَسَرِّعًا + فَلٌّ فَلِیْلٌ هَارِبٌ یَتَهَسَّعُ +

یعنے کعب کی آنکھین روئین اور بہائے گئے اشک اوسکی آنکھہ سے یعنے رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا نکٹا بہرا یہ کنایہ ہے کہ وہ ذلیل وخوار جیا + اور مین نے بدر کے میدان مین مشرکین کے + ایسے مقتولون کو دیکھا کہ اونکے لیے بہت سی آنکھین روتی ہین + اور رو تو اے کعب کہ تو نے شیر خوارون کو رولایا ہے مانند پلّون کتّے کے کہ وہ پیچھے کتیا کے ہوتے ہین یعنے ہر گاہ تو نے زنان مشرکین کو اونکے مقتولون کا مرثیہ بیان کرکے رولایا تو اونکے بچے بھی مثل سگ بچون کے کتیا کی ساتھ روئے + اور البتہ خدا نے ہمارے سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی + اور سزا اور ہلاکت کیا اوس قوم کو جنہون نے اوس سید سردار سے مقاتلہ کیا وحال آنکہ وہ مارے گئے +

اور اونمین سے وہ شخص بچگیا اور نکل بہاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا + اور اسیطرح بچ گیا اور نکل بہاگا
وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا + اور شکست پاکر قرار کرنے والا اور تیز بہاگنے والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا + بعد ازان رسول خدا
صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی جگہ مکے مین اوترا ہے تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہان بھی بہیجنا
شروع کیا شعر اَلَا اَبْلِغَا عَنِّیْ اُسَیْدًا رِسَالَۃً + فَخَالُکَ عَبْدٌ بِالسَّرَابِ
مُجَرَّبٌ + لَعَمْرُکَ مَا اَوْفٰی اُسَیْدٌ بِجَارِہٖ + وَلَا خَالِدٌ وَلَا الْمُفَاضَۃُ
زَیْنَبٌ + وَعَتَّابُ عَبْدٌ غَیْرُ مُوْفٍ بِذِمَّۃٍ + کَذُوْبٌ
شُؤُنُ الرَّاْسِ قِرْدٌ مُدَرَّبٌ + الا ابلغا الخ (مترجم کہتا ہے ابلغا تثنیہ ہے کہ عرب
اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہین اور کبھی وزن شعر کی رعایت سے الف زائد
لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اسید کو میری طرف سے یہ پیام پہونچا دو + کہ خال تیرا غلام اور مکر و فریب مین آزمودہ تھا +
قسم ہے زندگانی کی کہ اسید اپنی ہمسایہ اور اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا نتھا + اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ زینب
ایسی تھی (مفاضہ یعنے عورت بڑی پیٹ والی) اور عتاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے + اور وہ بڑا کاذب
اوندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا + غرض کہ جب اشعار حسان بن ثابت جسمین مذمت کعب اور اسید پدر عاتکہ
کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اوسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا مجکو اس یہودی سے کیا کام ہے
کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہے چنانچہ کعب وہان سے اپنا اسباب اوٹھا لیگیا اور دوسری
قوم کے پاس اوٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان کو بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اوترا ہے پس حسان
ہمیشہ اون لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک کہ اونہون نے بھی اوسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا
پھر جب کہ کعب نے کہین ٹھکانا نپایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اوسکے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے
دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ ابْنَ الْاَشْرَفِ بِمَا شِئْتَ فِیْ اِعْلَانِہِ الشَّرَّ وَقَوْلِہِ الْاَشْعَارَ
کہ اے پروردگار میری تو کفایت و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جسطرح تیری مشیت ہو اوس بارہ مین
کہ اوسنے اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کون میری جانب سے اوسکو
کفایت کریگا اسواسطے کہ اوسنے مجکو بہت ایذا دی ہے تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اوس سے انتقام کرونگا
کہ اوسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے بانتظار موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا
چھوڑ دیا تب حضرت نے اونکو بلایا اور فرمایا اے محمد کیا تو نے ترک آب و طعام کیا ہے اونہون نے کہا ہان یا رسول اللہ
اسواسطے کہ مین نے آپ سے قول کیا مین نہین جانتا ہون کہ مین اوسکو وفا کرسکونگا یا نہین حضرت نے فرمایا
ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے مین ہے یعنے تجکو فقط جہد لازم ہے ولیکن انجام کار بدست خدا ہے اور فرمایا سعد بن معاذ سے

اس باب مین مشورہ کر پس مجتمع ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلۂ اوس سے اونین عباد بن بشر اور ابو نائلہ سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اوسکو قتل توکرینگے مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اوس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اوس سے باتین کرنی ضرور ہونگی (یعنے خدع وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابو نائلہ پاس کعب کے گئے جب اوسنے اونکو دیکھا تو شان اونکی اوسکو دگرگون نظر آئی اور ترسان وہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اوسکے پیچھے لوگ کمینگاہ مین ہون پس ابو نائلہ نے کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہے اور اوسوقت کعب کی مجلس مین اوسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے مگر اوسوقت رعب سے رنگ اوسکا متغیر تھا اور ابو نائلہ و محمد بن مسلمہ اوسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے اوس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمہاری وہ حاجت کیا ہے مگر ابو نائلہ اوسکے سامنے اشعار پڑھ رہے تھے یہان تک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت تیری کیا ہے شاید تو یہ چاہتا ہے کہ جو لوگ میری پاس ہین وہ اوٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سنی تو وہ اوٹھ گئے تب ابو نائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے سر کلام کو سنین اور مطلقہ بدگرین اے کعب آنا اس شخص یعنے محمد کا گویا ہمپر منجملہ بلایا کی ہے کہ ہمسے عرب نے حرب کیا اور ہمپر تیراندازی کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان ہمجنس ہین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا اور ہمارے نفوس نے تعب و رنج اوٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدقہ لینا اختیار کیا تو باوجود اسکے پھر ہمکو اوسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہوکر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ بتحقیق کہ مین بھی یہی باتین تجھسے کیا چاہتا تھا اے ابن سلامہ اب قریب ہے کہ امر ولایت و ریاست اوسکی طرف یعنے واسطے رسول خدا صلعم کے ہوا چاہتی ہے ابو نائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری رائے پر ہین میرا ارادہ ہے کہ اونکو بھی تیرے پاس بلاؤن کہ ہم تجھسے باہم خرید و فروخت گندم و تمر کا کرین اور اس باب مین تو ہمارے ساتھ احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موثق ہو تب کہا کعب نے آگاہ ہو کہ بروار خانہائے ہمارے پر ہین تمر قسم عمدہ سے تمر عجوہ قسم عمدہ ہے پر مغز اور دلدار کہ اوسمین دانت غائب ہوجاتے ہین یعنے سما جاتے ہین آگاہ ہوا اے ابو نائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ تو میرے نزدیک مکرم ترین مردمان سے ہی تو میرا برادر ہمشیر ہے کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودہ پینے مین چھینا چھینی کی ہے تب ابو نائلہ سلکان نے کہا جو باتین محمد کی مین نے تجھسے کی ہین اسکو پوشیدہ رکھہ ذکر اسکا کسی سے نہ کیجیو کعب نے کہا مین اوسمین سے ایک حرف ذکر نکرونگا پھر کعب نے کہا اے ابا نائلہ تو اپنے دل کی بات مجھسے سچ بتا کہ محمد نے امر مین تیرا کیا ارادہ ہے سلکان نے کہا اوسکی خواری اور اوس سے باز رہنا اور کنارہ کشی کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا اے ابا نائلہ تم لوگ

جو کچھ رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو میرے پاس رہن کروگے اوسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہے اور کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا و لیکن ہم تیرے پاس حلقہ رہن کرینگے یہان تک کہ تو راضی ہو کعب سے کہا حلقہ مین البتہ صورت وفا ہے اور معنی حلقہ لقاف انگشتری باش یعنی خاتم و مُہر (اور احتمال ہے کہ وہ لفظ حانہ بفا ہو یعنی حلف حلیف ہونا جیسا کہ معمول عرب تھا)

پس ابو نائلہ وعدہ پھر آنیکا کرکے اوسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اونسے مشورہ کیا کہ شام کو حسب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوئے اور ماجرائے فیما بین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابو نائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان لوگون کو روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمہاری اعانت کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول کی تھی اور وہ پچیسوان [۲۵] مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اوسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب اوسکے محل کے نیچے پہونچے تو ابو نائلہ نے اوسکو آواز دی اوسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ پاس تھا اور اوسی عرصہ مین اوسکی نئی شادی ہوئی تھی کہ وہ اپنی دولہن کے پاس سے یکایک اوٹھا تو اوسکی زوجہ نے گوشہ لحافہ کا پکڑ لیا اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہے تو مرد مبارز ہے ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس تجھسا آدمی چاہیے کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اوسنے کہا مجھسے وعدہ ہے اور وہ میرا بھائی ابو نائلہ ہے واللہ وہ تو ایسا مہربان ہے کہ اگر مجکو سوتے ہوئے پاتا تو بلحاظ میری تکلیف کے مجکو نجگاتا بعد ازان لحافہ کو جو مثل دلائی کے ہوتا ہے ہاتہ کے جھٹکے سے چھوڑا کر یہ کہتا ہوا باہر چلا کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو بعد ازان اونکے پاس آیا اور اونسے ملاقات بدعائے تحیۃ کی کہ احیاکم اللہ یعنے تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجائے سلام قبل اسلام معمول عرب تھا بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اونسے مائل بانبساط ہوا تب اون لوگون نے کہا اے ابن اشرف آیا ہو سکتا ہے کہ مقام شرج العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور بقیہ شب وہین باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہان سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرج پہونچے تو ابو نائلہ نے اپنا ہاتہ کعب کے سر مین لگایا اور رفق و محبت سے کہا اے ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہے کہ ہم تک اوسکی مہک چلی آتی ہے اور تھا یہ کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اوسمین مشک و عنبر پانی سے گھسکر ملاتا تھا بلکہ اوسکو بطور افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر جماتا تھا اور اوسکی زلفین بہت خوب تھین بعد ازان تھوڑی دور اور تھوڑی دیر اور آگے بڑھے کہ ابو نائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتہ زلفون مین لگایا اور خوشبوئی کی مدح کی اور کعب کو اوس سے طمانیت تھی یہان تک کہ ابو نائلہ نے دونون ہاتھون کی گھائیون مین اوسکی زلفون کی لٹین لین اور سلسلہ بندی کی اور اوسکے سر کے دونون قرن کو محکم کرکے اپنے اصحاب کو پکارا ہان جلد قتل کرو اس دشمن خدا کو

پس اون سب نے اوسپر تلوارین مارین کہ تلوارین اوسپر ایک ساتھ پڑین کوئی کارگر نہوئی بلکہ ایک دوسرے پر پڑی اور کعب ابو نائلہ کو لپٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اوسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی میرے تلوار کے میان مین ہے مین نے اوسکو جلدی سے کھینچکر اوسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ چھری اوسکے پیڑو تک اوتر گئی تب اوس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود جو جابجا ٹیلون پر رہتے تھے اوسکے شور سے متحیر ہوکر اون ٹیلون پر آگ روشن کی کوئی ٹیلہ ایسا باقی نتھا جسپر روشنی آگ کی نہوئی ہو چنانچہ یہود مین ابن سنینہ ایک یہودی تھا قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اوسنے اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے بوے خون ریختہ کی آتی ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے تھے تو اونمین سے حارث بن اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب پڑ گئی کہ اوسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ ہو چکے تو سر اوسکا کاٹ لیا اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود جو بلندی ارصاد پر نگران ہونگے تو مزاحمت و مضائقہ کرینگے یہان تک اون جماعت مسلمین نے بنی امیہ بن زید کی راہ لی یعنے اون تک پہونچ گئی کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریظہ پاس اور روشنی اونکے آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان سریہ مسلمین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب حرۃ العریض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگلاخ ہے پس وہان حارث بن اوس کو خون کی قے آئی تو وہ ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا اسلام عرض کرنا تب سب اوسکے پاس لوٹ آئے اور اوسکو سوار کر لیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے اور جسوقت سریہ مسلمین بقیع غرقد مین پہونچا تو سب نے صداے تکبیر بلند کی اور اوسوقت شب کو رسول خدا صلعم نماز پڑھ رہے تھے جب آواز اونکے تکبیر کی سنی تو خود نے بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بے شک لوگون نے کعب کو قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم اوٹھاتے ہوے آ پہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا پس حضرت نے دعا دی کہ افلحت الوجوہ یعنے تم سب کے منہ کو فیروزی اور بقا ہو یعنے تمہارا منہ اوجالا رہے اون سبنے جواب دیا و وجہک یا رسول اللہ یعنے آپکے منہ کو بھی بقا ہو پس اون لوگون نے سر کعب کا حضرت کے روبرو ڈالدیا حضرت نے اوسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے اوسکے زخم مین تھوک ڈال دیا پھر اوسکو اوس زخم سے ایذا نہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کہ عباد بن بشر نے موزون کیے ہین اور پڑھے ہین اونکا مضمون یہ ہے ؎ صرخت بہ فلم یحفل لصوتی +

وَ اوفی طالعًا من فوق قصرٍ + فعدت فقال مَنْ ھذا المنادی + فقلت اخوک عباد بن بشر

فقال محمد اسرع الینا + فقد جئنا لتشکرنا و تقری + و ترفدنا فقد جئنا سغابا

بنصف الوسق من حب و تمر + و ھذی درعنا رھنًا فخذھا + لشھران وفا او نصف شھر

فقال معاشر سغبوا و جاعوا + لقد عدموا الغنی من غیر فقر + و اقبل نحونا
یهوی سریعا + وقال لنا لقد جئتم لامر + و فی ایماننا بیض حداد
مجربة بها الکفار نفری + فعانقه بن مسلمة المرادی
به الکفان کاللیث الهزبر + وشد بسیفه صلتا علیه + فقطره
ابو عبس بن جبر + و صلت و صاحبای فکان لما + قتلناه الخبیث
کذبح عنز + و مر بر سه نفر کرام + هم ناهوک من صدق و بر + و کان الله
سادسنا فابنا + بافضل نعمة واعز نصر - یعنے مین نے کعب کو شور سے پکارا مگر اوسنے میری آواز کی
کچھ پروا نکی اور چڑھگیا واسطے اشراف یعنے جھانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر کرر مین نے پکارا تو اوسنے کہا
یہ پکارنے والا کون ہے + مین نے کہا مین تیرا بھائی عباد بن بشر ہون + پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے پاس جلد آ
کہ ہم تیرے یہان آئے تاکہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہمانداری کرے + اور تو ہمارے ساتھ بخشش و نوازش
بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا تمر سے + کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کرتے ہین
تو اسکو لے + اگر وفا کرے وہ زر واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے + تب لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھوکے
آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنے اسوقت عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہین ہے
کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ تہیدستی اتفاقیہ ہے) یہ سنکے کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہمسے بولا البتہ
تم کسی کام کے لیے آئے ہو + پھر شاعر کہتا ہے کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی
کہ اوس سے کفار کو ہم قطع و قتل کرینگے + ناگاہ ابن مسلمہ مرادی نے اوسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ اوسکے
کے مثل شیر زبردست کے تھے + آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اوسپر حملہ کیا اور ابو عبس ابن جبیر نے اوسکا
خون بہایا + اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اوس خبیث کو مثل
گوسپند کے ذبح کیا تو سر اوسکا اشخاص کرام کاٹ لیگئے کہ وہ بالغ و کامل ہین صدق و نیکوکاری مین اور چھٹا ہمارا
اللہ تھا یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ جل شانہ تھا پھر ہم لوٹے بہترین نعمت
اور برترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام ہوئی تو اوسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا
کہ جب تم لوگ کسیکو یہودیون سے قابو مین پاؤ تو اوسکو قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس اونکے
روسا مین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ کلام کیا اور نہ کمر بندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن
الاشرف کے ہمپر شب باشی و شب گذاری کرین اور ایسا ہوا کہ ابن سنینہ یہودی جو بنی حارثہ سے تھا اور یہ حلیف
ابن مسعود کا حلیف تھا کہ آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے سنینہ پر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا پس حویصہ

جو سنینہ کا حلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سے بڑا زیادہ تھی اور کہتا تھا اے دشمن خدا تو نے سنینہ کو
کیون قتل کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہے اوسکے مال سے یعنے تو اوس سے بڑا مالدار ہے محیصہ نے کہا
واللہ جس شخص نے مجھے اوسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا
بھلا اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنے تو میرے قتل کرنے مین بھی اونکا حکم بجالاتا
اوسنے کہا ہان مین اونکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ خلاص کو پہونچا وے خوشگوار ہے
پس اوسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہے مین نے
کسیکو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے **شعر** یلوم ابن امی لو امرت بقتلہ + لطبقت
ذفراہ بابیض قاضب + حسام کلون الملح اخلص صقلہ + متی ما تصوبہ فلیس
بکاذب + وما سرنی انی قتلتک طائعاً + ولو ان لی ما بین بصری ومارب
یعنے میرا ماں جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہے قتل سنینہ پر حال آنکہ اگر مین خود اوسکے قتل پر نبی کی طرف سے
مامور ہوتا تو جدا کردیتا مین اوسکے دونون طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اوسکا
سفید مثل نمک کے ہے کہ نہایت صاف ہے صیقل اوسکا اور جب تو اوس تلوار سے یعنے علم کرے تو وار اوسکا
جھوٹھا نہین ہے یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اوسکے عوض مین
میرے لیے حاصل ہوا مین شہر بصری و مارب کا یعنے باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا
لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو اونکے
شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف
جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریبا ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم وخطا اوسکی ہمکو
معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجاے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اوسکے جو اوسکی راے پر ہین
تو وہ ناگہانی سے مارا نجاتا لیکن اوسنے ہمکو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے وحال آنکہ
تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اوسکے لیے بھی تلوار ہے وبعد ازان حضرت نے اونکو بلوایا کہ اونکے
درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تا جو کچھ اوسمین لکھا جاوے اوسکی طرف منتہی رہین پس وہ لوگ گھر مین
رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھکر سب نے ملکر ایک نوشتہ درمیان اپنے اور رسول خدا صلعم
کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک وخوف زدہ اور ذلیل وخوار رہے اور کہا **واقدی** نے
کہ مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم جب مدینہ پر حاکم تھا اور
اوسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اوسوقت ابن یامین اوسکی مجلس مین حاضر تھا اوسنے کہا

ناگہانی اور فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے اونہون نے مروان کی طرف
خطاب کرکے کہا کہ اے مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ ہمنے ابن اشرف کو نہین
قتل کیا مگر بحکم رسول اللہ صلعم واللہ سوائے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جگہ نہ دیگی یعنے خدا تیعالے
مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نکرے سوائے مسجد کے واما تو اے ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھ پر واجب ہے
کہ اگر تو مجھسے اپنے تئین چھوڑا کر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت رکھتا ہون اور میرے ہاتہ مین تلوار بھی ہے
تو مین تجکو قتل کرون پس اوس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا تھا
اور جب کہین جانا اوسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلم کو دیکھتا رہے اور جب وہ
اپنے کسی کھیت یا پانی پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضائے حاجت کو نکلتا تھا وبعد ازان پھر چلا جاتا تھا
والا یون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتہ تھے اور ابن یامین بھی بقیع مین
موجود تھا پس محمد نے اوس نعش کو دیکھا کہ اوسپر جریدہ سبز ہے یعنے چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سدر
کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اوسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اوسکے سامنے
آگئے اور کہنے لگے اے ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہے ہم لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے
ابن یامین کے پاس جاکر اوسکو چھڑیان چھڑیان مارنی شروع کین یہان تک ساری جریدے اوسکے سر و منہ پر
ٹوٹ گئے اور بہا تنک مارا کہ اوسکے بدن مین کوئی عضو صحیح وسالم باقی نرہا بعد ازان چھوڑ دیا کہ اوسمین کچہ
طاقت وقوت باقی نرہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا + + + + + +

غزوہ غطفان ذا امر یعنے بمقام ذا امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ
تاریخ بارہوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنے باہر رہے
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ نے اوسکو خبر دی زید بن
ابی عتاب نے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اوس سے حدیث بیان کی
عبد الرحمان بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث
مین کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور سوائے اونکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے
چنانچہ کہا **راویون** نے کہ جب رسولخدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ ومحارب سے بمقام
ذی آمر جمعیت کی ہے اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت شب خون مارین
اور اونمین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہے وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہے پس رسول خدا صلعم نے بھی

مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چار سو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ اونکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم
ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہان سے جُبَیت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذوالقصہ کو
جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اوسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اوس سے
پوچھا تو کہانکا ارادہ رکھتا ہے اوسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہے اوسنے کہا
میرا ارادہ ہے کہ مین وہان جاکر اپنی بود باش کی جگہ دیکھہ آؤن یعنے جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے زائد فقر ہوتا ہے
کہ وہ کسی وادی مین جاکر جاے ورود تجویز کرتا ہی پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہے یا تجکو کچھ خبر
تیرے قوم کی پہونچی ہے اوسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ دعثور بن
الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتہ کہین گوشہ گیر ہے پس لوگ اوسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو
حضرت نے پہلے اوسکو طرف اسلام کے دعوت کی اوسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا
نکرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سنینگے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپ کے
چلتا ہون اور آپ کو لیچلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اوسکو
ہمراہ لیچلے اور اوسکے ساتہ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اوسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اونکے سرون پر قریب تر اوتار لایا
اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے
جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھجوا چکے تھے پس وہان حضرت سے کسی کی ملاقات
نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلّہ کوہ پر نظر آتے تھے آخرکار حضرت وہان سے امر مین پھر آئے اور لشکر گاہ مین اوترا
اور انکو وہان مینہ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اوسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لیگئے تھی
کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہوگئے تب حضرت نے وادی ذوامر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کرکے
یعنے اوس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اوتارے اور پھیلا دیے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر
ڈال دیا تھا اور اوسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہان سے
جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے اون اعراب نے دعثور سے کہ وہ اونکا سردار اور اونمین بڑا شجاع تھا
کہنے لگے کہ اب محمد تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہے وہان سے اگر اپنے اصحاب کو
پکاریگا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ اوسکی فریاد و مدد کو نہین پہونچ سکتے ہین اوسوقت تک کہ ہم اوسکو قتل کر ڈالین یعنے
اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچین گے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک سیف جو تیز
و بُرّان تھی اوٹھالی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے ہوے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار کھینچکر
سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے محمد ایسے آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہے حضرت نے فرمایا حق سبحانہ وتعالے بچاتا ہے

اوسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اوسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اوسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اور اوس تلوار کو حضرت نے اوٹھا لیا اور اوسکے سر پر اوٹھائی اور فرمایا اب آج تجھکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے اوسنے کہا فی الواقع نہین کوئی بچا سکتا یہ کہکے اوسنے کلمہ شہادتین پڑھا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے حق تعالے کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بیشک رسول اوسی خدا کا ہے اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نکرونگا تب حضرت نے اوسکی تلوار اوسی کو دیدی اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور خیر مین مجھسے بہتر ہین حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو کہتا تھا کیا ہوئین وحال آنکہ تو اوسپر قادر ہو چکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اوسنے کہا واللہ ایسا تو تھا ولیکن مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اوسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین چت گر پڑا تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہے تب مین نے شہادت پڑھی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مین نے عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اوسپر جمع نکرونگا پھر تو اوسنے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع کی اوسوقت یہ آیت اوسیکے بارہ مین نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ترجمہ یعنے اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا اوس قوم نے کہ تمہاری طرف دست درازی کرین پس اونکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنے اونکو تمسے باز رکھا اور اس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور اس عرصہ تک حضرت نے مدینہ مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا ؀

ذکر غزوۂ بنی سلیم بمقام بحران

جو بجانب فرع کے واقع ہے اور چند شبین ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا گذری تھین چنانچہ اس واقعہ مین آنحضرت صلعم دس دن مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے اونھون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ بمقام بحران مین جماعت کثیر قبیلۂ بنی سلیم سے جمع ہے تو حضرت نے اوس طرف کی تیاری کی اور سامان مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نکیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکر نکلے اور آمادۂ سفر ہوے جب پہونچے اوس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہ گئی تھی تو قبیلۂ بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اوس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اوسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل کے روز متفرق ہو کر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اوسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اوسکے
قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ نجران مین پہونچے تو دیکھا کہ فی الواقع
وہان کوئی نہتا پس کئی روز مقام کر کے وہان سے پھر سے اور جب کہ کوئی کید و مکر اوس قوم کا یا اس قیدی کا پایا گیا
تو اوسکو قید سے رہا کیا اور اس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن مکتوم
حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے۔

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اوس لشکر کو جنگ کو کہتے ہین جسکے ہمراہ رسول خدا صلعم نہوتے تھے بلکہ اوس مین کوئی
اور امیر و سر گروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہے جسمین امیر
و سر گروہ زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی الآخر کی ہوئی کہ یہ ستائیسوان مہینا ہجرت سے تھا
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ
بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے راستے سے عذر کرتے تھے اور اودھر کی آمد و شد سے ڈرتے تھے
اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے اونکو رسول خدا صلعم اور اونکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ صفوان
بن امیہ نے آپسکے مشورہ مین کہا کہ ہر آئنہ محمدؐ اور اوسکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے مقامات کو
ناقص کر دیا ہے پس ہم نہین جانتے ہین کہ اوسکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین یعنی دریا کے
کنارے کنارے کچھاروں اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل اونسے مصالحہ رکھتے ہین اور اونکی رعایا بھی اونکی
شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم جو اپنے
ان گھرون مین پڑے رہین گے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہے اور نہین ہے بود و باش ہماری
ان گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت رکھتے ہین
تب اسود بن المطلب نے اوس سے کہا کہ پھر راہ ساحل کی کنارہ کر اور رستہ عراق کا اختیار کر صفوان نے کہا مین اوس
راستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک اجورہ دار ٹھہرا دونگا کہ وہ اوسطرف کا
رہبر ہے اور اوس راہ سے آتا جاتا ہے اوسکی آنکھ باریک نما و دوربین ہے صفوان نے کہا وہ کون ہے اوسنے کہا
فرات بن حیان العجلی کہ وہ رستہ اوسکا منجا ہوا ہے اور اکثر اودھر آیا گیا ہے صفوان نے کہا خدا یہ تدبیر بہت خوب ہے
پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا ارادہ رکھتا ہون اور حال
یہ ہے کہ محمد نے ہماری تجارات اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کر دیا ہے کہ ہمارے قافلے شتران کا راستہ اودھر سے

نہین ہے پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہے فرات نے کہا مین تجھے لے چلونگا راہ عراق سے کہ اصحاب محمد مین سے ادھر کسیکا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال یہ ہے کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین اور اندنون ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہے پس صفوان بن امیہ نے سامان سفر کا مہیا کیا تو ابو زمعہ نے تین سو مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم قریش نے اپنی اپنی بضاعت سرمایہ اوسکے ہمراہ کردی اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ و حُویطب بن عبد العزی بادیگر مردم قریش اوسکے ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ اون سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اوسکی ساتہ بطریق مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا اور اونکے ساتہ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اوس روز تک شراب حرام نہوئی تھی اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اونکے ساتہ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے اوس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا بہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اونکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس سلیط اوسی وقت حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتہ روانہ کیا پس اونہون نے جاکر اوسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے نکل بھاگے ایک یا دو آدمی اونمین سے اسیر ہوگئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے اوسکے پانچ حصے ہوے کہ اوس روز پانچوان حصہ یعنے خمس بیس ہزار درہم تھے اور ما بقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اور اسیرون مین وہی فرات بن حبان تھا پس حضرت کے سامنے اوسکو حاضر کیا اوس سے کہا گیا اسلام قبول کر اوسنے قبول کیا پس قتل سے اوسنے امان پائی ❊ ✣

غزوہ احد

غزوہ احد روز شنبہ ساتوین شوال کو بتیسوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام احد مین ابن ام مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کردیا تھا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے اور موسے بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے اور عبد اللہ بن جعفر اور ابن ابی السبرہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ اور عبد الرحمان بن عبد العزیز اور یحیے بن عبد اللہ بن ابی قتادہ اور یوسف بن محمد الظفری اور معمر بن راشد اور عبد الرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اون اشخاص کے جنکا نام مجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم انمین سے زیادہ تر حافظ حدیث تھی بعض سے پس جو کچھ ان لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے تمامتر جمع کیا پس رواۃ موصوفہ نے کہا کہ جب وہ لوگ مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوے تھے مکہ کو پھرے اور وہ قافلہ شتران جسکو ابو سفیان شام سے لایا تھا سب

دار الندوہ مین متوقف تھے اور دار ندوہ مکے مین ایک بنا ہے جسمین قوم مشاورہ کے لیے جمع ہوتے تھے پس
وہ سب وہان اوسیطرح ٹھہرائے ہوے تھے کہ ابو سفیان نے وہان سے اونکو حرکت کرنے نہی تھی اور وہان سی
جدا نہونے دیا تھا تا کہ اہل عیر غائب نہو جاوین اوسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جُبیر
بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبد اللہ بن ابی ربیعہ و خویطب بن عبد العزیٰ و حُجیر
بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے اسے ابو سفیان دیکھہ ان کاروان شتر کو
جنکو تو لایا تھا اور اونکو روک رکھا ہے پس تو جانتا ہے کہ یہ مال اہل مکہ او مال یتیمان قریش ہے اور وہ سب
بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمدؐ کے قصد کرین اور تونی دیکھا کہ
کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابو سفیان نے کہا آیا اس بات مین
خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہے سب نے کہا ہان اونکی یہی مرضی ہے ابو سفیان نے کہا تو پھر اس امر کے
قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص و بدلا اپنے
مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور اشراف میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ گلہ شتران
متوقف تھا تا آنکہ طرف اُحد کے تیاری چلنے کی کی پس اون لوگون نے اپنی عیرات کو بطریق بیع خیار بیع کر ڈالا سفیان نے
اوسکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اوسکے پاس وعدہ پر رہن رہی کہ اونکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ
زر نقد ہو گیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد اوسکا ابو سفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہے کہ لوگون نے
کہا ای ابو سُفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اوسکا علحدہ رکھہ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مایت پچاس ہزار دینار کی تھی و یا کہ
مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور اونکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے
اور متجرہ یعنی جاے خرید و فروخت اونکا صرف سرزمین شام تھی تمام اوسکے نواح و اطراف مین خرید و فروخت
کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابو سفیان نے کاروان شتران
بنی زہرہ کا ضبط و قید کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنی حاضر بدر نہوے تھے
اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اوسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن زہرہ کا تھا
وہ سب اونہین لوگون کو سپرد کر دیا اوسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا
تمام اونہین کو سپرد کیا جاے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہے کہ عیر بنی زہرہ کا اونکو
نہین ملتا اور جمیع قریش کو اونکے عیرات دیے جاتے ہین ابو سُفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سی پھر گئی تھی
یعنی بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ
اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری کمک کو آتے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لاتے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ پس تیرے کہنے سی ہم لوٹ گئے

غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو کہ اہل ضعف ہین جنکے نہ اقربا ہین نہ اونکا
کوئی مانع ضرر و مددگار ہے کل اونکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا اپنا لے لیا راوی نے کہا پس یہ قول اہین ہے کہ قوم
نے منافع اپنے اپنے عیر کا نکالا یعنے ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انہین لوگون کی بارہ مین
یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یعنے
قوم کفار مال اپنا صرف کرتے ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق
و اجتماع کیا تو اوسوقت سب نے باخودہا یہ مشورہ کیا کہ آؤ اب ہم عرب مین پھرکر اون سے نصرت کی درخواست کرین کہ
ہر آئنہ پرستندگان و بندگان مناۃ ہمسے تخلف نکرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور اونکو ہمارے
صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور اون لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع ہین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس
اتفاق رائے ہوا لوگونکا اس بات پر کہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کرکے
اونکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو عزۃ الجمحی ان چارون کو
بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے اقبال کیا مگر ابو عزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا
احسان کیا ہے اور مین نے اونکے روبرو حلف کیا ہے کہ تمہارے دشمن کو کبھی تمپر چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو عزہ کے
پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون نہین چلتا اوسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہے کہ مین کسی
دشمن کو آپپر کبھی نہ چڑھا لاؤنگا پس مین نے جس بات پر عہد کیا ہے اوسکو وفا کرونگا کیونکہ اونہون نے
مجھپر وہ احسان کیا ہے کہ ویسا میرے سوا کسی اور پر نہین کیا یہان تک کہ اورون کو یا قتل کیا یا اونسے
سر بہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا کہنا مانیگا تو جسقدر مال تو مانگیگا اوتنا ہم تجکو دینگے
اور اگر تو قتل ہوجاویگا تو پرورش تیرے عیال کی ہم اپنے عیال کے برابر کرینگے مگر ابو عزہ نے نمانا یہان تک
کہ دوسرا دن ہوگیا تب صفوان ابو عزہ کے پاس سے ناامید ہوکر چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر
بن مطعم دونون باہم ابو عزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے پہلے کلام کا اعادہ کیا مگر ابو عزہ نے انکار کیا
اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا نتھا کہ مین زندہ رہون یہان تک کہ تیرے پاس
ابو وہبہ چلکر آوے اور اوسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات کو تو یاد رکھیو تب ابو عزہ نے کہا کہ
مین چلتا ہون آخر ابو عزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار پڑھتا تھا جسکا
مضمون یہ ہے کہ اے بنی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنے بندہ مناۃ بت کا پس
اوسکی اولاد بنی عبد مناۃ بمنزلہ ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اوسنے خطاب کیا
کہ اے اولاد عبد مناۃ تم بڑے بہادر ہو تم بھی مددگار ہو اور تمہارا باپ بھی مددگار تھا مجکو نچھوڑو کہ

بلا حمایت چھوڑنا حلال نہین ہے اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا اعادہ نہ کیجیو اور اگر
تعدونی وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہین کہ تم مجکو وعدۂ نصرت سال آیندہ کا ندو اور کہا **راوی** نے کہ ابو عزہ کے
ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو اونکو بھی فراہم کیا
جب کہ گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو اونکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہو چکے اور حاضر آئے اوس وقت
قریش نے دربارہ ہمراہ لیچلنے سواریان زنانی کے اختلاف کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث**
بیان کی بکیر بن مسمار نے زیاد مولی سعد سے اونسے نسطاس سے اونسے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی
سواریان لیچلو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تمکو یاد دلائینگی
مقتولان بدر کے تئین اور اوس عہد کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنی گھرون کو
زندہ پھر آوینگے یہان تک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اوسکے مر جاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا ارادہ ہی اوسکے
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی اس امر مین
بضائقہ پیش آیا کہ اے گروہ قریش یہ میری رائے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمنون کے حوالہ کرو کیونکہ مجکو
یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ اونکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن امیہ
نے کہا جو بات قرار پائی ہے اوسکے خلاف کبھی نہو گا پس نوفل ابو سفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون سے دربارہ
عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی عورتون کے پاس پھر آیا
ہان ہم تو ضرور چلین گے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہین گے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ سے جو درمیان مکہ و مدینہ
کے ہے کنیزین مغنیہ یعنے گانیوالیان جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئین تھین آخر اوسی روز بہتر ین
مردم مارے گئے ابو سفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نکرونگا کیونکہ مین بھی تو اونہین مین سے ہون
جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابو سفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو ہمراہ لیا
کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان بن امیہ نے بھی
اپنی دونون عورتین ہمراہ لین کہ ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبداللہ اکبر کی تھی اور دوسری جو بیوہ اوسکی
بغوم بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبداللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد
بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اوسکی ام بنی طلحہ تھی اسلیے کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب
و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث
بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص
کے ساتھ اوسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبداللہ بن عمرو بن العاص تھی اور خناس بنت مالک

بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبدری کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان بن عبدالاسد کے ہمراہ
اوسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبدالعزی اپنی عورت ام حکیم بنت طارق کو
ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر دونون فرزندان
مسک الذیب نے دغیبہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عویف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت الحارث
بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہے جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا تو اوٹھا لیا تھا
اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی دسون بیٹون کو
بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دارالندوہ مین آراستہ
وتیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عویف تھا اور ایک نشان قبیلہ احابیش کا تھا
کہ اونہین مین سے ایک شخص اوسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تھا اور بعضے یون
روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو اون تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اوسکو
طلحہ بن ابی طلحہ اوٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہے اور قریش جب مکہ سے
چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع اون لوگون کے جو اونسے آملے تھے کہ اونمین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے
اور ساز ورخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اوس لشکر مین سات سو
زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اوس وقت عباس بن
عبدالمطلب رضہ نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصد اجورہ دار مقرر کر کے مدینہ کو بھیجا اور
اوس سے یہ شرط کر لی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اوس خط مین یہ خبر لکھی تھی
کہ ہر آئنہ قریش جمعیت کثیر فراہم کر کے آپ کی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو کچھ
آپکو فکر وتدبیر کرنی ہے اوسکا بند وبست کیجیے اور وہ لوگ جو جمع ہو کر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین
اور اونکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور اونمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے
سلاح فراہم کر لیچلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبا پر
حضرت کو دیکھا کہ اوس وقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اوسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا
ایما فرمایا تو اوسنے خط لیکر حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو کتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس
اوسی وقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہے سعد نے کہا یہان کوئی
نہین ہے آپ ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبدالمطلب رضہ سے سعد کو مطلع فرمایا
اونہون نے عرض کی یا رسول مجکو اس امر مین امید خیر ہے اور حال یہ ہے کہ یہود مدینہ اور مردم منافق خبر لیتے رہتے تھے

اور کہا کرتے تھے کہ محمدؐ کے پاس ابھی کوئی ایسا مژدہ نہین آیا ہے جو دونکو خوش کرے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر
باخفاے راز کرکے مدینے کو پھرے اور ایسا ہوا کہ جب آنحضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن ربیع
ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسول خدا نے کیا کہا ہے اوسنے کہا لا ام لک یعنے تیری مان مرجے
تجکو ان باتون سے کیا کام اوسنے کہا مین تمہاری طرف کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اوسنے اوس خبر کو سعد سے بیان کیا
تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا مین نے تو تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری باتین سنتی ہے
وحالانکہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہے آپ بے تامل ارشاد مدعا کیجیے بعد ازان
سعد نے اوس عورت کے سر کی لٹون کو ملا کر پکڑا یعنے اوسکی چوٹی پکڑ کے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کو پہونچا
اور وہ عورت بہت خستہ ہوگئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے درپردہ فرمائی تھین اوسکو
اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اوس سے چھپایا اوسنے کہا مین نے کلام رسول خدا خود سنا ہے تب اوسنے
وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہو جاوے تو آپ مظنہ میری جانب کرین کہ
مین نے آپ کے راز کو ظاہر کر دیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے وبالآخر خبر روانگی قریش کی مکہ سے
لوگون مین مشہور ہوگئی اور اوسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے اور انکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ
سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر اونکا مقام
ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن رابغ
مین قریش سے جا ملے مگر اونسے علحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابغ کئی رات کی راہ پر ہے مدینے سے باقی حال
آیندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے **محمد بن عمر الواقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن عمرو
بن زبیر نے عبداللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے اونہون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابو سفیان نے کہا قسم ہے
خدا کی کہ یہ لوگ یعنے عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمدؐ کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اونکو خبر کر آئے ہین اور اونکو
ڈرا کر ہوشیار کر دیا ہے اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے اونکو خبر دی ہے پس وہی لوگ اب آنکر اپنے گڑھیون
مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہے کہ ہمکو اونسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے
شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جا کر اونکو قطع کر ڈالین اور اونکو نادار و مفلس کر دیوین تاکہ پھر
کبھی جبر نقصان اونکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ اونسے اندیشہ نہین ہے
کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی اونکی تعداد مردم سے زیادہ ہے اور ہتھیار ہمارے پاس اونکے ہتھیار سے زیادہ ہین
اور ہمارے پاس گھوڑے ہین اونکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقاتلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو اونپر دعوی خون کا
ہے اور اونکا کچھ دعوے خون ہمارے ذمہ نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لے گئے تھے تو اوسی عرصہ مین

ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلہ اوس سے تھے اور مکہ کو گئے اور قریش کے
ساتھ قیام پذیر ہوے اور ابو عامر اپنی قوم کو بلا کر کہا کرتا تھا کہ محمد نے ہمپر غلبہ کیا پس ہمکو چاہئے اس قوم کے پاس
تاہم اونسے درخواست پشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور اونکو اوبھارنے لگا اور اونکو معلوم
کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمد کہتے ہین باطل ہے پس اوسیکے اوبھارنے سے قریش نے قصد بد کیا تھا
اور ابو عامر اونکے ساتھ نکلا تھا لیکن جب قریش نے بقصد احد خروج کیا تو ابو عامر بھی اونکے ساتھ نکلا اور قریش سے
یہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنی قوم مین مقدم الجیش اور اونکا پیشرو ہوتا یعنے بدر مین تو اونمین سے دو آدمی بھی تمپر باہم
اختلاف نکرتے اور اب یہ چند آدمی ہین میری قوم سے کہ ہمگی وہ پچاس نفر ہین یعنے یہ سب باہم متفق و مجموع رہینگے
پس اون لوگون نے اسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور اون لوگون کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا
کہ عورتین اوس لشکر کی ہاتھون مین دف لیے ہوے لشکر مین نکلین کہ گا بجا کر مردون کو اوبھارتی تھین اور اونکو
طیش مین لا کر آمادہ جنگ کرتی تھین اور اونکو اونکے مقتولان بدر کو ہر منزل مین یاد دلا کر غیظ و غضب مین لاتی تھین
اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اوترتے تھے تو منجملہ شتران کے جو شتر نحر کرنے اور کھانے کے واسطے لائی تھی
اونکو ذبح کر کھاتے کھلاتے تھے اور اوس سے تقویت و توانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ اونکی ساتھ زاد تھا
اوس مال سے جو اونکے پاس جمع تھا اوسی سے باہم کھاتے تھے اور جب گذر قریش کا مقام ابوا پر ہوا تو وہ لوگ باہم
کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ مین خوف کرتے ہین پس آؤ ہم لوگ قبر مادر
محمد کو نبش کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ و ناموس ہین انظار اغیار سے مخفی کیجاتی ہین پس اگر وہ
تمہاری عورتون مین سے کسیکو پاویگا اور ستاویگا تو تم کہوگے کہ یہ استخوان بوسیدہ تیری مان کی ہمارے
پاس ہین پس اگر وہ بنا بر گمان اپنی اپنی مان کے ساتھ نیکو کار ہوگا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ
اوسکی مادر کے البتہ تمکو فائدہ دینگے کہ اوسکی شرم سے تمہاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمہاری عورتون
مین سے کسی پر ظفریاب ہوا تو مین قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اوسکی مان کی پرانی ہڈیان تمکو نفع کرینگی
کہ وہ اگر بوجہ اپنی مان کے نیکو کار ہے تو باز خواست اون استخوان بوسیدہ کی بال کثیر کریگا چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے اس باب مین اہل عقل و راے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اونہون نے کہا اس بات کا کچھ ذکر مذکور
نکرو کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرینگے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مُردون کی قبرین کھود ڈالین گے اور ایسا ہوا کہ
قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسوین روز صبح کو مقام ذوالحلیفہ مین تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شبین
ماہ شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ پانچوین ماہ شوال کی تھی تبیسوین ۳۲ مہینے ہجرت سے اور اون لوگون کے
ساتھ تین ہزار شتر اور دو سو اسپ مہیا تھے چنانچہ جب قریش ذوالحلیفہ مین داخل ہوے تھے تو قبیلہ فرسان نے

آنکر اونکو اوتارا اور اوسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان و جاسوس انس و مونس دونون پسران فضالہ کو مقرر کر کے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عقیق مین شامل قریش ہوے تھے اور اونکے ساتھ رہے یہان تک کہ وہ سب باوطا پر آکر اوترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے حضرت کو اونکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض مین زراعت کی تھی اور عرض مابین وطا اور احد کے ہے متصل باحد طرف جوف کے اور جرف یعنے نالہ واقع ہے اوس میدان مین جسکو اندنون عرصۃ البقل کہتے ہین اور مالک اوس عرض اور اوس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنو ظفر و بنو عبد الاشہل تھے اور اون دنون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آب پاشی اوس سے نہین ہوتی تھی تو شتران آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین دلو کلان کے) مجلس اور احد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین (یعنے اتنی دیر مین) یہان تک کہ پانی اوسکا نہر غابہ لیگیا یعنے چشمہ غابہ مین جسکو معاویہ بن ابی سفیان نے کھودوایا تھا مل گیا غرض کہ اوس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچا گئے تھے کہ ناگہان لشکر مشرکین وہان آپہونچا اور اونہون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اون کھیتون مین چھوڑ دیا کہ وہ کھیت اونٹونکے لوٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے پامال اور روند گیا اور اوس نواح عرض مین ملکیت اسید بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جو کا سینچتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت اپنی شتران اور شبان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ روز پنجشنبہ اونہون نے اونٹ چرائی پر چھوڑ رکھے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹون کو جمع کر کے اور شب جمعہ کو رات بھر کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لاد لے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو اونہون نے اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرائے یہان تک کہ اوس سرزمین عرض مین کچہ سبزی باقی نرہی پھر جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اوترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہوے تو اوسی حالت مین رسول خدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموح کو اوس قوم کی طرف بھیجا پس وہ اونکے درمیان گیا اور اندازہ جمعیت مردم اور عیر اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا بخوبی اوسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت نے حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اوس سے تاکید کر دی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچہ خبر بیان نکیجیو لیکن جب کہ تو اون لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا اونہون نے کہا یا رسول اللہ مین نے اونکی جمعیت کا جو اندازہ کیا تو تین ہزار کچہ بیش و کم ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین رکھی ہوئی دیکھین اور اونکا اندازہ کیا تو وہ سات سو ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا اونہون نے کہا ہان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ اونکے پاس

باجے دف و ڈھول تھے حضرت نے فرمایا اون عورتون کا یہ ارادہ ہے کہ قوم کو ابھارین اور مقتولان بدر کی یاد دلا کر
اونکو غیظ وغضب مین لاوین اور اسطرح کی خبر اونکی جو ہمارے پاس آئی ہے تو چاہیے کہ اونکے حالات سے ایک حرف بھی
ذکر نکرو بعد ازان فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یعنے حق تعالے ہمکو کفایت کرتا ہے اور وہ بہترین کفیل ہے
اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَوِّلُ وَبِكَ اَصُوْلُ یعنے اسے پروردگار تیری اعانت سے میری توانائی ہے اور تیری ہی مدد سے مین مقصد کو
پہونچونگا اوسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب تر زمین عرض کے پہونچے تو یکایک ایک
طلایہ دس سوارون کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اون لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک
ٹیلہ سنگلاخ پر کھڑے ہوگئے اور اونپر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب
وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تر اوس عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون
گوشۂ مزرعہ مین دفن تھین کھود کر نکالی اور تیغ بدست و زرہ در بر وہان سے پھرے اور بنی عبد الاشہل کے یہان
پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجراے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ ورود لشکر مشرکین کا
روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیما بین واقع ہوا چنانچہ اشراف اوس
و خزرج مثل سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ با چند کس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہو کر مسجد مین دروازہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشۂ شب خون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینے کی تا آنکہ صبح ہوئی
اور اوس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوے تو حضرت صلعم نے خطبہ
ارشاد کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے
محمود بن لبید سے اونہون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا اسے گروہ مسلمین مین نے
ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی ہے
نزدیک پیپلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گائے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہے اور مین نے دیکھا کہ مین درپے ایک مینڈھے
کے روان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہے فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہے
پس تم لوگ اسمین قیام رکھو اور اما شکستگی میری سیف کی نزدیک نوک کے پس وہ مصیبت ہے میری ذات پر و اما گاوان ذبح
وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے و اما در پے ہونا میرا کبش کے پس سرداران لشکر مشرکین کو ہم قتل کرینگے
انشاء اللہ تعالے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے
عروہ سے اونہون نے مسور بن مخرمہ سے اونہون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اور مین نے خواب مین دیکھا
میری تلوار شکستہ ہے پس یہ مجکو ناگوار ہوا اور یہ وہی ہے جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمۂ دندان اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجکو مشورہ دو اور راے آن حضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ بنا بر اس خواب کے مدینے سے

باہر نکلین اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر اپنی اس خواب کے عمل کرین یعنی اس خواب اور اوسکی
تعبیر کی موافقت کرین اوسوقت عبداللہ بن ابی سامنے کھڑے ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ ہملوگ ایام جاہلیہ مین جو مدینہ مین سے
مقاتلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین متمکن کر دیتے تھے اور اونکے پاس بہت سے پتھر سنگریزے رکھدیتے تھے واللہ اکثر
مہینہ مہینہ بھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے دشمنون کو بیشمار پتھر مارتے تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو گل تودہ سے گھیر لیتے تھے پس
یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہوجاتا تھا کہ بالائے بنیان اور ٹیلون پر سے صبیان اور نسوان تو وہی سنگریزے مارتی تھی اور ہملوگ کوچون اور
راہون مین تلوارون سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنی باکرہ ہے یعنے کسیکا اسپر دسترس نہین ہوا
اور اسمین ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہین ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون
اور اونسے ہمسے ہزیمت نہ پائی ہو اور جب کبھی ایسا ہوا کہ اسمین دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اوسپر ظفر پائی یا رسول اللہ
چھوڑدیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام رکھینگے تو مقام انکا بدترین محبس ہوگا اور اگر نا امید و محروم لوٹ جاوین گے
تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچین گے یا رسول اللہ اس باب مین میری عرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین
اس رائے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے میراث پہونچی ہے کہ اونمین اہل رائے تھے و اہل حرب
اور اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ رائے رسول خدا صلعم کی موافق رائے ابن ابی کے تھی اور یہی رائے جملہ صحابہ کبار
مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام گزین رہو اور نسوان و صبیان کو
ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر چڑھ آوینگے تو ہم اونسے مقاتلہ کرینگے مورچون اور کوچون مین کیونکہ گلیون سے ہم
بہ نسبت اونکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان اونکو پتھر مارینگی اور حال یہ تھا
کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تودہاے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری
و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ نوجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نتھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم
سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ
ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور مردم سندار و اولو العزم مثل حمزہ بن عبد المطلب
و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک بن ثعلبہ و غیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ
اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نکرنے سے اونکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو اونکی طرف خروج و پیش قدمی اور
اونسے بڑھکے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہے پس یہ اونکی جانب سے ہمپر یاداش ہو جاوے گی
اور اونکی جرأت و جسارت ہمپر بڑہ جاویگی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر ہمگی تین سو مرد تھے کہ حق تعالےٰ نے
آپکو اونپر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر ہین و بتحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالےٰ سے
اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہمکو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اور

ہماری زد پر ہانک لایا وحال آنکہ جس امر مین یہ لوگ الحاح ومبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو ناپسند تھا و بہ تحقیق
یہ سب ہتھیار لگائے ہوے اپنی تلوارون کو ہلاتے ہوے بناز وتبختر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنی اسلحہ سے اپنے تئین
آراستہ کیے ہوے نوجوانون کیطرح جوانمردی ودلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابو ابی سعید الخدری نے
کہا یا رسول اللہ ہملوگ دو خوبیون کے درمیان مین ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہے یعنے
فتح یا شہادت کہ اگر حق تعالے ہمکو اونپر ظفریاب کرے تو ہماری مراد ہی ہے پس حق تعالے اونکو ہمسے خوار کریگا
کہ یہ جنگ مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہو جاوینگی تو اونمین سے کسیکو باقی نہ چھوڑینگے سواے اون لوگون کے
جو سامنے سے بھاگ جاوینگے اور دوسرے یہ کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ وتعالے ہمکو شہادت نصیب کرے اور
یا رسول اللہ ہم کچہ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آئنہ اوس ہر ایک مین خیر وخوبی ہے راوی
نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیرا یا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین
سکوت کیا تب حمزہ بن عبدالمطلبؓ نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا
مین آج کھانا نکھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اونکے ساتہ جنگ کرون اور بعضے روایت
کرتے ہین کہ اوس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھی یعنے بہ نیت عہد تابدون جنگ وجدال افطار
نکرین پس اوسی روز شنبہ کو کہ صائم تھی مشرکین سے جاکر مقاتلہ کیا اور مروی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آئنہ گاوان مذبحہ جنکی تعبیر آپ نے مقتولان اصحاب اپنی سے
کی ہے مین بھی اونمین سے ہون پھر آپ مجکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہے اوس خدا کی جسکی سواے
کوئی معبود نہین ہے البتہ وہ مجکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجکو جنت سے محروم رکھتا ہون اونھون نے
کہا مین خدا ورسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نکرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہی چنانچہ وہ
اوسی روز شہید ہوے رضی اللہ عنہ اور اسیطرح ایاس بن اوس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہملوگ اولاد عبدالاشہل
بھی اونہین گاوان مذبحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہے یا رسول اللہ کہ ہم اوس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ
ہمارے درمیان مارے جاوین پس ہم داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین وعلاوہ یا رسول اللہ مین نہین
چاہتا ہون کہ وہ لوگ اپنی قوم کیطرف پھر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمد کو یثرب کے کوٹھون اور ٹیلون پر
گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث اونکی جرأت ودلیری کی ہوگی وتحقیق کہ اونھون نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا
اور شاخہای نخلستان کو قطع کر ڈالا پس اگر ہم اونکو اپنے موضع عرض سے دفع نکرینگے تو ہماری زراعات سرسبز نہونگی
یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین رہتا تھا کہ عرب لوگ ہمسے اسی قسم کی طمع کر کے ہمارے یہان
آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑکر اونکی طرف نکلتے تھے تاآنکہ اونکو اپنے بیان سے دفع کر دیتے تھے پس ہم آج زیادہ تر

حقدار اور پہلے سے اب اعلے حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کی حق تعالی نے ہماری تائید کی ہی اور پہنچوایا ایا ہمکو ہماری جاے بازگشت یعنے جنت کو تو اب ہم لوگ اپنے گھرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح خیثمہ ابو سعید بن خیثمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنی بعد بدر کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور اونکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کھینچ بلوایا بعد ازان آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچتے ہوے تا آنکہ ہمارے نواح سیدانون مین آکر اوترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہے بعد ازان جب وہ یہان سے مال وافر لیکر بلا خرچ وگزند پھر ینگے تو یہ بات اونکو جرأت دلاویگی ہم پر یہان تک کہ وہ تبفاریق ہم پر تاخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجاوینگے اور خراب کرینگے ہمارے حشمون اور رصدون کو باوجود اسکے کہ کیا کچہ کر چکے ہین ہمارے کھیتون مین وبعد ازان اون عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین ہم پر دلیری ہوگی یہانتک کہ جب یہ لوگ دیکھینگے کہ ہم لوگ طرف اعداء کے خروج نہین کرتے تو اونکو بھی ہم مین طمع ہوگی پس لازم ہے کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حق تعالے ہمکو اونپر ظفریاب کریگا تو ہمارے نزدیک یہ عادت اللہ ہے کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہے اور حال یہ ہے کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکھا دیا وحال آنکہ مجکو اوس معرکہ کی بڑی حرص تھی اور میرے حرص کی یہ نوبت پہونچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتہ دربارۂ خروج طرف بدر کے مساہمہ کیا یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اوسیکے نام قرعہ نکلا پس اوسکو شہادت روزی ہوئی وحال آنکہ شہادت پر مین اوس سے زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین بنہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ اثمار جنت اور اوسکی نہرون مین بلا قید چھوٹا ہوا پھر رہا ہے اور وہ مجھسے کہتا ہی کہ جنت مین آکر ہمسے مل اور جنت مین ہماری رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچہ مجھسے وعدہ کیا تھا اوسکو مین نے برحق پایا اور ہر آئنہ واللہ یا رسول اللہ مین آج صبح سے اوسکے مرافقت کا جنت مین بنہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہو گیا اور ہڈیان گھل گئین ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب ومطلوب ہے پس آپ دعا کیجیے خدا سے یا رسول اللہ کہ وہ مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے اونکے لیے اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ احد مین شہید ہوے اور اسیطرح انس بن قتادہ نے کہا یا رسول اللہ یہ معرکہ احد احد الحسنیین ہے یعنے ہمارے لیے دو خوبیون مین ایک ضرور ہے یا شہادت یا غنیمت وفیروزی بقتل کفار تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو تم پر خوف ہزیمت کا ہے **راوی** کہتے ہین کہ جب لوگون نے بغیر از خروج کے مدینے مین رہ کر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وپسند فرمایا اور امر بجد وجہاد کیا اور اونکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر واستقامت رکھوگے تو تمہارے لیے نصرت
وظفر ہے پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جبکہ رسول خدا صلعم نے اونکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے
یعنے جبکہ اذن جہاد دیا وحال آنکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسول خدا
صلعم نے اونکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری وکمر بندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی
اور لوگ مجتمع ومستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان بنو عمرو
بن عوف اور جو لوگ اونکے شریک تھے اور قبیلہ نبیت اور شرکا اونکے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگائے
اوسوقت رسول خدا اپنی دولتسرا مین تشریف فرما ہوے اور ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کی ساتھ تھے
کہ اون دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ ولباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ ومنبر کے یعنے حجرہ سے تا منبر مسجد
لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعتہً اون لوگون کے پاس سعد بن معاذ و
اسید بن حضیر آ پہونچے اور اونسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور سامنے
حضرت کے تمنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ ہر امر اونپر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ
اس امر کو اونہین کی طرف رد کرو اور اونہین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ اونہون نے تمکو امر کیا ہے اوسکو
بجالاؤ اور جس بات مین تم اونکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ اونکی راے ہو اوسمین اونکی اطاعت کرو پس اسی
درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضون نے
از روے علم ویقین واسطے مقابلہ وتندہی کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ ومنکر تھے
کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اوسوقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس الدرع فاظہرہا وہر آئنہ
زرہ اپنی پہنے تھے مگر اوسکو اوپر سے پہنے تھے یعنے زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی سے
کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف ہی کسی تھے یعنے تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ وہ منطقہ بالآخر پاس آل
ابی رافع مولے رسول خدا صلعم کے رہا تھا اور آن حضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے
پس جب آن حضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار وگفتار پر پشیمان ہوے اور جو لوگ آن حضرت سے
سوال خروج بالحاح واصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے اوس امر مین جو
خلاف مرضی مبارک تھا (یعنے پہلے راے حضرت کی قیام پر تھی) چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا کر چکے تھے
اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم آپ کی مخالفت کرین پس کیجیے جو کچھ
آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ ہے جو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اوس سے انکار کرین وحال آنکہ یہ امر منجانب خدا
ورسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنے جنگ با قیام مدینہ مگر تم لوگون نے

انکار کیا وحال آنکہ نبی کے تئین لازم وسزاوار نہین ہے کہ جب اوسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اوسکو اوتار ڈالے
یعنے نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہے جب تک حق تعالے درمیان اوسکے اور اوسکے اعدا کے حکم مناسب کرے
اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی نبی زرہ اپنے تن پر آراستہ کر لیتا تھا تو پھر اوسکو نہین اوتارتا تھا
جب تک کہ حق تعالے درمیان اوسکے اور اوسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا دیکھو
جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہے اوسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کر کے چل نکلو کہ جسقدر تم صبر و استقامت رکھوگے
تمہارے لیے نصرت ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے اپنے
باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اوسی جمعہ کو مر گئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ اونکا
جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھکر اوسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنے سواری کا طلب کیا پھر سوار ہوکر
احد کو تشریف لیگئے **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ زید سے اونہون نے بیان کیا
کہ جعال بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسول خدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو
قتل ہوگا اور حال یہ تھا کہ اس کرب سے دم اس شخص کا گھوٹتا تھا تب حضرت نے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر مارا یعنے
اوسکا شرح صدر کیا اور تسلی دی اس کلمہ لاجواب سے کہ الیس الدہر کلہ غدا یعنے کیا کل زمانہ کل نہین کہلاتا ہے
بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین اونکے تین نشان علم تیار کرائے چنانچہ ایک لواء قبیلہ
اوس کا قرار دیکر اوسکو اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لواء الخزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا
اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا
قول ہے کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اوسپر سوار ہوے اور دوش
مبارک پر کمان لگائی اور قناۃ یعنے نیزہ کو چک ہاتھ مین لیا کہ اوس روز بن نیزہ کا برنجی تھا یعنے بونڈی نیچے کا پہل
برنجی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار ردیف وار جاتے تھے کہ اونمین سو زرہ پوش تھے
پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ تھے
اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے تھے تا آنکہ
بدائع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حسی مین گئے یہان تک شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہے
کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڈھا اندھا اور ایک بوڈھیا اندھی رہتے تھے اور وہ دونون آپسمین
باتین کیا کرتے تھے اسواسطے اون دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب ثنیہ مین پہونچے اور دیکھا تو ایک لشکر
ہتھیار بند نظر آیا اوسکا شور اوسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہے اور کیسا شور ہے لوگون نے
خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف کوئی ابن ابی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب نصرت اہل شرک سے

اور اہل شرک کے نہین کیجاتی ہے پھر وہان سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین مین پہونچے وہان لشکرگاہ کیا
وہان گروہ نوجوانان حضرت کے سامنے آئے مثل عبداللہ بن عمر و زید بن ثابت و اسامہ بن زید و نعمان بن بشیر و
زید بن ارقم و براء بن عازب و اسید بن ظہیر و عرابہ بن اوس و ابو سعید الخدری و سمرہ بن جندب و رافع بن خدیج مگر حضرت نے
سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اوسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی یعنے میری سفارش کی کہ یارسول اللہ وہ
یعنے رافع بن خدیج تیرانداز و سنگ انداز ہے اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تا کہ اونچا معلوم ہون اور مین
موزے پہنے ہوے تھا کہ کچہ اوس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان کی دی پھر جب مجکو
اجازت مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جسنے اوسکو پالا تھا اور اوسکی مان کا شوہر تھا
کہا اے ابہ رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا وحالانکہ مین رافع کو کشتی مین
گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن
خدیج کو لے لیا وحالانکہ میرا بیٹا اوسکو کشتی مین گرا دیتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے
باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے بڑھا
ابن ابی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اوترا تب اوسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اوسکے ساتھ تھے ابن ابی سے
کہنے لگے کہ تو نے اپنی راے محمد سے ظاہر کردی اور اوسکی خیرخواہی کی اور اوسکو خبر دی تو نے کہ یہی راے اون لوگون
کی تھی جو گذر گئے تمہارے باپ دادا اور پہلی راے اونکی بھی موافق تیری راے سے ہوئی تھی مگر محمد نے اوسکے قبول
کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا اون چھوکرون کا جو اوسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے ازراہ نفاق و کینہ
کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن ابی اپنے اصحاب کے
درمیان شب باش ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے اون لوگون کے جو پیش کیے گئے تھے فارغ ہوے
اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان بلال
نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اوترے تھے
اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ شب شروع ہوئی
اور مشرکین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے اپنے
اسپ سوارون اور شتر سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی و نگرانی پر اپنے یہان عکرمہ بن ابی جہل کو بسرکردگی
اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے اونکی صہلہ کرتے رہے یعنے ہنہناتے رہے آرام نکرتے تھے اور نزدیک
آتے تھے طلائے اونکے دبے ہوے بمقام حرہ جو موضع سنگلاخ ہے اور وہان بلندی پر نہین چڑھ سکتے تھے
تا آنکہ وہان سے سوار پھر جاتے تھے اور مقام حرہ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کر رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی
ونگرانی کریگا تو ایک شخص نے اوٹھکر کہا مین پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام ہے
اوسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی وپاسداری کریگا تو ایک شخص
کھڑا ہوا اور کہنے لگا مین یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا مین ابو سبع ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرتؐ نے
پوچھا کہ آج کی رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا مین ایسا کرسکتا ہون کہا تو کون ہے
اوسنے عرض کی مین ابن عبد قیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کرکے فرمایا تم تینون
آدمی جو اوٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس فر ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوے حضرتؐ نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا ہوے
اونہون نے عرض کی مینے ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالے تیری نگرانی کریگا
پس اونہون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر مین گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف حضرت صلعم
کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک پھر جب وقت سحر ہوا تو حضرتؐ
نے فرمایا رہبر لوگ کہان ہین کون شخص ہمکو راہ بتاویگا اور راہ مطلوب پر لگاویگا کہ ہمکو قریب کی راہ سے اوس قوم پر
لیچلے تب ابو حثمۃ الحارثی اوٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین اوس راستے پر لیچلونگا اور بعضون نے کہا
وہ اوس بن قیظی تھے اور بعضون نے کہا ہے وہ محیصہ تھے اور **راوی** نے کہا ہمارے نزدیک ہونا ابو حثمہ کا ثابت
و متحقق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے تو ابو حثمہ حضرتؐ کو
بنی حارثہ مین لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے تا آنکہ حاطے مین مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور مربع اندھا منافق تھا
پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب کے داخل حاطہ ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سبکے سامنے خاک اوڑانے لگا اور کہنے لگا
کہ اگر تو رسول خدا کا ہے تو میرے حاطے کے اندر قدم نرکھ تب سعد بن زید الاشہلی گوشۂ کمان سے جو اونکے ہاتھ مین تھی
اوس اندھے منافق کو مارنے لگے اور اوسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ اون لوگون مین سے
جو مربع کی رای پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے ای بنی عبد الاشہل یہ تم لوگون کے عداوت کی باتین ہین کہ اوسکو
تم ہمارے حق مین کبھی نچھوڑو گے تب اسید بن حضیر نے کہا اللہ یہ بات نہین بلکہ باعث تمہارے نفاق کا ہے
واللہ اگر نہوتی یہ بات کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس امر مین کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے ہے تو مین بے شک
مربع کو اور جو کوئی مثل اوسکے اوسکی راے پر ہے اوسکو بھی قتل کرتا پس اون سبنے یہ بات سنکر سکوت کیا اور
رسول خدا صلعم وہان سے آگے چلے اور اسی میان مین کہ حضرتؐ چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بردہ بن نیار کی گھوڑی نے
دم اوچھالی اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر دم گھوڑے کی جا پڑی میان گر پڑا تلوار ننگی ہوگئی حضرتؐ نے فرمایا ای صاحب سیف
اپنی سیف کو اوٹھی رکھہ مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب تلوار مین کھینچنگی پھر اسکا اکثر سہ ہوگا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم

فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنے فال نیک شگون و طیرہ بدشگون اور رسول خدا صلعم نے
مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب احد مین پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنے قلنسوا و بیر
خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اوسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا تعبیہ کو روانہ کیا پھر وہانسے
وہ ایک مقام پر زمین ابن عامر مین اوسی روز پہونچے پھر جب رسول خدا صلعم احد مین گئے اور اوسی روز موضع قنطرہ
مین آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اوسوقت اوس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلال رضہ کو
اذن اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہ رضہ کی صفین بندھین حضرت صلعم نے نماز صبح پڑھائی اور اوسی مقام سے ابن ابی
اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کیطرح سر اوٹھائے چلا جاتا تھا اور
عبد اللہ بن عمرو بن حرام اون لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمایش کرتے جاتے تھے کہ مین تمکو پند و نصیحت کرتا ہون
اور یاد دلاتا ہون دربارہ خدا و رسول و دین تمہارے و بقدمہ عہد تمہارے جو تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے
شرط کی ہے کہ تم اونکی حمایت کروگے اور اونکو باز رکھوگے اوس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنی زنان
و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری رائے نہین کہ فیما بین اونکے اور اونکے قتال ہو ای ابو جابر
اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و رای ہین وہ سب مدینے کو پھر گئے اور ہم لوگ
محمد کی نصرت کرنے والے ہین مگر مدینے مین درحال آنکہ اونہون نے ہماری مخالفت کی ہر چند ہمنے اونسے اپنی رائے
بیان کی مگر اونہون نے ہمارا کہنا نمانا مگر کہنا مانا چھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہین پھر جب ابن ابی نے عبد اللہ
کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون مین داخل ہو گئے تو ابو جابر نے اون لوگون سے کہا خدا تمکو
دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہے کہ حق تعالے اپنے نبی اور سارے مومنین کو تمہاری نصرت سے بے نیاز و بے پروا
کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیرے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہو سکتا ہے کہ محمد صلعم میرا کہا نمانین اور لڑکون کا کہا کرین پس
عبد اللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوے رسول خدا صلعم سے آملے اور اوسوقت حضرت صلعم صف کو صفوف صحابہ کی
آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسول خدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو ابن ابی سنکر بہت
خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلون کی رائے پر چلے الغرض
جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفین باندھتے تھے تو پچاس مردان تیرانداز کو عینین کیطرف قائم کیا اور اونپر
عبد اللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اونپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقد راوی نے کہا ہمارے
نزدیک اونپر افسر ہونا عبد اللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسول خدا صلعم نے صفوف اصحاب اس موقع سے
مرتب کی کہ احد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رخ کیا اور عینین کو اپنے یسار پر رکھا اور مشرکین نے
ترتیب اپنے لشکر کی وادی مین اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور احد کو رخ کے سامنے کیا اور بعضون نے

ع عینین … مشہور ۱۲

روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو مواجہہ مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہے کہ احد حضرت کے پس پشت تھا اور مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حصین بن عبد الرحمان بن عمرو سے اونہون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے اونہون نے کہا جب پہونچے رسول خدا صلعم احد مین اور کفار قریب عینین اوترے تھے تب حضرت عم نے احد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ جب تک مین کسیکو حکم کرون کوئی قتال نکرے جب اس بات کو عمارہ بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کیا مین کھیت چروا دون اپنے بیٹے کا جسکو اون لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے اونکو نہین مارا اور متوجہ ہوے مشرکین کہ اونہون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا اور اونہون نے اپنے یہان دو سو سوار کے دو مجنبے بنائے یعنے دو غول داہنے بائین اور سوارون پر صفوان بن امیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیر اندازون پر عبد اللہ بن ربیعہ کو افسر کیا تھا اور تیر انداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی تھا اور اوس روز ابو سفیان نے پکار کر کہا کہ اے بنی عبد الدار ہم خوب جانتے ہین کہ تم لوگ نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری ملی تھی اور تمہاری قوم سابق سے حامل لواء رہے ہین پس تم اپنے اس لواء کو مضبوط پکڑو اور اوسکی حفاظت کرو یا ہمارے اور اوسکے درمیان چھوڑ دو یعنے اوسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو اسواسطے کہ ہملوگ طالب موت اور طالب خون ہین کہ عوض چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہے اور ابو سفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آویگا تو بعد اوسکے پھر لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبد الدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لواء کو تمہارے سپرد کرین یہ کبھی نہوگا ولیکن اوسکی محافظت کرنی بس قریب ہے کہ تو دیکھیگا تب اوسوقت اعیان لشکر نے اوس نیزہ نشان کے تئین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبد الدار نے نشان کو قبضے مین لاکر ابو سفیان کو سخت و ناسزا کہا اوسوقت ابو سفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے اون لوگون نے کہا ہان مگر اوسکو بھی سوا کسی بنی عبد الدار کے کوئی غیر نہ اوٹھانے پاویگا اور سواے اس امر کے دوسری بات کبھی نہوگی اور حال رسول خدا صلعم کا یہ تھا کہ پا پیادہ ہوکر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے آمادہ کرتے تھے اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ اے فلانے اور اے فلانی تو پیچھے ہو جا اور یہ اسلیے تاکہ اگر شانہ کسی شخص کا باہر نکلا ہوا دیکھین تو اوسکو آگے پیچھے کر دیتے تھے پس آنحضرت اون لوگون کو ایسا راست کرتے تھے گویا کہ اوس صف سے تیرون کو راست کر لیوین راوی نے کہا جب صفین برابر ہو چکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان مشرکین کا

کون شخص اوٹھائے ہے لوگون نے کہا اونکے لواہے گے حامل بنی عبد الدار ہین فرمایا ہمارے لوگ وفاداری مین
اونسے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہے مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون فرمایا تو
ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوے بعد ازان حضرت کھڑے ہوے
اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہے فرمایا اے گروہ مردم مین تمہارے تئین پند و اندرز
کرتا ہون اوس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہے کہ وہ عمل بطاعت اور پرہیزگاری
حرام چیزون سے ہے اور تم لوگ آج کے روز بمقام ذخیرہ خیر و اجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سب اوس شخص کے لیے ہے
کہ جو کچھ اوسپر واجب ہے یاد کرے اور اوس امر کے واسطے اپنی نفس کو استقامت اور یقین پر قائم رکھے
و بخوشدلی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت و شوار ہے اس امر پر قائم رہنے والے بہت قلیل ہین
اور وہ وہی ہین جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہے پس جو کوئی فرمان بردار خدا کا ہے اوسکا مددگار
خدا ہے اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہے اوسکا یار شیطان ہے پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت کرنے سے
اپنے اعمالون کو کشادہ کرو اور بدینوسیلہ جو کچھ خدا نے تمہارے حق مین وعدہ کیا ہے خدا سے طلب کرو اور طریق
طلب یہ ہے کہ جو کچھ مین تمکو حکم کرتا ہون اوسکو اپنی نفس پر لازم کرو اور بجالاؤ کہ ہر آئنہ مین تمہاری راست بازی کا
حریص ہون اور آپسمین اختلاف ڈالنا و تنازع و ناپروائی کرنا موجب پستی ہمت و ضعف ایمان کا ہے اور ایسی باتین
خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہے اے گروہ مردمان اسوقت ایک امر تازہ
میری خاطر مین گذرا ہے کہ جو شخص حرام سے ہے حق تعالے اوسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر ایک مرتبہ
صلوۃ و درود بھیجیگا اوسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجینگے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم ہو یا کافر اجر اوسکا
خدا کے نزدیک ثابت ہے خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل ہو اور جو کوئی ایمان
و یقین لاتا ہے خدا پر اور برحق جانتا ہے روز حشر کو اوسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہے مگر اطفال نابالغ اور نسوان پر
اور مریضون پر واجب نہین ہے اور نہ اوس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہے اور جو کوئی ان امور سے ناپرواہ ہے
اوس سے خدا بے پرواہ ہے اور خدا بے نیاز و صاحب حمد و ثنا ہے اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہے جس سے تمکو
تقرب خدا حاصل ہو سواے اوس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہے جس سے تمکو قرب جہنم کی حاصل ہو سواے
اون کامون کے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون امر واقعی یہ ہے کہ روح الامین جبرئیل نے میرے دل مین القا کیا ہے یعنی مجھسے وحی کی ہے کہ
کوئی جاندار اوسوقت تک ہرگز نمریگا کہ تکلیف پورا اور تمام رزق اپنا پالیوے اور اوسمین سے کچھ کم نہوگا اگرچہ اوسکی طلب و حاصل کرنے مین
سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب رزق مین خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنی بوجہ حلال طلب کرو اور اوسکی دیرپائی
تمکو اس بات پر آمادہ نکرے کہ اوسکو خدا کی نافرمانی اور گناہ مین طلب کرو یعنے اوسکو حرام سے طلب نکرو کیونکہ

جو چیز خدا کے پاس ہے کوئی شخص و سے معصیت کر کے قدرت نہین پا سکتا اگر پا سکتا ہے تو خدا کی طاعت سے
و بہ تحقیق کہ خدا نے تمہارے لیے حلال حرام کو بیان واضح کر دیا ہے سواے اون امور کے جو درمیان حلال
وحرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنے حکم اوسکی حلت وحرمت کا معلوم نہین کہ وہ متشابہات مین سے ہین مگر مردمان
کثیر اوسکو نہین جان سکتے سواے بعض کے جو معصوم یعنے گناہ سے دور ہین پس جو کوئی اون شبہات کا
ارتکاب نکریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اون شبہات کے اندر پڑیگا تو وہ مثل
اوس چرواہے کے ہے جو کنارے ایک حدّ یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہو کہ اوسمین درآوے یعنے کیا عجب
کہ اوسکا گلہ غنم وغیرہ اوس حدیقہ مین گھس جاوین اور حال یہ ہے کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی حد محدود و
یا حدیقہ مخصوصہ نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خداے عزوجل اور حدیقہ اوسکا اوسکی محارم ہین یعنے وہ چیزین اور وہ باتین
جنکو خدا نے حرام کیا پس اجتناب اوس سے موجب حفاظت دین ہے اور مومن مومنون مین جیسے سر ہوتا ہے
دھڑ پر جب درد سر ہوتا ہے تو تمام بدن اوسکی طرف متوجہ و مصروف ہو جاتا ہے والسلام علیکم **راوی**
مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبد اللہ سے اونہون نے کہا
کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بنا حرب کی ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لیکر میدان مین
آیا اور اوسکے ساتھ اکثر عبید یعنے غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین پس اوسنے
ندا دی اکو قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لامرحبا بک و لا اہلا یعنے تجکو فراخی و وسعت
نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اوسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنے میری غیبت مین
روز بدر کہ وہ حاضر نتھا) اور اوسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اونکو
پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلتے تا آنکہ ابو عامر اور اوسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا
کہ میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنے غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہے اور نہین کر سکتے
اسلیے اونکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین زنان
مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے ڈہل دف و دائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون کے
ہو جاتی تھین اور مطلب بن عبد اللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اون
صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اونمین سے پیچھے ہٹتا
اور منہ پھیرتا تھا تو وہ عورتین اوبھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اوسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین
اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ احد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام
مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر اوسکو غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اے قزمان بردون سنے

جانب احد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا اے قزمان جو تو نے ایسا کیا ہے تو تجکو شرم نہین آتی ہے تو مرد نہین
مگر زن ہے تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اوسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تاآنکہ
قزمان اپنے گھر کے اندر گھسکر کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس
دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تاآنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اوسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے تھے
پس وہ صفون کے عقب سے آیا تاآنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اوسی صف مین شامل رہا پس مسلمین مین سے
پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اوسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اوسکے گویا رماح یعنے برچھے تھے
اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اوسنے تلوار پکڑی پھر بڑے کام کیے مگر آخر کو اوسنے
خودکشی کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اوسکے حین حیات جب ذکر اوسکی شجاعت وقتال کا پیش رسول خدا
صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہے اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اوس معرکہ مین بیدل
ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہے اے آل اوس
مقاتلہ کرو اپنے حسب ونسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب بن عبد اللہ راوی نے کہا کہ
قزمان تلوار پکڑکر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہان تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اونمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا لڑکا ہون یعنے قبیلہ ظفر سے ہون غرض اوسکے اس کلمہ سے
کنایہ شجاعت بنی ظفر ہے چنانچہ اوسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہو گیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اوسکے پاس آئے اور اوسکو آواز دی کہ اے ابو الغیداق
تیرا کیا حال ہے قزمان بولا یا لبیک یعنے کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا اے ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
مقاتلہ کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالین گے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پھر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اوسکے مجروح ہونیکا پیش رسول خدا
صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہے چنانچہ جب اوسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اوسنے اپنے تئین آپ
ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہے اور بیان کیا
راویون نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازون کو آگے مقدم کیا اور اون لوگون سے فرمایا ہماری پیچھے
والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے رہو
اوس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اونکو بھگا کر اونکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اس جگہ کو
چھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھیو کہ ہم لوگ قتل ہوے تب بھی تم ہماری کمک کو اور اونکو ہمسے دفع کرنیکو اپنے مقام سے

جدا نہو جیو پھر حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ وَعَلَیْھِمْ یعنی اے خداوند مین تجکو انپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور فرمایا کہ تم اونکے گھوڑون کو چوڑے بھال کے تیرون سے مار یو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل رُخ نہین کرتے ہین اور حال یہ ہے کہ مشرکین کے یہان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر راست و چپ جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لوا اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لواء اوس اوسید بن حُضیر کو عنایت ہوا اور لواء خزرج کو سعد یا خباب نے پایا اور گروہ تیر اندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوے سواران مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس بھگوڑے سامنے سے منہ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیر اندازون نے بیان کیا کہ ہم اپنی تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اونکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو یعنی خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہمدیگر قریب ہو گئے اور اونہون نے اپنے صاحب لواء یعنی نشان بردار طلحہ بن طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون کو پس پشت مردون کی قریب اونکی شانون کے کیا کہ ہندا اور اوسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کر اور گا گا کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنی مردون کو آمادہ بجنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین اور اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہے کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہای نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر تم لوگ اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑوگے تو ہم تم باہم پھر ملین گے اور اگر منھہ پھیروگے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے اور ہمارے تمہارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہو گی تب اودھر سے طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ کون شخص لڑنے کو نکلتا ہے پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلیگا اوسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دوہری زرہ اور خود و قبہ بالاے خود پہنے ہوے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوے پس علی رض نے چابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضربت اوسکے سر پر لگائی کہ تلوار اوسکے سر مین تیر گئی یہان تک کہ سر اوسکا اور اوسکے ریش و ذقن تک دو پارہ ہو گیا پس طلحہ تو زمین پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے لوگون نے علی رض سے کہا کہ آپ نے اوس بسمل کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور اوسکو جان سے کیون مار نڈالا اونہون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اوسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو اوسپر رحم و ترس آیا کہ مین اوسپر دوا رہ ڈالکر پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہے اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اسکو قتل کریگا یعنی وہ ایسا زخمی ہے کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہے کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اوسکے وار کو علی نے سپر پر رد کیا پس اوسکی تلوار نے کچھ کام نکیا تو پھر علی نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکے زرہ مشمرہ یعنی ران تک اونچی تھی یا دامن گردانی پہنے تھا پس علی نے اوسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پاؤن اوسکے کٹ کے جدا ہو گئے پھر جب

ارادہ کیا کہ اوسکو قتل کرین تو اوسنے کہا مجھپر رحم و ترس کرو پس علی نے اوسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین میں سے اوسکے پاس گیا اور اوس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہے کہ خود علی نے اوسکو قتل بھی کیا پس جب طلحہ قتل ہوگیا تو رسول خدا صلعم کو سرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی و بعد ازان اصحاب نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور اونکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین اونکی پراگندہ ہوگئین اور اوسوقت تک سوائے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لوائے مشرکین کو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تھا اور وہ آگے آگے عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے[له] اہل لوا یعنے نشان بردار پر حق یہ ہے کہ نیزہ اوسکا خون مین رنگین ہو یا پرزے کیا جاوے آخرکار ابو شیبہ نشان لیے ہوے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین کہ لوگون کو اوبھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابو شیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اوسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اوسکا ہاتھ و شانہ جدا ہوگیا یہان تک کہ تلوار اوسکی کمر و ناف تک اوتر گئی کہ اوسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعد ازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوے پھرے کہ مین اوس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانے والا تھا اوسوقت اوس نشان کو ابو سعید بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تو سعد بن ابی وقاص نے اوسکو تیر مارا کہ اوسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اوسکے سر پر خود تھا اور اوسمین دامن یعنے جھالر تھی جو قفا پر لٹکتی ہے اسوجہ سے حلق اوسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان اوسکی باہر نکل آئی جیسے کتے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہے کہ جب ابو سعید نے نشان اوٹھایا تھا تو عورتین اوسکے پیچھے کھڑی ہوئین یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہے[له] اے بنی عبد الدار تم اپنے دشمنون کی پشتون پر ایسی تلوارین تیز مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین اوسکو یعنے ابو سعد بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اوسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اوسنے نشان کو دست چپ مین لیا تب مین نے اوسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اوس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اوسنے نشان کو دونون بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اوس سے پشت اوسکی خمیدہ ہوگئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اوسکے ڈالکر کھینچا تو خود اوسکا اوتر آیا مین نے اوس خود کو اوسکی پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اوسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہوگیا بعد ازان مین اوسکی زرہ اوتارنے لگا کہ دفعۃً سبیع بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اوتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور ساز زرہ جملہ مشرکین سے اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اوسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اوسکا خود اور اوسکی تلوار بھی بہت خوب تھی لیکن سبیع درمیان میرے اور مقتول کے آنکر حائل ہوگیا **راوی** نے کہا دونون قول مین یہ قول اصح و اثبت ہے (یعنے لینا زرہ و خود کا نہ پانا باعث حائل ہونے سبیع کے) اور اسیطرح اتفاق ہے اس بات پر کہ سعد نے اوسکو

[له] إن على أهل اللواء حقاً أن تخضب الصعدة أو تندقا
[له] ضرباً بني عبد الدار ضرباً حماة الأدبار ضرباً بكل بتار

قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے وہ نشان اوٹھا اوٹھایا اوسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح نے مسافع کو
تیر مارا اور کہا لے اسکو یعنے تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اوسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی اوسمین جان
باقی تھی لوگ اوسکی ماں سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اوٹھا لیگئے اور وہ اوسوقت سب عورتون کے ساتھ تھی
تو سلافہ نے کہا تجکو کسنے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہنا اوسکا سُنا کہ لے اسکو یعنے تیر کو
کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہے اور بعض روایت مین یون ہے کہ
سعد نے کہا لے اس وار کو اور مین اور ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھی چنانچہ جب سلافہ
نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجکو کسنے مارا اوسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اوس سے اسیقدر اتنی سنا
کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسرے یعنے وہ کسرے ایک شخص ہی ہم مین سے
پس اوسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسہ سر مین قوم کو شراب پلاؤن گی اور پیون گی او
جو کوئی اوسکا سر لاوے مین اوسکو سو شتر دون گی بعد ازان جب اوس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے
اوٹھا لیا تو اوسکو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اوٹھا لیا تو اوسکو طلحہ بن
عبید اللہ نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اوٹھایا اوسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا
بعد ازان شُریح بن قارظ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہے ہم نہین جانتے اوسکو کسنے قتل کیا بعد ازان صُواب غلام
بنی عبد الدار نے نشان اوٹھایا اوسکے قاتل مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اوسکو
قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے قتل کیا اور بعض کا قول ہی کہ قزمان اوسکا قاتل ہے راوی نے کہا ہمارے نزدیک
صحیح تر قُزمان ہے کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اوسپر حملہ کیا اور اوسکا دست راست تن سے جدا کیا
تو اوسنے نشان کو دست چپ مین لیا جب وہ ہاتہ بھی کٹ گیا تو اوسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین
چمٹا لیا اور اوسپر جھک گیا پھر اوسنے صدا دی کہ اے بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہے تب قُزمان نے اوسپر
حملہ کیا اور قتل کیا راوی یعنے صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا
جیسا اونکو اور اونکے اصحاب کو روز احُد ظفر یاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم
کی کی تھی اور حکم مین باخود ہا تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برداران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین
شکست پاکر بھاگ چلے اور رخ نکرتے تھے اور اونکی عورتین ڈہل ودف بجا بجا کے اور کوس کوس سکے اونکو اوس جا
بلاتی تھین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہند کو اور اوسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس بھاگی
جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اوٹھا نہ سکی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم پر
آتا تھا تاکہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اور سفح یعنے سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہے تو اوسکو تیر انداز

تیر مارکر پھیر دیتے تھے یہانتک کہ وہ کئی مرتبہ آیا اور تیراندازون نے یون ہی ہنکا دیا اور جب مسلمین تیراندازون کے
پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیراندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جائے مصاف پر
کھڑے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم اگر شریک نہوتا اور
اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہماری نصرت کے لیے نہ آنا یعنے کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا
چنانچہ جب مشرک شکست پاکر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا اونکو قتل کیا تا آنکہ اونکو لشکر سے دور بھگا دیا
اور لشکر یعنے لشکرگاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اوسوقت تیراندازون مین سے جو مصاف پر مامور باستقامت تھے
بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ جہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالی نے
تمہارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ برادر تمہارے یعنے مسلمین اونکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین
کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیرانداز نے دوسرے سے کہا
کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہی اور تاکید فرمائی ہی
کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری نصرت کے لیے بھی نجاؤ اور اگر ہملوگ مال غنیمت کے لینے مین
مشغول ہون تو بھی تم شریک نہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اون دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا صلعم کا
نہتھا جو تم اب سمجھتے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کردیا اور اونکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنی بھائیون کے
ساتھ ملکر لوٹو آخر لوگون نے جب اس امر مین باخود اختلاف کیا تو عبداللہ ابن جبیر نے جو اون تیراندازون کے افسر تھے
اونکو فہمایش کی اور اونکے سامنے خطبہ بیان کرنے لگے اور اوس روز اوسوقت سفید لباس پہنے تھے چنانچہ بعد حمد و ثنائے
خداوند عز و جل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہے اون لوگون کو حکم بطاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص
مخالفت رسول خدا صلعم کی نکرے لیکن لوگون نے اونکا کہنا نمانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف اونہین سی قریب
دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبداللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے ازانجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے اے قوم
اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر اون لوگون نے نمانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے لیے چلے ہی گئے
مقام کو خالی کردیا اور گھوڑون کو جبل کی طرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا و چونکہ صفوف مشرکین درہم برہم ہوگئی تھین
اور لوگ اونکے منتشر ہوگئے تھے اور اوسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنے دن چڑھتا تھا تا آنکہ اون لوگون
نے رجوع کی اوسوقت ہوا پروائی تھی پھر دفعۃً پچھوا ہوا چلنے لگی یعنے مسلمین کا رخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا سامنے کی تھی اوسوقت
مشرکین پھر آئے اور اوس عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے نسطاس مولی صفوان بن امیہ جو آخر کو بوجہ احسن
اسلام لایا تھا اوسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا یعنے آزاد نتھا اور مین اون لوگون مین تھا جنکو مشرکین
بھاگتے وقت لشکرگاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اوس روز تک سوائے وحشی و صواب غلام بنی عبد الدار کے کسی مملوک نے

مقاتلہ کیا تھا اور ابو سفیان نے کہا تھا یعنے وقت معرکہ جنگ کے کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلامون کو اپنی
اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ یہ لوگ تمہارے اسباب اور خورجیون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق کو ایکجا
جمع کر دیا اور اونٹون کو عقال کر دیا یعنے چھانڈ دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ و میسرہ پر گئی تب ہمنے اسباب پر پوشش
ڈال دی اور خورجیون کو چھپا دیا اور اوسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو لڑنے جاتا تھا اسیطرح
تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے ناگاہ ہمارے لوگ شکست پاکر بھاگے اور اصحاب محمد ہمارے لشکرگاہ مین
داخل ہوگئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنے ہم بھاگے نتھے تب اونہون نے ہمین گھیر لیا اور جن غلامونکو
اونہون نے اسیر کر لیا اونہین مین بھی تھا پھر اونہون نے لشکر کو خاطر خواہ لوٹا ایک شخص نے مجھسے پوچھا کہ مال
صفوان بن امیہ کا کہان ہے مین نے کہا وہ مال تو لادہ نہین لایا ہے مگر جو کچھ زاد لایا ہے وہ انہین خورجیون مین ہے
تب وہ نکلکر میرے تئین کھینچنے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکال دیا اور وہ مال مقدار سو مثقال کے تھا
اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا و ہرگاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم اونسے مایوس ہوگئے تھے
اور عورتین بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے اون عورتون کا ارادہ رکھتے تھے
اون سے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اوسی حالت اسیری مین تھے کہ ناگاہ مین نے سوارونکو
دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہوگئے اور مسلمین مین سے کوئی اونکو رد کرنے والا نتھا کیونکہ اونہون نے
اپنے مورچال جاے حرب کو جہان تیرانداز مامور ہوئے تھے خالی و بے پروا چھوڑ کر لوٹنے چلے آئے تھے اور لوٹ سے بیخبر
اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور اونمین سے ہر ایک نے جو کچھ پایا تھا اوسکی
ہاتہ یا اوسکی گود مین تھا پس اوسی حالت مین کہ یہ لوگ بیخوف و خطر غارت و تاراج مال مین مصروف تھے سوار ہمارے
آپہونچے اور تلوارین مارنے لگے تا آنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور جا بجا سختی سے بہتون کو قتل کیا کہ مسلمین ہر طرف
متفرق و پریشان ہوگئے اور جو کچھ لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم لوگ اپنی متاع کے
پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اوسمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوئے تھے وہ بھی چھوٹ رہے اور
وہ زر طلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنے وہ یکصد و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین مین سے ایک شخص کو مین نے دیکھا
کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مار ڈالتا ہے تا آنکہ مین جا پہونچا تو اوسمین ابھی کچھ جان
باقی تھی اوسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اوسپر جنبیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون شخص ہے کسی نے کہا
یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہے وبعد ازان حق تعالے نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول اسلام کیا اور واقدی
نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبد اللہ سے اونہون نے عمر بن الحکم سے اونہون نے
کہا کہ اصحاب نبی جو غارت و تاراج مین پڑ گئے تھے اور قسم قسم ذہب بخیرہ سے جو کچھ اونکے ہاتہ لگا تھا جسوقت مشرکین

اونپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متسلط ہو گئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ اون اصحاب مین سے کسی کے پاس اوس
مال معزوشہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے پھرا ہو سواے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ پہلے سے
وہ ایک منطقہ کمر بند جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اوسمین پچاس دینار تھے کہ اونہون نے زیر جامہ اپنے اوسکو
ازار بند کی گرہ مین باندہ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشر کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اوسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا
اوسکو اپنی قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اوسپر اوڑ ایک قمیص اور اوسکے اوپر ایک زرہ پہنے تھے اور اوسکو درمیان
مین کرکے کمر بند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اوس مال کو بجنسہ پیش رسول خدا صلعم احد مین حاضر لائے
حضرت نے نہ اوسکا خمس لیا نہ اون دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنے کسی اور کو اوسمین سے نہین دلایا
اور بقیہ احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی **واقدی** نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ
تیر انداز اوس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی ہے
اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ ماری اور عکرمہ بھی سوارون مین اوسکے ساتھ ہو لیا تب
یہ دونون مع سواران ہمراہی اوسمقام مین پہونچے جہان تیر انداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس اون لوگون نے انپر حملہ کیا اور بقیہ تیر اندازون نے بھی اوس قوم کو تیر مارے تا آنکہ اونپر غالب رہے اور عبد اللہ
بن جُبیر جو تیر انداز تھے جب اونکا ترکش تیرون سے خالی ہو گیا تو اونہون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو اونہون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اونسے مقابلہ کرنے لگے یہان تک کہ قتل ہو گئے تب
جعال ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبد اللہ بن جُبیر حاضر تھے اور جو لوگ
اوس شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون اونہین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اونکے اخیر مین چلے آئے تھے
اور قوم مین مل گئے اور اوسوقت خیل مشرکین کا بڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین
اوسوقت ابلیس صورت جعال بن سراقہ بنکر پکارنے لگا کہ بتحقیق محمد قتل کیا گیا اسیطرح تین بار چیخ ماری پس اوس
روز جعال بن سراقہ بلیہ عظیم مین مبتلا ہو گئے اسلیے کہ ابلیس اونہین کی صورت بنکر پکارا تھا وحال آنکہ وہ ہمراہ
مسلمین کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے
موجود تھے راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین
کی جلدی سے ہمپر پھری چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے یون پیش آئے تھے ارادہ اوسکے قتل کا کیا
اور کہنے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوے تب خوات بن جُبیر اور ابو بردہ نے اوسکے لیے گواہی دی
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جعال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے کہا
کہ بعد اسکے مین نے بھی اوسکی گواہی دی بعد ازان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہر گاہ ہم بخواہش نفسی و معصیت اپنے

تھی کے اپنے ہمنفسان کے آگے چلے آئے تھے اور مسلمین ساتہ مشرکین کے مختلط ہوگئے تو باہم مشتبہ ہو کر مقاتلہ
کرنے لگے اور باخود ہا اکید و مرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے تھے اوسکو
پہچانتے نتھے کہ وہ کون ہے چنانچہ اوسی روز اسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابو بردہ کی ضرب سے لگا
مگر وہ نہین جانتا تھا جب یہ کہکر اوسنے ضرب لگائی کہ لے اس ضربت کو مین لپہ انصاری ہون یعنی دستور حرب عرب
یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذہا انا فلان بن فلان اس ضربت کو لے کہ مین فلان بن فلان
ہون اوسوقت ابو زعنہ اوس معرکہ عظیم مین آگے بڑھے اور ابو بردہ کو دشمن سمجھ کر اونکو دو ضربتین مارین اور
بولے لے اس ضربت کو مین ابو زعنہ ہون مگر ابو بردہ نے اوسوقت یہ نجانا تھا کہ کسنے مارا جب یہ آواز سنی
کہ مین ابو زعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھہ تو نے میرے ساتہ کیا کیا تب ابو زعنہ نے
کہا کہ تو نے بھی تو لاعلمی مین اسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہے
پس اس بات کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہے اے ابو بردہ اس جراحت کا
تیرے لیے اجر ہے گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہے اور
ایسا ہوا تھا کہ یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقش یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینے کے
ٹیلون اور کوٹھون پر عورتون کے ساتہ چڑھا دیے گئے تھے تو ایکنے دوسرے سے کہا لا ابا لک یہ کلمہ
بد دعا ہے یعنے تیرا باپ مرے یا کلمۂ غیرت ہے کہ تیرے لیے باپ نہین ہے کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ہمنفسون سے
چھوٹ رہین ہمکو شرم ہے جو ہمنے اونکو چھوڑ دیا واللہ سواے اسکے کیا ہے کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہین اور
ہمارے مرگ مین کوئی دم بقدر ظمی دابہ باقی ہے یعنے اوسقدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے
سانس لیتا ہے کاش ہم اپنی تلوارین پکڑ کر رسول خدا صلعم کے ساتہ چلکر احد مین کچہ دن رہتے تک بھی ملجاوین (راوی
نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا) کہ جب وہ دونون بزرگ آنکر لاحق ہوے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا و اما حسیل
ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہوگئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اوسوقت اونپر تلوار مسلمین کی نادانستہ
پڑ گئی اور حذیفہ شور کرتی ہی رہی کہ میرا باپ ہے میرا باپ ہے تا آنکہ حسیل قتل ہوگئے تب حذیفہ نے کہا اے
مسلمانون خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہے جو کچہ تمنے کیا اوسنے میرے باپ کے درجات و خیر کو پیش رسول خدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین ہے
کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتہ سے لگا و بہر کیف حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر بحل کیا
اور اوسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے صیحہ کیا کہ اے آل سلمہ لبیک اجل کہتے ہوے یکبارگی اپنی
گردنون کو پیش کرو یعنے آگے بڑھو اور اوسی روز حبار بن صخر نے ضربت سخت نادانستہ سر پر حباب بن المنذر کے

لگائی تھی تاآنکہ مسلمین نے باخود یہ نشانی قرار دی کہ اُمّت اُمّت کہکر صیحہ کرنا شروع کیا (یعنے تا لوگ اپنے لوگون کو پہچانین) تاآنکہ لوگون نے ہاتہ اپنے روک لیے اور آپسمین ایک دوسرے کے قتل و ضرب سے باز رہا اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی زبیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے اونہون ذکہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے او سوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب شکل ہوکر علم کو اوٹھالیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑہ او سوقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہوکر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے تائید کو آیا ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے اونہون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے کہا اوس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ تیر چلا رہا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہی (یعنے اوسوقت جب مسلمین با مشرکین مختلط ہو گئے تھے کہ اوس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتہ سے دہوکھے مین خطاً و نادانستہ قتل ہوتے تھے) اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اونسے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہ اونمین سے ایک داہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد اوسکے دیکھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے اونہون نے عبید بن عمیر سے اونہون نے کہا جب قریش اُحُد سے پھرے ہین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفریابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکہ بدر مین دکھائی دیے تھے اس معرکہ مین ہمنے اونکو نہین دیکھا عُبید بن عمیر نے کہا کہ یوم اُحُد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمر بن الحکم سے منقول ہے کہ معرکہ اُحُد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جنود ملک روز بدر مؤید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز احد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا یعنے لشکر مسلمین کافی تھا احتیاج تائید ملائکہ نتھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہے کہ سوای بدر کے کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہے اونہون نے کہا حق تعالے نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر و استقامت رکھوگے تو ہم ملائکہ سے تمہاری تائید کرینگے اور جب کہ وہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسے بن ضمرہ بن سعید سے اونہون نے

اپنے باپ سے اونہون نے ابی بشیر المازنی سے اونہون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ سے شیطان نے پکارا
کہ محمد قتل ہوے اس بات سے ارادۂ عزوجل مین یون تھا تا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان و نادم ہون اور ہر طرف متفرق
ہوکر جبل پر چڑہ جاوین تو پہلے جسنے اونکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کعب سنے کہا
مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اوسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتہ منہ پر رکھکر میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہے کہ کعب نے کہا جب مسلمین
نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آن حضرت صلعم زندہ و سالم ہین
اور کعب نے کہا اوسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اوسوقت رسول خدا صلعم نے کعب کو
اپنے پاس بلایا اور اونکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرہ روئینہ تھی یا کچہ روئینہ تھی اور کچہ غیر روئینہ اور حضرت نے
اپنی زرہ اوتار دی اوسکو کعب نے پہن لیا پس اوس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کہ ستترہ
زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کعب نے کہا مین نے اوس روز حضرت کی آنکھون کو نیچے خود چمکتے
دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ اے گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسول خدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن ریاح سے
اونہون نے اعرج سے اونہون نے کہا جب شیطان نے صیحہ کیا کہ ہر آئینہ محمد قتل کیا گیا تو ابو سفیان بن حرب نے کہا
اے گروہ قریش تم مین سے کسنے قتل کیا محمد کو ابن قمیئہ نے کہا اوسکو مین نے قتل کیا ابو سفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھون مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاورون اور بہادرون کے ساتہ یہ معاملہ کیا کرتے ہین
چنانچہ ابو سفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے اوس حال مین
گذر اوسکا نعش پر خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا اے ابو سفیان تو جانتا ہے یہ قتیل کون ہے
اوسنے کہا مجکو معلوم نہین اوسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہے اور یہ سردار بلحرث بن الخزرج کا ہے
و بعد ازان گذر اوسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن قوقل ہے جو بیت الشرف یعنے کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اوسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اوس قوم کی سادات سردارون مین سے ہے بعد ازان گذر اوسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کی ہوا
ابو سفیان نے کہا اے ابو عامر یہ کون ہے اوسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھپر عزیز ہے یہ حنظلہ ابن ابی عامر
ہے یعنے ابو عامر کنیت ذکوان کی بھی تھی پھر ابو سفیان نے کہا مین مقتل محمد نہین دیکھتا ہون یعنے اونکی نعش کہین
نظر نہین آتی ہے اگر اونکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم اونکو دیکھتے ابن قمیئہ جھوٹھہ کہتا ہے بعد ازان خالد بن ولید سے
ملاقات ہوئی تو اوسنے اوس سے پوچھا کہ حال قتل محمد تجکو کچہ معلوم ہے اوسنے کہا قبل ازین مین سنے اونکو دیکھا ہے

کہ وہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابوسفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہے اور ابن قمیہ جھوٹھ کہتا ہے کہ اونکو قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے اونہون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اونہون نے کہا مین نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے کانون سے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا صلعم کیطرف رخ نہین کرتے تھے تو اوس روز حضرت فرماتے تھے کہ اے فلان میرے پاس آ اے فلان میری طرف آ مین رسول خدا ہون مگر اون دونون مین سے ایک بھی حضرت کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون یعنے جنکو بلاتے تھے چلے ہی گئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا اونہون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور کہتا تھا حمد ہے اوس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز احد جب وقت مسلمین روگردان وگریزان ہوے تھے تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور اونکے ساتھ کوئی نتھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر اونمین سے کسی نے میرے سوا اونکو نہین پہچانا تو مین نے دیدہ و دانستہ اونکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کسیکو نہ بتایا اس خوف سے کہ گویا مین اونکو اغوا و اغراکرونگا اس بات مین کہ لوگ اونکو سردار سمجھکر اونکے ہمراہ چلے جانیکا قصد کرینگے آخر مین نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ شعب جبل کی جانب متوجہ تھے اور کہا **واقدی** نے مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے اونہون نے ابی الحویرث سے اونہون نے نافع بن جبیر سے اونہون نے کہا مین نے مہاجرین مین سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر احد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے ہین اور رسول خدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہے وہ حضرت سے کترا کر نکل جاتا ہے اور مین نے عبداللہ بن شہاب کو دیکھا کہ اوس روز وہ کہ رہا تھا یارو مجھے بتادو محمدؐ کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچین گے وحال آنکہ رسول خدا صلعم اوسکے برابر پہلو مین تھے اور حضرت کے ساتھ کوئی نتھا تا آنکہ وہ اوس جگہ سے چلا گیا اور اوس سے صفوان بن ابی امیہ نے ملاقات کر کے کہا ابتو تو محمدؐ سے فاصلہ پر چلا آیا کیا تیرے امکان مین نتھا کہ تو اونکو قتل کرتا اور اس مہم شاقہ کو قطع کر دیا ہوتا وحال آنکہ خدا نے اوسکو تیرے قابو مین کر دیا تھا اوسنے کہا کیا تو نے اونکو کہین دیکھا تھا اوسنے کہا ہان تو اونہین کے پہلو مین تو تھا اوسنے کہا بخدا مین نے اونکو نہین دیکھا اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بے شبہہ ہلوگون سے محفوظ و مصئون رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی اوسکے قتل پر قول وقسم کر کے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسیکو نملا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے اونہون نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اونہون نملہ سے یعنے نملہ بن ابی نملہ سے

اور نام ابی نملہ کا عبد اللہ بن معاذ تھا یعنے معاذ باپ تھے ابی نملہ عبد اللہ کے اور معاذ برادر مادری براء بن معرور کے تھے
چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اوس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اوسوقت مہاجرین
و انصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرت کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کی طرف چلے
اور اوس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ اونکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تمن تمن واسطے گھیرنے
مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے اونکے آگے پیچھے اوس وادی مین پھرتی تھی کبھی وہ غول غول باہمدیگر ملجاتی تھی
کبھی پھر جدا ہو جاتے تھے مگر مسلمین سے کسیکو نہ دیکھتے تھے کہ جو اونکا مانع و دافع ہو اور اوسوقت مین بھی رسولخدا
صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرت اون چند اصحاب ہمراہیون کے آگے ہین بعد ازان مشرکین
اپنے لشکر اور لشکرگاہ کیطرف پھر آئے اور باخودہا مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ پر چلین یا کہ تلاش و طلب مسلمین مین نکلین
پس اس باب مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو نظر آئی
تو جسوقت اونہون نے حضرت کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوے گویا اونکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور **واقدی**
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے اونہون نے بیان کیا
کہ ہرگاہ لشکر اسلام مین حامل لوا مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اوس علم کو لیے ہوے
ثابت قدم رہے اوسوقت ابن قمیہ اسپ سوارہ آگے بڑھا اور اونکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہو گیا
اوسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے فرمایا ہے
حق سبحانہ تعالے نے کہ جز این نیست محمد رسول ہے اوسکے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین اور آخر آیہ تک مضمون ہے
کہ اگر وہ محمد مر جاوے یا قتل کیا جاوے تو تم اے کافہ مومنین کیا دین سے پھر جاؤگے غرض کہ مصعب نے
علم کو دست چپ مین لیا اور اوسپر جھک گئے تب اوسنے اونکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر وہ اوس علم پر جھکے
اور اوس علم کو اپنے دونون بازو سے سینے مین لپٹا لیا اور وہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الایۃ بعد ازان ابن قمیہ نے تیسری مرتبہ اونپر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے
نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبد الدار مین سے دو آدمی نے شتابی
و چالاکی سے اوس علم کو اوٹھا لیا ایک سویبط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اوس علم کو لے لیا
اور بدستور ہمیشہ اوسکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہین تو ابو الروم ہمراہ اونکے
مع علم داخل مدینہ ہوے اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی موسے بن یعقوب نے اپنی عمہ خواہر پدر سے
اون بی بی نے اپنی مادر سے اوس بی بی نے مقداد سے اونہون نے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے اپنی صفون کو
واسطے قتال کے آراستہ کیا اوسوقت رسول خدا صلعم زیر علم مصعب بن عمیر تشریف رکھتے تھے پھر جب ان شاہ برداران علم

لشکر اعدا قتل ہو گئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پاکر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال اونکے لشکر گاہ مین
آپڑے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اوسوقت
رسول خدا صلعم نے اپنے یہان کے علمدارون کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اوٹھایا کہ بعد اوسکے وہ شہید ہوگئے
اور علم کتیبہ بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اوٹھایا اوسوقت رسول خدا صلعم زیر اوس علم کے تشریف فرما تھے اور
سب اصحاب حضرت کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنے بعد شہادت مصعب بن
عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اوسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے
مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہو گئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا کہ اوس روز اوروی
مین امتیاز فیمابین یگانہ و بیگانہ کے نتھا اوسوقت مشرکین نے بنابر شعار اپنے بنام عزیٰ کے ندا دی کہ اے
آل ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہے **راوی** نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنے آنحضرت
صلعم سخت متالم ہوئے پر اونکے ہاتھ نہ آئے وحال آنکہ قسم اوس خدا کی جسنے اونکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرت کو
ایک بالشت جگہ سے ہٹتے یا ہٹے ہوے نہین دیکھا بلکہ اوسیطرح روبروے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین کا
یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرت کے پاس جمع ہوجاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہوجاتی تھی اور
مین حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین
منہزم ہوگئے اور باز رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اوسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت
حضرت کے ساتھ بصیر ثابت قدم رہی وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین
مین سے ابوبکر و عبدالرحمان بن عوف و علی بن ابی طالب و سعد بن ابی وقاص و طلحہ بن عبیداللہ و ابو عبیدہ بن
الجراح و زبیر بن العوام اور انصار مین سے حباب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمہ و سہل
بن حنیف و اسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد
بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اوس روز آٹھ آدمیون نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت مرنے کی
کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ
و حباب بن المنذر و عاصم بن ثابت و سہیل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنے یہ سب قتل سے
محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ اونمین سے بعض اشخاص
قریب مہراس کے حضرت کے پاس لوٹ آئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن
جبیرہ نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے بیان کیا کہ اوس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین
تیس آدمی ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ سر ہمارا آپ کے سر پر فدا اور جان ہماری آپکی جان پر

نثار اور آپ پر ہمارا اسلام غیر مودع یعنے خدانخواستہ یہ سلام وداعی و رخصتی نہین ہے اور جب رسول خدا صلعم کو قتال شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو جانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوے اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اوسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی جان بیچتا ہے یعنے جان فروشون و جانبازون مین کون حاضر ہے تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اوچھل پڑی اور سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک اونمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سب نے قتال کیا یہانتک کہ ثابت قدم رہے اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے پلٹکر آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور حضرت نے عمارہ بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آ جب وہ نزدیک آئے تو اونکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگا دیا کہ اونکو چودہ زخم لگے تھے یہان تک کہ وہ مر گئے اور اوس روز رسول خدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور اونکو قتال پر برانگیختہ کرتے تھے اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان و ازجار فتہ کرتے تھے اون لوگون مین یہ دو آدمی تھے ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامہ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ مان تیرے فدا ہون مار تیر اور اوسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اوسکے دامن کو سے اوڑا یعنے دامن اولٹ گیا اوسکو برہنہ کر دیا اس بات سے حبان کو ضحک و استہزا نے لیا رسول خدا صلعم کو یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک تیر جسمین پیکان نتھا حوالہ کیا اور فرمایا مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اوسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے کہا مین نے رسول خدا صلعم کو اوس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آئے اور فرمایا کہ سعد نے خوب بدلا لیا ام ایمن کا حق تعالے نے تیری دعا قبول فرمائی او تیرے تیر کو نشانے پر پہونچا دیا و ایضاً اوس روز مالک بن زہیر برادر ابو اسامہ الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون بہت در پے اصحاب نبی تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور اون لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل کیا تھا کہ یہ دونون پتھرون کی آڑ مین چھپکر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات و تاک مین تھے کہ ناگاہ سعد ابن ابی وقاص نے پتھرون کے نیچے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہے اور اوسکا سر نظر آتا ہے تب سعد نے اوسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اوسکی آنکھ مین جا لگا اور اوسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک قد بلند ہو کر گرا اور خدا نے اوسے قتل کیا یعنے وہ مر گیا اور اوس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پرچے پرچے ہو گئی اور اوسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ اونہین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اوسی روز جنگ احد مین قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ اونکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی تھی قتادہ بیان کرتے ہین کہ مین اوسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری زوجیت مین

ایک عورت ہے کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن و جمال ہے مین اوسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہے مجکو اندیشہ و خوف ہے کہ میری آنکھہ اوسکو مکروہ و ناگوار نظر آوے گی یعنے مین اوسکی نگاہ مین معیوب و بدنما دکھائی دونگا پس حضرت نے اوسکی آنکھہ کو ہاتہ سے اوٹھاکر حدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بینا ہو گئی اور جیسے تھی ویسے ہو گئی پھر کبھی اس آنکھہ نے ایک ساعت بھی شب و روز مین اونکو ایذا نہی چنانچہ بعد ازان جب سن اونکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے کہ یہ آنکھہ میری قوت بصر مین تیز تر ہے اور وہ آنکھہ بہ نسبت دوسری آنکھہ کے خوش نما و خوش منظر زیادہ تھی یعنے کجی وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول معروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہان تک کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اوسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا حضرت کے ہاتہ مین ایک ٹکڑہ باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تھا تب اوس کمان کو عکاشہ بن محصن لیکر اوسکا رودہ کھینچکر چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ رودہ نہین پہونچتا ہے یعنے پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ جائیگا عکاشہ نے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے اوس رسول کو بحق مبعوث کیا ہر آئنہ مین نے اوس رودہ کو کھینچا تو وہ اسقدر بڑھا کہ پورا ہو کر دو تین پھیرے زیادہ ہوے کہ مین نے گوشہ مین لپیٹ دیے تب حضرت نے اوس کمان کو لیا اور بدستور اوسی سے قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین کیے ہوے سامنے سپر روکے ہوے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہو گئی تو اوسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز احد ابو طلحہ نے اپنی ترکش سی تیرون کو نکال کر سامنے رسول خدا صلعم کے پھیلا دیے یعنے کہ میرے پاس اسقدر تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ بڑے تیر انداز تھے اور ڈانٹ ڈپٹ انکی بڑے زور و شور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین للکار ابو طلحہ کی بہتر ہے چالیس آدمیون سے یعنے اتنے لوگون کے زور و شور سے یا اونکے حرب و ضرب سے اور ابو طلحہ کے تیر دان مین پچاس تیر تھے اوہنون نے اون سب تیرون کو روبروے حضرت بکھیر دیے و بآواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری جان آپ پر نثار ہے پھر پیہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے مابین سر و دوش اونکے سر اقدس نکالے ہوے مواقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہے اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہے اور یہی صورت رہی جب تک کہ تیر اونکے تمام ہو گئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنے تیر چک گئے) مجکو خدا آپ پر فدا کرے اور آنحضرت صلعم چوب خشک زمین سے اوٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو اے ابا طلحہ تا آنکہ وہ اوسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہو جاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز کہ مذکور و مشہور تھے از انجملہ سعد بن ابی وقاص تھے و صائب بن عثمان بن مظعون و مقداد بن عمرو و زید بن حارثہ و حاطب بن ابی بلتعہ و عتبہ بن غزوان و خراش بن صمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و بشر بن البراء بن معرور و ابو نائلہ سلکان بن سلامہ

وابو طلحہ وعاصم بن ثابت بن ابی الافلح وقتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اوس روز ابورہم الغفاری کے سینہ پر ایک تیر لگا وہ خایت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہوگئے چنانچہ ابو رہم بنام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم ہمقسم وہم عہد ہوے تھے اور مشرکین اس بات مین اون چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبداللہ بن شہاب وعتبہ بن ابی وقاص وابن قمیہ وابی بن خلف اور اوسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرت کا ٹوٹ گیا یعنے جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین اونکو رباعیہ کہتے ہین پس داہنی طرف نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہوگیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہان تک کہ کڑیان مغفر کی رخسارون مین گھس گئین اور رانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون رانون کا چمڑا اکھٹ گیا اور ابو عامر نے کچہ گڈھے مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسول خدا صلعم بعض غار کے کنارے نادانستہ کھڑے تھے یعنی خدا نے اوس سے بچا لیا اور **واقدی** نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کی رخسارون پر جسنے پتھر مارا وہ ابن قمیہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اوس روز ابن قمیہ آگے بڑھا اور کہنے لگا مجکو کوئی بتاوے کہ محمد کدھر ہین تو قسم ہے اوسکی جسکے لیے قسم سزاوار ہے اگر مین محمد کو دیکھ پاؤن تو بے شک اونکو قتل کرون تا آنکہ جب اوسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوے دوڑا اور عتبہ بن ابی وقاص نے بھی تلوار کی وار کے ساتھ پتھر مارا اوسوقت حضرت سامنے والے غار مین ہو رہے دونون رانین چھل گئین اور ابن قمیہ کی تلوار نے کچہ کام نکیا مگر چونکہ اوسنے بھرزور ضرب لگائی تھی تو ثقل وصدمہ سیف سے حضرت صلعم غار مین گر گئے بعد ازان حضرت اوس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اوٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا تا آنکہ حضرت سیدھے کھڑے ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید ابی بشیر المازنی سے اونہون نے کہا مین روز احد حاضر تھا اوسوقت مین لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیہ کو کہ اوسنے رسول خدا صلعم پر تلوار اوٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانوون کے بھل آگے کے غار مین جا رہے اور اوسکی آڑ مین ہو رہے وچونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ اوس غار مین کود پڑے اور مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ اونہون نے حضرت کو گود مین اوٹھایا کہ حضرت اوٹھ کھڑے ہوے اور بعضون نے یون بیان کیا ہے کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنے پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے حضرت کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسارون پر ایسا پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین بیٹھ گئین وہ ابن قمیہ تھا اور جبین منور جو شق ہوگئی تھی اور اوس سے خون بہتا تھا تو ریش مبارک تر ہوگئی تھی چنانچہ سالم موے ابی حذیفہ چہرہ اقدس سے خون دھوتے تھے اور حضرت فرماتے تھے

کہ وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئے وحال آنکہ نبی اونکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حق تعالیٰ
نے اوسوقت یہ آیہ نازل کیا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ یعنے تمکو اس امر مین کچھ دخل نہین چاہین ہم اونپر متوجہ ہون
خواہ اونپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوے سنا کہ غضب خدا کا
اوس قوم پر بہت سخت ہے جسنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا و نیز غضب خدا اوسپر بہت سخت ہی جسکو نبی نے
قتل کیا سعد نے کہا بد دعاے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہر آئنہ مجکو اوسکے
قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی ایسی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہے کہ بے شک وہ والدہ کا عاق
و نافرمان بردار اور اونکے ساتھ بدخلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہے اور دونون بار
مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اوسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جسطرح لومڑی
کنائی کترا جاتی ہے جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اے بندہ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہے
کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہے پس مین اس ارادہ سے یعنے اونکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا
پھر حضرت نے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ لَا يَحُوْلُ الْحَوْلُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ یعنے اے پروردگار اونمین سے
کسی پر یہ سال ہرگز نگذرے سعد نے کہا واللہ اونمین سے جنہون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر
سال تمام نہین گذرا چنانچہ عتبہ تو مرگیا مگر ابن قمیئہ کے بارہ مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ وہ اوسی معرکہ مین
قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز احد جب اوسنے تیر چلایا اور تیر اوسکا مصعب بن عمیر کو لگا اور اوسنے کہا لے
اس تیر کو مین ابن قمیئہ ہون پس اوسکے اوس تیر نے مصعب کو قتل کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
سواے اسکے کیا ہے کہ خدا تعالے اوسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اوسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اوسے دوہے بکری نے
اوسکے کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیئہ نے اوسکی ٹانگ چیر ڈالی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی بموجب
بد دعاے رسول خدا صلعم کے اوسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنی
یارون کیطرف پھر اٹھا اونکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہوگئے اور وہ شخص اولاد آرزم بنی فہر سے تھا اور اوسکا نام
کہ عبداللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اوس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا ریٹا کر آیا
اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھ
محمد کے تئین بتاؤ تاکہ مین اونکو قتل کرون یا پہلے اونسے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اوسے روکا اور کہا
اوس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمد کے اپنی جان فدا کرتا ہے یعنے میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کرکے
ابن زہیر کے گھوڑے کو پوکیا کہ گھوڑے نے دم دونون رانون کے اندر دبالی پھر ابو دجانہ نے اوسپر تیغ علم کرکے
للکارا کہ لے اس ضرب کو مین ابن خرشہ ہون پس اوسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم اونکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنِ ابْنِ خَرَشَةَ كَمَا اَنَا عَنْهُ رَاضٍ یعنے اے خداوند ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اوس سے
راضی ہون اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسے بن طلحہ سے اونہون نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اونہون نے کہا مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے جب روز اُحد ہوا اور رسول خدا صلعم
کے روے مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے رخسارون مین چبھ گئین تب مین حضرت کیطرف
دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اَور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیز روی سے گویا اوڑتے ہوے آئے
مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین جمع
ہوگئے تو یکایک ابو عبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے ہوپنچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ
تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنے مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچہ اوسمین چبھا ہے
مین اوسکو نکال ڈالون ابوبکر نے کہا تب مین نے اوسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے
فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنے طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب ابو عبیدہ نے حلقۂ مغفر کو اپنے
دندان پیشین سے بھر زور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھ کے بھل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا
بعد ازان دوسری کڑی کو دوسری سامنے کے دانت سے کھینچا پس اسوجہ سے ابو عبیدہ لوگون کے درمیان مین کھونڈے تھے اور
بعضون نے یون بیان کیا ہے کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارہ حضرت سے کھینچ لیا تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے
اور بعض نے کہا ابو الیسر تھے اور ہمارے نزدیک اثبت یہ ہے کہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور ابو سعید الخدری بیان کرتے تھے کہ روز اُحد
جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین
سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا بہتا تھا جیسے رخنۂ مشک دریدہ سے پانی
بہتا ہے اور حال ابو مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اوس خون کو اپنے منہ مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا خون میرے خون مین
مخلوط ہوگیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو پی لیتا ہے اونہون نے کہا
ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنے پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جسکا خون
میرے خون سے مس یعنے مخلوط ہوجاوے گا اوسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابو سعید نے کہا مین اون
لوگون مین تھا جو مقام شیخین سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلہ کے ساتھ حاضر ہوے تھے جب دوسرا دن ہوا
تو ہم حرنگاہ مین بمقام رسول خدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوے جاتے تھے چنانچہ مین
دو لڑکے بنی خدرہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا پس ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرت کی طرف آنے نہ پاوے
اور ہم حضرت کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل اور قوم کو خبر سلامتی پہونچانے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اون لوگون سے